اَلسَّعَادَة فِي الْمَحَبَّةِ وَالْعِبَادَة

﴿محبت و عبادتِ اِلٰہی﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز
MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

اَلسَّعَادَةُ

فِي

المَحَبَّةِ وَالعُبَادَةِ

اَلسَّعَادَة
فِي
المَحَبَّةِ وَالعِبَادَة

﴿محبت و عبادتِ الٰہی﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔

Ph. [+92–42] 111 140 140 [ext. 153], 3516 5338

Fax. [+92–42] 3516 3354

یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔

Ph. [+92–42] 3723 7695

اَلسَّعَادَةُ فِي الْمَحَبَّةِ وَالْعِبَادَةِ

﴿محبت و عبادتِ الٰہی﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج : اَجمل علی مجددی، حسنین عباس

مراجعین : پروفیسر محمد نصر اللہ معینی، ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر ۱ : جولائی 2015ء

تعداد : 1,200

قیمت :

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

محمد سید الکونین والثقلین

والفریقین من عرب ومن عجم

اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آله وصحبه وبارک وسلم

المُحتَوَيات

١. بَابٌ فِي مَحَبَّتِهٖ تَعَالٰی وَحُبِّ لِقَائِهٖ وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ ١١

﴿اللہ تعالیٰ سے محبت، اس سے ملاقات کی چاہت اور اس کے دیدار کا بیان﴾

٢. بَابٌ فِي الْمَحَبَّةِ فِيْهِ تَعَالٰی ١٠٧

﴿اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرنے کا بیان﴾

٣. بَابٌ فِي عِبَادَتِهٖ تَعَالٰی ١٣٨

﴿اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لانے کا بیان﴾

المصادر والمراجع ١٧٥

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ

(البقرة، ۲/١٦٥)

اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (ہر ایک سے بڑھ کر) اللہ سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔

بَابٌ فِي مَحَبَّتِهٖ تَعَالٰى وَحُبِّ لِقَائِهٖ وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ

﴿اللہ تعالیٰ سے محبت، اس سے ملاقات کی چاہت اور اس کے دیدار کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. (البقرة، ٢/١٦٥)

اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے غیروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے ’’اللہ سے محبت‘‘ جیسی محبت کرتے ہیں، اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (ہر ایک سے بڑھ کر) اللہ سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔

(٢) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (آل عمران، ٣/٣١)

(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے○

(٣) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ. (المائدة، ٥/٥٤)

اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔

(٤) قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَo (التوبة، ٩/٢٤)

(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکمِ (عذاب) لے آئے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتاo

(٥) لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ. (يونس، ١٠/٢٦)

ایسے لوگوں کے لیے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے۔

(٦) فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءً م بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَo (السجدة، ٣٢/١٧)

سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھےo

(٧) وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًاo (المزمل، ٧٣/٨)

اور آپ اپنے رب کے نام کا ذِکر کرتے رہیں اور (اپنے قلب و باطن میں) ہر ایک سے ٹوٹ کر اُسی کے ہو رہیںo

(٨) وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌo اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌo (القيامة، ٧٥/٢٢-٢٣)

بہت سے چہرے اُس دن شگفتہ وتر و تازہ ہوں گےo اور (بلا حجاب) اپنے رب (کے حسن و جمال) کو تک رہے ہوں گےo

(۹) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًاo اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًاo (الدهر، ٧٦/٨-٩)

اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیںo (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کے لیے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواست گار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہش مند) ہیںo

اَلْحَدِيْث

١-١/٢. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: حَلَاوَةَ الْإِسْلَامِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب حلاوة الإيمان، ١/١٤، الرقم/١٦، وأيضًا في كتاب الإيمان، باب من كره أن يعود في الكفر كما يكره أن يلقى في النّار من الإيمان، ١/١٦، الرقم/٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ١/٦٦، الرقم/٤٣، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب (١٠)، ٥/١٥، الرقم/٢٦٢٤، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب طعم الإيمان، ٨/٩٤، الرقم/٤٩٨٧۔

حضرت اَنس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین خصلتیں جس شخص میں پائی جائیں گی وہی ایمان کی مٹھاس حاصل کرے گا۔ (وہ تین خصلتیں یہ ہیں): (۱) اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ (۲) جس شخص سے بھی اسے محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو۔ (۳) کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹنے کو وہ اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

ایک روایت میں (ایمان کی مٹھاس کی جگہ) 'اسلام کی مٹھاس' کے الفاظ ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٢) وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَحَتّٰى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ وَحَتّٰى يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی لذت نہیں پا سکتا جب تک وہ دوسرے سے محض اللہ کے لیے محبت نہ کرتا ہو؛ اور کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹنے کو وہ اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے؛ اور جب تک اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا دوسروں سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الحُبِّ في اللّٰهِ، ٥/٢٢٤٦، الرقم/٥٦٩٤۔

٣-٢/٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: حُبَّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ. قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(٤) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ. قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ، مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٩، الرقم/٣٤٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٢، الرقم/٢٦٣٩، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن المرء مع من أحب، ٤/٥٩٥، الرقم/٢٣٨٥۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٦، الرقم/٢١٥٠١، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٤/٣٣٣، الرقم/٥١٢٦، والدارمي في المسند، ٢/٤١٤، الرقم/٢٧٨٧، والبزار في المسند، ٩/٣٧٣، الرقم/٣٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣١٥، الرقم/ ٥٥٦، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٢٨، الرقم/٣٥١۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

ایک روایت میں حضرت ابو ذر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن اُن جیسے عمل نہیں کر سکتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ حضرت ابو ذر ﷺ نے عرض کیا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: (اے ابو ذر!) تو یقیناً ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔

اِسے امام احمد نے، ابو داود نے مذکورہ الفاظ سے اور بزار نے عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٥-٣/٦. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِـ: ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ۝﴾، فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟ فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک صحابی کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو اسے سورۃ الاخلاص پر ختم کرتے۔ جب وہ واپس لوٹے تو لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے پوچھو

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب ما جاء في دعاء النبي ﷺ أمته إلى توحيد الله تبارك وتعالى، ٦/٢٦٨٦، الرقم/٦٩٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة قل هو الله أحد، ١/٥٥٧، الرقم/٨١٣، والنسائي في السنن، كتاب الافتتاح، باب الفضل في قراءة: ﴿قل هو الله أحد﴾، ٢/١٧٠، الرقم/٩٩٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٤١، الرقم/١٠٦٥۔

کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ صحابہ کرام ﷺ نے ان سے سبب پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا: یہ سورت رحمٰن کی صفات پر مشتمل ہے، اس لیے میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہیں بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٦) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ، وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِـ: ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ۞﴾ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ سُوْرَةً أُخْرٰى مَعَهَا، وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِکَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ، فَقَالُوْا: إِنَّکَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى أَنَّهَا تُجْزِئُکَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِأُخْرٰى، فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرٰى؟ فَقَالَ: مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ، وَكَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوْا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، مَا

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب الجمع بين السورتين في الركعة، ١/٢٦٨ (رواه في ترجمة الباب)، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤١، الرقم/١٢٤٥٥، والترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الإخلاص، ٥/١٥٦، الرقم/٢٩٠١، والدارمي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب في فضل قل هو الله أحد، ٢/٥٥٢، الرقم/٣٤٣٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/٧٢، الرقم/٧٩٢، وأبو يعلى في المسند، ٦/٨٣، الرقم/٣٣٣٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٠، الرقم/١٣٠٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/١٢٨، ١٢٩، الرقم/١٧٥٠۔

يَمْنَعُکَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُکَ بِهِ أَصْحَابُکَ وَمَا يَحْمِلُکَ عَلٰی لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِي کُلِّ رَکْعَةٍ، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، فَقَالَ: حُبُّکَ إِيَّاهَا أَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری صحابی مسجد قباء میں اُنہیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ وہ نماز میں (سورۃ الفاتحۃ کے بعد) کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے اور پھر اُس کے ساتھ کوئی دوسری سورت پڑھتے۔ وہ ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ایک دن) اُن کے ساتھی کہنے لگے تم یہ سورت پڑھتے ہو پھر اُسے ناکافی سمجھ کر دوسری سورت پڑھتے ہو؟ یا تو صرف یہی پڑھو اور یا اُسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورت پڑھا کرو۔ وہ کہنے لگے: میں اِسے نہیں چھوڑ سکتا اگر تم چاہو تو میں تمہاری اِسی سورت کے ساتھ امامت کراتا ہوں ورنہ چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ لوگ اُنہیں اپنے سے افضل خیال کرتے تھے اور کسی دوسرے کی امامت کو پسند نہیں کرتے تھے (لٰہذا وہ خاموش ہو گئے)۔ پس (ایک دن) جب حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے تو اُنہوں نے ساری بات آپ ﷺ کے گوش گزار کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کی بات ماننے سے کیا چیز مانع ہے اور ہر رکعت میں یہ سورت پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اِس سے محبت کرتا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس (سورت) کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔

اسے امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٤/٧ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي، يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي، لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ **سے روایت ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعے برابر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح متردد نہیں ہوتا جیسے بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں۔ اسے موت پسند نہیں اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں۔

اسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب التواضع، ٥/٢٣٨٤، الرقم/٦١٣٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/٥٨، الرقم/٣٤٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢١٩، وأيضًا في كتاب الزهد الكبير، ٢/٢٦٩، الرقم/ ٦٩٦.

قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: اَلْقُلُوْبُ بِيَدِي، وَالْحُبُّ فِي خَزَائِنِي، فَلَوْلَا حُبِّي لِعَبْدِي مَا قَدَرَ الْعَبْدُ أَنْ يُحِبَّنِي، وَلَوْلَا ذِكْرِي لَهُ فِي الْأَزَلِ مَا قَدَرَ أَنْ يَذْكُرَنِي، وَلَوْلَا إِرَادَتِي إِيَّاهُ فِي الْقِدَمِ مَا قَدَرَ الْعَبْدُ أَنْ يُرِيْدَنِي.(١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

اللہ تعالیٰ نے بعض کتبِ (سماویہ) میں فرمایا ہے: تمام دل میرے دستِ قدرت میں ہیں، محبت میرے خزانوں میں ہے۔ اگر میں اپنے بندے سے محبت نہ کرتا تو وہ بھی مجھ سے محبت نہ کرسکتا، اگر میں نے ازل میں اُس کا تذکرہ نہ کیا ہوتا تو اُس کے بس میں نہیں تھا کہ وہ مجھے یاد کرتا اور اگر میں نے پہلے اُس کی طرف توجہ نہ کی ہوتی تو بندے کو یہ قدرت نہ تھی کہ میری طرف رُخ کرتا۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

٨-١١/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/١٢٧۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٥، الرقم/٧٠٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٨، الرقم/٩٤٠٠، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب فيمن أحب لقاء الله، ٤/١٠، الرقم/١٨٣٥، ومالك في الموطأ، ١/٢٤٠، الرقم/٥٦٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٨٤، الرقم/٣٦٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٧٢، الرقم/٤٤٦٠۔

میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔

اسے امام بخاری، احمد، نسائی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

(٩) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَكَرَاهِيَةَ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ، فَقَالَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، فَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایک روایت میں حضرت عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات ناپسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا اس سے مراد موت کی ناپسندیدگی ہے (یعنی موت کی ناپسندیدگی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی ناپسندیدگی ہے)؟ جبکہ ہم میں سے ہر شخص (طبعًا) موت کو ناپسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات نہیں ہے، لیکن جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه، ٤/٢٠٦٥، الرقم/٢٦٨٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٧١، الرقم/ ٥٢٩٧۔

رحمت، رضا اور جنت کی بشارت دی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے جب کہ کافر کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(١٠) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ. وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ، جِئْتُهُ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے، تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی اس پر اپنی راہیں آسان کردیتا ہوں اور اس کی محنت اور مجاہدے سے زیادہ اس پر فضل و کرم فرماتا ہوں)۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم/٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٦، الرقم/٨١٧٨، وأيضاً، ٣/٢٨٣، الرقم/١٤٠٤٥۔

(۱۱) **وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللهُ ﷻ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ: هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ يَا رَبَّنَا. فَيَقُوْلُ: لِمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ. فَيَقُوْلُ: قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں: *رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ مومنوں سے پہلی بات کیا فرمائے گا اور مومن اسے پہلی بات کیا کہیں گے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ مومنوں سے فرمائے گا کہ کیا تم میری ملاقات پسند کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں، اے ہمارے پروردگار! وہ فرمائے گا: کیوں؟ وہ عرض گزار ہوں گے: (اس لیے کہ) ہم (ملاقات میں) تیری معافی اور بخشش کی اُمید رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری بخشش تمہارے لیے طے ہے۔*

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ ﷺ قَالَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ وَقَدْ جَاءَهُ لِقَبْضِ رُوْحِهِ: هَلْ رَأَيْتَ خَلِيْلًا يُمِيْتُ خَلِيْلَهُ؟ فَأَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلَيْهِ: هَلْ رَأَيْتَ خَلِيْلًا يَكْرَهُ لِقَاءَ خَلِيْلِهِ؟ فَقَالَ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ، الْآنَ،

۱۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٨، الرقم/٢٢١٢٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٢٥، الرقم/٢٥١۔

فَاقْبِضْ. (١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ وَالرَّازِيُّ فِي التَّفْسِيرِ.

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام) سے فرمایا، جب وہ آپ کی روح قبض کرنے کے لیے حاضر ہوئے: 'کیا تم نے ایسے خلیل (بے مثل پیارے دوست) کو دیکھا ہے جو اپنے خلیل کو مار دے؟' اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: کیا آپ نے ایسے خلیل کو دیکھا ہے جو اپنے خلیل سے ملاقات نہ کرنا چاہے؟ اس پر ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے کہا: میری روح ابھی قبض کر لو۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں اور رازی نے 'التفسیر الکبیر' میں ذکر کیا ہے۔

١٢/٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ. فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْکَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْکَ. فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ، وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ. فَيَقُوْلُ: أَ لَا أُعْطِيْکُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَيَقُوْلُ: أُحِلُّ

---

(١) ذكره الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٢٩٥، والرازي في التفسير الكبير، ٤/١٨٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٣٦١۔

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٨، الرقم/٦١٨٣، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب كلام الرب مع أهل الجنة، ٦/٢٧٣٢، الرقم/٧٠٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب إحلال الرضوان على أهل الجنة، ٤/٢١٧٦، الرقم/٢٨٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٨، الرقم/١١٨٥٣، والترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب (١٨)، ٤/٦٨٩، الرقم/٢٥٥٥۔

عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي؟ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اَہلِ جنت سے فرمائے گا: اے اہلِ جنت! وہ عرض کریں گے: ﴿لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ، وَالْخَیْرُ فِي یَدَیْکَ﴾ (اے ہمارے پروردگار: ہم حاضر ہیں؛ دوہری سعادت چاہتے ہیں۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے)۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں کہ تُو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ عطا کروں؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار، اس سے بہتر اور کیا ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اپنی رضا و خوشنودی تمہیں عطا کر دی۔ آج کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا (یعنی ہمیشہ تم سے محبت رکھوں گا)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣-٧/١٨. عَنْ صُهَيْبٍ ﷺ، **عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ **قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ** ﷻ: **تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ. ثُمَّ تَلاَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾** [يونس، ١٠/٢٦].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت صہیب ﷺ **سے منقول ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إثبات رؤية المؤمنين الآخرة ربهم، ١/١٦٣، الرقم/١٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٢، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة يونس، ٥/٢٨٦، الرقم/٣١٠٥، وعبد الله بن أحمد في السنة، ١/٢٤٥، الرقم/٤٤٩۔

داخل ہو جائیں گے (تو) اللہ ﷻ فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو جو میں تمہیں عطا کروں؟ وہ عرض کریں گے: (اے ہمارے رب!) کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دے دی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا، تب انہیں (معلوم ہوگا کہ) اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ ’ایسے لوگوں کے لیے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے‘۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(١٤) وَفِي رِوَايَةِ صُهَيْبٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

ایک اور روایت میں حضرت صہیب ﷺ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمام جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: کیا (جنت کے بعد) تمہاری کوئی اور خواہش ہے جسے میں پورا کر دوں۔ جنتی عرض کریں گے: (اے ہمارے رب!) کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت عطا نہیں کی؟ کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی؟ (اس سے بڑھ کر ہمیں اور کیا چاہیے؟) حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ ان سے حجاب اٹھا دے گا (اور

١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة لربهم سبحانه وتعالى، ١/١٦٣، الرقم/١٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥، الرقم/٢٣٩٧٠۔

اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کی ذات کا دیدار کر لیں گے) تو انہیں اس کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ ہوگی۔

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

(١٥) وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيْمِهِمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوا رُؤُوْسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍO﴾ [يس، ٣٦/٥٨] **قَالَ: فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ إِلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيْمِ، مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ، حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ، وَيَبْقٰى نُوْرُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

ایک روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت والے اپنی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے کہ اچانک ایک نور چمکے گا۔ وہ اپنے سروں کو اوپر اٹھائیں گے، تو اللہ رب العزت اوپر کی جانب ان پر جلوہ افروز ہو گا اور فرمائے گا: اے اہلِ جنت! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (تم پر سلامتی ہو)۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قرآن مجید میں)

١٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ١/٦٥، الرقم/١٨٤، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٤٨٢، الرقم/٨٣٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٠٨، ٢٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٤، الرقم/٢١٠٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣١٠، الرقم/ ٥٧٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٩٨۔

اللہ رب العزت کے اس فرمان- ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍO﴾ ’(تم پر) سلام ہو، (یہ) ربِّ رحیم کی طرف سے فرمایا جائے گاo‘ - کا یہی معنٰی ہے۔ اللہ رب العزت ان (اہل جنت) کی جانب نظرِ التفات فرمائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے۔ جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں مشغول رہیں گے جنت کی کسی اور نعمت کی طرف ہرگز متوجہ نہ ہوں گے یہاں تک کہ اللہ رب العزت ان سے پردہ فرما لے گا لیکن اس کا نور اور اُس کی برکت اُن پر ان کے گھروں میں ہمیشہ رہے گی۔

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(١٦) وَفِي رِوَايَةِ صُهَيْبٍ رضی الله عنه قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس، ١٠/٢٦]، **وَقَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، نَادٰى مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ مَوْعِدًا، يُرِيْدُ أَنْ يُنْجِزَكُمُوهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا هُوَ؟ أَلَمْ يُثَقِّلِ اللهُ مَوَازِيْنَنَا، وَيُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ: فَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ، فَوَاللهِ، مَا أَعْطَاهُمُ اللهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ يَعْنِي إِلَيْهِ وَلَا أَقَرَّ لِأَعْيُنِهِمْ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ ’ایسے لوگوں

١٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ١/٦٧، الرقم/١٨٧، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٧١، الرقم/٧٤٤١، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٧٢، الرقم/٧٨٣، والهناد في الزهد، ١/١٣٢، الرقم/١٧١۔

کے لیے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے بلکہ (اس پر) اضافہ بھی ہے۔ پھر فرمایا: جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آواز دینے والا آواز دے گا: اے اہل جنت! اللہ تعالیٰ کا تم سے ایک وعدہ تھا جسے وہ اب پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اہلِ جنت کہیں گے: وہ کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے میزانِ عمل کے پلڑوں کو بھاری نہیں فرما دیا؟ اور کیا ہمارے چہرے منور نہیں فرمائے؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں عطا فرمائی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (ان سے) پردہ اٹھا دے گا اور اَہلِ جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ رب العزت کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی شے عطا نہیں کی ہو گی اور نہ اس سے زیادہ آنکھوں کی ٹھنڈک کسی شے میں ہو گی۔

اسے امام ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(١٧) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌO اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌO﴾ [القيامة، ٧٥/٢٢-٢٣]. **قَالَ: وَاللهِ، مَا نَسَخَهَا مُنْذُ أَنْزَلَهَا يَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، فَيُطْعَمُوْنَ وَيُسْقَوْنَ وَيَتَطَيَّبُوْنَ وَيُحَلُّوْنَ، وَيُرْفَعُ الْحِجَابُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ، وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ﷻ. وَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّاO﴾** [مريم، ١٩/٦٢].

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں: *حضور نبی*

١٧: أخرجه الدارقطني في رؤية الله/٧٤، الرقم/٦٥، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٢٠٠۔

اکرم ﷺ نے یہ آیہ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌo اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌo﴾ ’بہت سے چہرے اُس دن شگفتہ و تر و تازہ ہوں گےo اور (بلا حجاب) اپنے رب (کے حسن و جمال) کو تک رہے ہوں گےo‘۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اُس نے اِسے منسوخ نہیں فرمایا جب سے اِسے نازل فرمایا ہے۔ وہ (مومنین جنت میں) اپنے رب تعالیٰ کا دیدار کریں گے، انہیں کھلایا جائے گا، انہیں پلایا جائے گا، انہیں خوشبو لگائی جائے گی اور عمدہ پوشاک پہنائی جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اور اُن کے درمیان سے حجاب اُٹھا دیا جائے گا۔ وہ اس کا دیدار کریں گے اور وہ انہیں (نظر رحمت سے) دیکھے گا۔ یہی اِس آیہ مبارکہ کا مفہوم ہے: ﴿لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّاo﴾ ’ان کے لیے ان کا رزق اس میں صبح و شام (میسر) ہوگاo‘۔

اسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

(۱۸) وَفِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِيْهَا يَقُوْلُ: سَلُوْنِي. فَيَقُوْلُوْنَ: أَرِنَا وَجْهَکَ، رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ، نَنْظُرُ إِلَيْکَ. فَيَکْشِفُ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى تِلْکَ الْحُجُبَ وَيَتَجَلّٰى لَهُمْ فَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ.

ذَکَرَهُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي رَوْضَةِ الْمُحِبِّيْنَ.

ایک طویل روایت میں حضرت حذیفہ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ جنتی لوگوں سے ارشاد فرمائے گا: مجھ سے جو چاہو مانگو۔ جنتی لوگ عرض کریں گے: اے تمام جہانوں کے پروردگار! ہمیں اپنا چہرہ دکھا تاکہ ہم تیرا دیدارِ بے حجاب کرلیں۔ اللہ تعالیٰ تمام حجابات اٹھا دے گا اور ان کی طرف تجلی فرمائے گا، سو وہ اُس کا دیدارِ بے حجاب کریں گے۔

اسے علامہ ابن القیم نے ’روضة المحبین‘ میں بیان کیا ہے۔

۱۸: ذکره ابن القيم في روضة المحبين/۲۹۸۔

١٩-٢٥/٨. عَنْ جَرِيْرٍ ﷺ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً – يَعْنِي الْبَدْرَ – فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جریر ﷺ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ایک رات ہم بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: تم اپنے رب کا دیدار بالکل اسی طرح کرو گے جس طرح چودھویں رات کے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اُسے دیکھنے میں کوئی دِقت محسوس نہیں کرتے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٢٠) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر، ٢٠٣/١، الرقم/٥٢٩، وأيضا في باب فضل صلاة الفجر، ٢٠٩/١، الرقم/٥٤٧، وأيضا في كتاب التفسير، باب تفسير سورة ق، ١٨٣٦/٤، الرقم/ ٤٥٧٠، وأيضا في كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿وجوه يومئذ ناضرةo إلى ربها ناظرةo﴾، ٢٧٠٣/٦، الرقم/٦٩٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، ٤٣٩/١، الرقم/٦٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٠/٤، الرقم/١٩٢١٣، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ٦٣/١، الرقم/١٧٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٠٧/٦، الرقم/ ١١٣٣٠، وابن حبان في الصحيح، ٤٧٥/١٦، الرقم/٧٤٤٣۔

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب فضل السجود، ٢٧٧/٢، الرقم/٧٧٢، وأيضاً في كتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، ٢٠٣/٥، الرقم/٦٢٠٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب معرفة ←

لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ؟ قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آخرت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا ہو اور بادل بھی نہ ہوں تو کیا اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی دِقت ہوتی ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب آسمان پر ماہِ تمام جلوہ افروز ہو اور بادل بھی نہ ہوں تو کیا اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری پیش آتی ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: بالکل نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی زیارت بھی روزِ قیامت اسی طرح کرو گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٢١) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ: إِنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ

.... طريق الرؤية، ١/١٦٣-١٦٤، الرقم/١٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٧٥، الرقم/٧٧٠٣، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الرؤية، ٤/٢٣٣، الرقم/٤٧٣٠، والترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب منه، ٤/٦٨٨، الرقم/٢٥٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٩، الرقم/ ٧٧٦٣.

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب إن الله لا يظلم مثقال ذرة يعني زنة ذرة، ٤/١٦٧١، الرقم/٤٣٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، ١/١٦٧، الرقم/١٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ←

النَّبِيُّ ﷺ: نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا تُضَارُوْنَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ ﷻ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُوْنَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ کی بیان کردہ روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں بعض لوگوں نے سوال کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم روزِ قیامت اپنے رب کی زیارت کریں گے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، (زیارت کرو گے۔ پھر فرمایا:) کیا دوپہر کے وقت جب دھوپ نکلی ہوئی ہو اور آسمان پر بادل بھی نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا چاند کی چودھویں رات میں جبکہ چاندنی چھائی ہوئی ہو اور آسمان پر بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں (یا رسول اللہ)۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز تمہیں اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے میں بھی اسی طرح کوئی دِقت نہ ہوگی جس طرح ان دونوں (یعنی سورج اور چاند) کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... ١٦/٣، الرقم/١١١٣٥، ١١١٤٣، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ٦٣/١، الرقم/١٧٩، وابن منده في الإيمان، ٧٩٣/٢، الرقم/ ٨٠١، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢٣٦/١، الرقم/٤٢٧، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٦٢٦/٤، الرقم/٨٧٣٦، والطيالسي في المسند، ٢٨٩/١، الرقم/٢١٧٩۔

(٢٢) وَفِي رِوَايَةِ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ﷺ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ.

ایک روایت میں قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر (بن عبد اللہ) ﷺ نے فرمایا: ایک بار چودھویں رات کو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عنقریب تم قیامت میں اپنے رب کا دیدار اسی طرح کرو گے جیسے اس (چاند) کو دیکھ رہے ہو اور تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

اسے امام بخاری اور ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

(٢٣) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ.

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿وجوه يومئذ ناضرةo إلى ربها ناظرةo﴾، ٦/٢٧٠٣، الرقم/٦٩٩٩، وأبو نعيم في مسند أبي حنيفة/٥٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٩، الرقم/٧٧٦١، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٧٦، الرقم/٧٤٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٣١٠، الرقم/٢٢٨٨۔

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب تفسير سورة ق، ٤/١٨٣٦، الرقم/٤٥٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٢، الرقم/١٩٢٢٨، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الرؤية، ٤/٢٣٣، الرقم/٤٧٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٧٣، الرقم/٧٤٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٩٥، الرقم/٢٢٢٧۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

ایک اور روایت حضرت جریر بن عبد اللہ ﷺ سے ہی مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ایک رات ہم بارگاہِ رِسالت مآب ﷺ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: تم اپنے رب کا دیدار بالکل اسی طرح کرو گے جس طرح (چودھویں رات کے) اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اُسے دیکھنے میں کوئی دِقت محسوس نہیں کرتے۔

اسے امام بخاری، احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(٢٤) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت جریر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب (یعنی آخرت میں) تم اپنے رب کا بلاحجاب دیدار کرو گے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(٢٥) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿وجوه يومئذ ناضرةO إلى ربها ناظرةO﴾، ٦/٢٧٠٣، الرقم/٦٩٩٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٩٠، الرقم/٨٠٥٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١/١٢٩، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٣/٤٧٥، الرقم/٨٢٥۔

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، ٤/٢٢٧٩، الرقم/٢٩٦٨، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٤٩٩-٥٠٠، الرقم/٤٦٤٢، وأيضًا في، ←

فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا.

قَالَ: فَيَلْقَى الْعَبْدَ، فَيَقُوْلُ: أَي فُلْ، أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى. قَالَ: فَيَقُوْلُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا. فَيَقُوْلُ: فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي. ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ، فَيَقُوْلُ: أَي فُلْ، أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، يَا رَبِّ. فَيَقُوْلُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَا. فَيَقُوْلُ: إِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِي. ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ، فَيَقُوْلُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُوْلُ: هَاهُنَا إِذًا قَالَ. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ، فَيُخْتَمُ

.... ١٦/٤٧٨-٤٧٩، الرقم/٧٤٤٥، والحميدي في المسند، ٢/٤٩٦-٤٩٧، الرقم/ ١١٧٨، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٩١-٧٩٢، الرقم/٨٠٩، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٦/١١٦٥، الرقم/٢١٩٧۔

عَلٰى فِيْهِ. وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ: انْطِقِي. فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِکَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ؛ وَذٰلِکَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِکَ الَّذِي يَسْخَطُ اللهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ مَنْدَه.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں تو سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: نہیں (یا رسول اللہ)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چودھویں رات کو جب بادل نہ ہوں تو کیا چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس طرح تمہیں سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی دِقت محسوس نہیں ہوتی، اسی طرح تمہیں اپنے رب کے دیدار میں بھی کوئی دِقت محسوس نہیں ہوگی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ بندے سے ملاقات کرے گا اور اس سے فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت اور سیادت عطا نہیں کی اور کیا تمہاری شادی نہیں کرائی؟ کیا گھوڑے اور اونٹ تمہارے مطیع نہیں بنائے اور کیا تجھے سردار اور آسودہ حال نہیں بنایا؟ وہ بندہ عرض کرے گا: ہاں، اے میرے رب! ایسا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو مجھ سے ملنے کا گمان رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے بھی تجھے اسی طرح بھلا دیا ہے جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندے سے ملاقات کرے گا اور فرمائے گا: کیا میں نے تجھے عزت اور سرداری نہیں بخشی؟ کیا میں نے تیری شادی نہیں کرائی؟ کیا میں نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کیے؟ کیا تجھے سردار اور آسودہ حال نہیں بنایا؟ وہ شخص عرض کرے گا:

کیوں نہیں! اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ گمان رکھتا تھا کہ تو مجھ سے ملنے والا ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے بھی تجھے اسی طرح بھلا دیا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندے کو بلا کر اس سے اسی طرح (مکالمہ) فرمائے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھ پر، تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا اور صدقہ دیا۔ پھر وہ اپنی جتنی نیکیاں بیان کر سکے گا، کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں ابھی پتا چل جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: ہم ابھی تیرے خلاف اپنے گواہ بھیجتے ہیں۔ وہ بندہ اپنے دل میں سوچے گا کہ میرے خلاف کون گواہی دے گا، پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، اس کے گوشت اور اس کی ہڈیوں سے کہا جائے گا: بولو۔ پھر اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال بیان کریں گی۔ یہ اس لیے کیا جائے گا تاکہ اسے اپنی ذات سے ہی انصاف دلایا جائے۔ یہ شخص منافق ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔

اِسے امام مسلم، ابن حبان، حمیدی اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

۲۶-۹/۲۷. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ﷺ: أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ: أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَکَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: أَفِيْهَا سُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا، نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا،

۲۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في سوق الجنة، ٤/٦٨٥، الرقم/٢٥٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة الجنة، ٢/١٤٥٠، الرقم/٤٣٣٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٦٦، ٤٦٧، الرقم/٧٤٣٩، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٥٨، ٢٥٩، الرقم/٥٨٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣٠١، ٣٠٢، الرقم/٥٧٢٨۔

فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ، وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ، وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ، وَمَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا.

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ تَتَمَارُوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: كَذٰلِكَ لَا تُمَارُوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقٰى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً، حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ: يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ، أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ: كَذَا وَكَذَا؟ فَيُذَكِّرُ بِبَعْضِ غَدْرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَسَعَةُ مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ بِكَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيْحِهِ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: قُوْمُوْا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ، فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ. فَنَأْتِي سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيْهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ إِلٰى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْأَذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ، فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا، لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى. وَفِي ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوالْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ، فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيْثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ إِلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ،

وَذٰلِکَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا، ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰی مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا، فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْـلًا، لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِکَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ، وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت سعید بن مسیّب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ان کی حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کردے۔ سعید کہنے لگے: کیا جنت میں کوئی بازار بھی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو وہ اپنے اَعمال کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے۔ دنیا کے جمعہ کے روز کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا اور اللہ تعالیٰ باغاتِ جنت میں سے کسی ایک باغ میں تجلی فرمائے گا۔ جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے جو نور، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ ان میں سے ادنیٰ درجے والے مشک اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھیں گے اور وہاں کوئی شخص ادنیٰ نہیں ہوگا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے افضل نہیں سمجھیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کروگے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ براہِ راست گفتگو نہ فرمائے گا۔ حتیٰ کہ ان میں سے ایک سے فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے فلاں بات کہی تھی؟ پس وہ اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائے گا۔ وہ شخص عرض گزار ہوگا: اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں کیوں نہیں اور میرے معاف فرمانے کی وجہ سے ہی تو اس مقام پر پہنچا ہے۔ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ ان پر ایک بادل چھا

جائے گا اور ایسی خوشبو برسائی جائے گی کہ اس طرح کی خوشبو اس سے پہلے انہوں نے کبھی محسوس نہیں کی ہو گی۔ پھر ہمارا پروردگار فرمائے گا: اس انعام و اکرام کی طرف اٹھو جو ہم نے تمہارے لیے تیار کر رکھا ہے اور اس میں سے جو تمہارا جی چاہے لے لو۔ پھر ہم بازار میں آئیں گے جہاں فرشتے ہی فرشتے ہوں گے۔ ایسا بازار نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا ہوگا۔ جو چیز ہم چاہیں گے ہمارے لیے لدوا دی جائے گی، (دنیا کی طرح) خرید و فروخت نہ ہو گی۔ اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلند مرتبے والے آگے بڑھ کر ادنیٰ درجے والوں سے ملیں گے، وہاں کوئی ادنیٰ نہ ہوگا پھر وہ (کم درجے والا) اس کا لباس دیکھ کر بڑا متعجب ہوگا۔ ابھی ان کی گفتگو ختم نہیں ہو گی کہ وہ اپنے جسم پر اس سے بھی زیادہ خوبصورت لباس دیکھے گا اور یہ اس لیے کہ وہاں کسی کو کوئی حزن و ملال نہ ہوگا۔ پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آجائیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی: خوش آمدید! خوش آمدید! آپ واپس آگئے ہیں، آپ کا حسن و جمال اُس وقت سے بڑھ گیا ہے جب آپ ہم سے رخصت ہوئے تھے۔ وہ کہے گا: آج ہماری اپنے رب 'الجبار' سے مجلس ہوئی ہے (جس کی وجہ سے) ہم اسی (خوبصورت) شکل وصورت میں تبدیل ہونے کے حق دار تھے۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(٢٧) وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَيَكُوْنُ أَوَّلُ مَا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ أَنْ يَقُوْلَ: أَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَطَاعُوْنِي بِالْغَيْبِ وَلَمْ يَرَوْنِي، فَصَدَّقُوْا رُسُلِي، وَاتَّبَعُوْا أَمْرِي، فَسَلُوْنِيْ فَهٰذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ؟ قَالَ: فَيَجْمَعُوْنَ عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ: رَبِّ، رَضِيْنَا عَنْکَ فَارْضَ عَنَّا، قَالَ: فَيَرْجِعُ اللهُ

٢٧: أخرجه ابن بطة في الإبانة عن شريعة الفرقة الناجية ومجانبة الفرق الدموعة، ٣/٣٣-٣٦، الرقم/٢٦، والبزار في المسند، ٧/٢٨٨، الرقم/٢٨٨١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣١١، الرقم/٥٧٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٢٢۔

تَعَالٰى فِي قَوْلِهِمْ أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِنِّي لَوْ لَمْ أَرْضَ عَنْكُمْ لَمَا أَسْكَنْتُكُمْ جَنَّتِي فَسَلُوْنِي فَهٰذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ: رَبِّ، وَجْهَكَ أَرِنَا نَنْظُرْ إِلَيْكَ. قَالَ: فَيَكْشِفُ اللهُ تِلْكَ الْحُجُبَ، قَالَ: وَيَتَجَلّٰى لَهُمْ فَيَغْشَاهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ شَيْءٌ لَوْ لَا أَنَّهٗ قَضٰى عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَحْتَرِقُوْا لَاحْتَرَقُوْا مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ. قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: ارْجِعُوْا إِلٰى مَنَازِلِكُمْ.

قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى مَنَازِلِهِمْ وَقَدْ خَفَوْا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ وَخَفَيْنَ عَلَيْهِمْ مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَإِذَا صَارُوْا إِلٰى مَنَازِلِهِمْ يُزَادُ النُّوْرُ وَأَمْكَنَ وَيُزَادُ وَأَمْكَنَ حَتّٰى يَرْجِعُوْا إِلٰى صُوَرِهِمُ الَّتِي كَانُوْا عَلَيْهَا. قَالَ: فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَزْوَاجُهُمْ: لَقَدْ خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِنَا عَلٰى صُوْرَةٍ وَرَجَعْتُمْ عَلٰى غَيْرِهَا؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: ذٰلِكَ بِأَنَّ اللهَ تَجَلّٰى لَنَا فَنَظَرْنَا مِنْهُ إِلٰى مَا خَفِيْنَا بِهٖ عَلَيْكُمْ. قَالَ: فَلَهُمْ كُلَّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ الضِّعْفُ عَلٰى مَا كَانُوْا فِيْهِ. قَالَ: وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ فِيْ كِتَابِهٖ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢/١٧].

رَوَاهُ ابْنُ بَطَّةَ وَالْبَزَّارُ.

ایک روایت میں حضرت حذیفہ ﷛ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سب سے پہلی بات لوگ سنیں گے، وہ یہ ہوگی

کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرا حکم مانا؟ تم مجھ سے مانگو، یہ یوم المزید (یعنی میرے بے انتہا لطف و کرم کا دن) ہے۔ وہ تمام لوگ ایک بات پر اتفاق کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہم تجھ سے خوش ہیں، تو ہم سے خوش ہو جا۔ ان کی اس بات پر اللہ تعالیٰ دوبارہ فرمائے گا: اے اہلِ جنت! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو میں تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا۔ تم مجھ سے مانگو، یہ یوم المزید ہے۔ وہ بیک آواز کہیں گے: اے رب! ہمیں اپنا روئے انور دکھا، ہم اس کا دیدار کر لیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ وہ پردے اٹھا دے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے جلوہ افروز ہوگا، اور اس کے نور سے کوئی شے انہیں ڈھانپ لے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فیصلہ نہ کیا ہوتا کہ وہ جلیں گے نہیں، تو وہ اس کے نور کی تاب نہ لا کر جل جائیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا نور ان پر سایہ فگن ہوجائے گا۔ پھر انہیں کہا جائے گا: اپنے جنتی ٹھکانوں کی طرف لوٹ جاؤ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ آئیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نور نے انہیں ڈھانپ رکھا ہوگا، اس وجہ سے وہ اپنی بیویوں سے پوشیدہ ہوں گے اور بیویاں ان سے۔ جب وہ گھر پہنچیں گے تو نور میں اضافہ ہوجائے گا اور جم جائے گا، یہاں تک کہ وہ اپنی ان شکلوں کی طرف لوٹ آئیں گے جن میں وہ پہلے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: تم جس شکل و صورت میں ہمارے ہاں سے گئے تھے اس سے مختلف شکل و صورت میں واپس آئے ہو۔ وہ کہیں گے: اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے سامنے جلوہ افروز ہوا اور ہم نے اس کا دیدار کیا، لہٰذا ہم تم سے پوشیدہ ہوگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر سات دنوں میں انہیں اس سے دوگنا (دیدار) نصیب ہوگا اور یہی بات اللہ ﷻ کے اس فرمان میں ہے: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝﴾ ’سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ

رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھےo‘‘۔

اسے امام ابن بطہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٨- ١٠/٣٠. عَنِ الْأَدْرَعِ السُّلَمِيِّ ﷺ قَالَ: جِئْتُ لَيْلَةً أَحْرُسُ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا رَجُلٌ قِرَاءَتُهُ عَالِيَةٌ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذَا مُرَاءٍ (وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَمُرَاءٍ هٰذَا؟ قَالَ: مَعَاذَ اللهِ، هٰذَا عَبْدُ اللهِ ذُو الْبِجَادَيْنِ). قَالَ: فَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَفَرَغُوْا مِنْ جِهَازِهِ، فَحَمَلُوْا نَعْشَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْفُقُوْا بِهٖ رَفَقَ اللهُ بِهٖ، إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: وَحَفَرَ حُفْرَتَهُ. فَقَالَ: أَوْسِعُوْا لَهُ أَوْسَعَ اللهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهٖ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ حَزِنْتَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَجَلْ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: وَلَهُ شَوَاهِدُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ ﷺ، رَوَاهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ الْأَرْبَعَةِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت اَدرع سلمی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہرہ داری کے فرائض ادا کرنے آیا تو (کہیں سے) ایک شخص کی بلند آواز سے قرأت کی آواز

٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٣٧/٤، الرقم/١٨٩٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في حفر القبر، ٤٩٧/١، الرقم/١٥٥٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٣٤٨/٤، الرقم/٢٣٨٢، وابن حبان في الثقات، ٩٩/٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥٢/٩، الرقم/٩١١١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤١٧/١، الرقم/٥٨٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٢٢/١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٠٠٣/٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤٣/٣، ٣٦٩/٩۔

آ رہی تھی۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی ریاکار معلوم ہوتا ہے۔ (ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا یہ شخص ریاکار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: معاذ اللہ! یہ تو عبد اللہ ذو البجادین ہے۔) اس کے چند روز بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ جب ان کا جنازہ تیار ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ نرمی کرنا، اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نرمی کرے گا کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا تھا۔ لوگوں نے ان کی قبر کھودی تو آپ ﷺ نے فرمایا: قبر کشادہ کرو، اللہ ﷻ بھی ان پر کشادگی کرے گا۔ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو ان کا بہت غم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول سے محبت (جو) رکھتے تھے۔

اِسے امام اَحمد نے، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس حدیث کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں جو کہ حضرت ہشام بن عامر ﷛ سے مروی ہیں جو چاروں اَصحابِ سنن (ابو داود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ) نے روایت کی ہیں۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

(٢٩) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ ﷛ قَالَ: وَاللهِ، لَكَأَنِّي أَرٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِي قَبْرِ عَبْدِ اللهِ ذِي الْبِجَادَيْنِ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ ﷠ يَقُوْلُ: أَدْلِيَا مِنِّي أَخَاكُمْ وَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ حَتّٰى أَسْنَدَهُ فِي لَحْدِهِ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَوَلَّاهُمَا الْعَمَلَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهِ، اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَمْسَيْتُ عَنْهُ رَاضِيًا فَارْضَ عَنْهُ وَكَانَ ذٰلِكَ لَيْـلًا. فَوَاللهِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي مَكَانَهُ وَلَقَدْ أَسْلَمْتُ قَبْلَهُ بِخَمْسَةَ عَشْرَ سَنَةً.

٢٩: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ١٢٢۔

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غزوہ تبوک کے موقع پر دیکھا کہ آپ ﷺ حضرت ابو بکر و عمر ﷺ کے ساتھ حضرت عبد اللہ ذو البجادین ﷺ کی قبر میں اُترے ہوئے ہیں، اور آپ ﷺ (حضرت ابوبکر و عمر ﷺ سے) فرما رہے ہیں: اپنے بھائی کو میرے قریب کرو۔ آپ ﷺ نے انہیں تھاما یہاں تک کہ انہیں قبلہ رُخ ان کی لحد میں رکھ دیا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ قبر سے باہر تشریف لے آئے اور تدفین کا باقی کام حضرت ابوبکر و عمر ﷺ کو سونپ دیا۔ پھر جب آپ ﷺ ان کی تدفین سے فارغ ہو گئے، تو قبلہ رخ ہو کر قیام فرما ہوئے اور اپنے دستِ مبارک بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لیے اٹھا لیے اور عرض کیا: اے اللہ! میں اس سے راضی ہوں، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں:) وہ رات کا وقت تھا، اللہ کی قسم! اس وقت میں نے (رشک کے باعث) شدید خواہش کی کہ کاش ان کی جگہ میں دفن ہوتا۔ جبکہ میں نے ان سے پندرہ سال پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

اِسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

(٣٠) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: قَالَ: قُمْتُ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ: فَرَأَيْتُ شُعْلَةً مِنْ نَارٍ فِي نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ، قَالَ: فَاتَّبَعْتُهَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا، فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ ﷺ، وَإِذَا عَبْدُ اللهِ ذُو الْبِجَادَيْنِ الْمُزَنِيُّ قَدْ مَاتَ فَإِذَا هُمْ قَدْ حَفَرُوْا لَهُ، وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حُفْرَتِهِ، وأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُدْلِيَانِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: أَدْلِيَا لِي أَخَاكُمَا،

٣٠: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٢٢، وابن حبان في الثقات، ٢/٩٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٤٣۔

فَدَلُّوْهُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا هَيَّأَهُ لِشِقِّهِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي قَدْ أَمْسَيْتُ عَنْهُ رَاضِيًا فَارْضَ عَنْهُ، قَالَ: يَقُوْلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ: لَيْتَنِي كُنْتُ صَاحِبَ الْحُفْرَةِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ: وَاللهِ، لَوَدِدْتُ أَنِّي صَاحِبُ الْحُفْرَةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْعَيْنِيُّ: قَالَ الذَّهَبِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ ہی بیان فرماتے ہیں: آدھی رات کو میں اٹھ کھڑا ہوا، اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں تھا، میں نے لشکر کی جانب آگ (کی طرح روشنی) کا شعلہ دیکھا، میں اس شعلہ کو دیکھتے ہوئے (معلوم کرنے کے لیے) اس جانب چل پڑا، دیکھا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر ﷺ موجود ہیں اور حضرت عبد اللہ ذو البجادین مزنی ﷺ فوت ہو چکے ہیں۔ وہ ان کے لیے قبر تیار کروا چکے تھے، رسول اللہ ﷺ ان کی قبر میں اترے ہوئے تھے، حضرت ابو بکر و عمر ﷺ ان کے جسد کو قبر میں اتار رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اپنے بھائی کو میرے قریب کرو۔ انہوں نے قریب کیا اور جب آپ ﷺ نے انہیں لحد میں لٹا دیا تو بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: 'اے اللہ! میں اس سے راضی ہو چکا ہوں، پس تو بھی اس سے راضی ہو جا۔' حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ نے بیان کیا کہ (میں نے رشک کے باعث اس وقت شدید خواہش کی کہ) کاش میں اس قبر میں ان کی جگہ دفن ہوتا (جس میں خود حضور نبی اکرم ﷺ اُترے ہوئے تھے)۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر ﷺ نے (بھی اس وقت رشک سے) کہا: میں نے چاہا کہ کاش اس صاحبِ قبر کی جگہ میں ہوتا!

اِسے امام ابونعیم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، اور امام عینی نے بیان کیا کہ امام ذہبی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٣١-١١/٣٢. عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ، قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. فَقَالَ: انْظُرْ مَا تَقُوْلُ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيْقَةً، فَمَا حَقِيْقَةُ إِيْمَانِکَ؟ فَقَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لِذَالِکَ لَيْلِي وَاظْمَأَنَّ نَهَارِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا. وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُوْنَ فِيْهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ، عَرَفْتَ فَالْزَمْ، ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

حضرت حارث بن مالک انصاری ﷺ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے حارث! تو نے کیسے صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقتِ ایمان کے ساتھ) صبح کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سوچ لو تم کیا کہہ رہے ہو؟ یقیناً ہر شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں (دیدارِ الٰہی کی طلب میں) پیاسا رہتا ہوں اور میری حالت یہ ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں اور اہل جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاّتے دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چمٹ جا (یعنی اِس حالت کو ہمیشہ قائم و دائم اور لازم کر لے)۔ یہ کلمہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔

٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٦٦/٣، الرقم/٣٣٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٧٠/٦، الرقم/٣٠٤٢٣، وعبد بن حميد في المسند، ١٦٥/١، الرقم/٤٤٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٦٢/٧، الرقم/١٠٥٩٠-١٠٥٩١، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ٣٦/١.

اِسے امام طبرانی، ابن ابی شیبہ، اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

(٣٢) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَبْتَ فَالْزَمْ، مُؤْمِنٌ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْهَيْثَمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

یہی روایت حضرت انس بن مالک ﷺ سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے حقیقتِ ایمان کو پالیا، پس اب اس حالت کو قائم رکھنا۔ مومن وہ ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ، ابن مبارک اور ہیثمی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

١٢/٣٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوْا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ ﷻ. وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے

٣٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٠، الرقم/٣٠٤٢٥، وابن المبارك في الزهد، ١/١٠٦، الرقم/٣١٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٦٣، الرقم/١٠٥٩٢، وأيضًا في كتاب الزهد الكبير، ٢/٣٥٥، الرقم/٩٧٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٧، وقال الهيثمي: رواه البزار۔

٣٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أهل البيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٤، الرقم/٣٧٨٩، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦٢، الرقم/٤٧١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٦، الرقم/٢٦٣٩، وأيضًا، ١٠/٢٨١، الرقم/١٠٦٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٦٦، الرقم/٤٠٨۔

محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر محبت کرو اور میرے اہلِ بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔

اِسے امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣٤-١٣/٣٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَکَ، اَللّٰهُمَّ، مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ، وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ لِي قُرَّةً فِيْمَا تُحِبُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَکِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: ﴿**اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَکَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ لِي قُرَّةً فِيْمَا تُحِبُّ**﴾ 'یا اللہ! تو مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت عطا فرما جس کی محبت تیرے نزدیک میرے لیے نفع بخش ہو۔ یا اللہ! میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو چیز تو مجھے عطا فرمائے اُسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا۔ یا اللہ! میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو چیز تو مجھ سے روک لے تو اس سے میری توجہ ہٹا کر اپنی محبوب چیزوں کی رغبت و محبت کو ہی میرے لیے (ظاہر و باطن کی) ٹھنڈک بنا'۔

اِسے امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا:

٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٧٤)، ٥/٥٢٣، الرقم/٣٤٩١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٦، الرقم/٢٩٥٩٢، وابن المبارك في كتاب الزهد، ١/١٤٤، الرقم/٤٣٠، والذهبي في ميزان الاعتدال وحسّنه، ٣/٢٥٠۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(٣٥) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ ﵂، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ آثَرَ مَحَبَّةَ اللهِ عَلٰى مَحَبَّةِ نَفْسِهٖ كَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ.

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ ﵂ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے نفس کی محبت پر ترجیح دی، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی اذیت سے محفوظ فرمائے گا۔

اسے امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

٣٦-١٤/٣٨. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﵁ قَالَ: احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا: عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ أَنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي فَاسْتَثْقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ. قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي رَبِّ. قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ: يَا

٣٥: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٧٥، الرقم/٤٤٧، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٥/٧٩٠، الرقم/٤٣١٢٧۔

٣٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة صٓ، ٥/٣٦٨، الرقم/٣٢٣٥۔

مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْکَ رَبِّ، قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَـلَأُ الْأَعْلٰی؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ. قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَی الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ. قَالَ: ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. قَالَ: سَلْ: قُلْ: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلٰی حُبِّکَ﴾.

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ (أَي البخاري) عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نمازِ فجر کے وقت حضور نبی اکرم ﷺ کو ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی یہاں تک کہ قریب تھا ہم سورج کی ٹکیہ دیکھ لیتے۔ اتنے میں آپ ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے، نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ ﷺ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد ہمیں بآواز بلند فرمایا: اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکے رکھا، (فرمایا:) میں رات کو اُٹھا، وضو کیا اور جس قدر نماز (تہجد) میرے لیے مقدر تھی پڑھی، نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی۔ اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں حاضر ہوں، فرمایا: عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ تین مرتبہ یہی کہا، پھر فرمایا: میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت (اپنی شان کے مطابق) میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اُس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی۔ پھر میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے ہر چیز کو جان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے

محمد! میں نے عرض کیا: حاضر ہوں، اے رب! فرمایا: مقرب فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کفارات میں۔ فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: باجماعت نماز کے لیے (مساجد کی طرف) چل کر جانا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور تکلیف کی حالت میں کامل وضو کرنا، فرمایا: مزید کس چیز میں؟ میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یوں دعا مانگو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلٰی حُبِّکَ﴾ 'اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں، اور یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ و آزمائش سے محفوظ، موت دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے'۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حق ہے، اسے پڑھو اور سیکھو۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (نیز فرمایا:) میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری (صاحب الصحیح) سے اِس حدیث کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے بھی فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٣٧) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ عليه السلام يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ، اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ.

قَالَ: وَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَکَرَ دَاوُدَ عليه السلام يُحَدِّثُ

٣٧: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الدعوات، باب (٧٣)، ٥/٥٢٢، الرقم/٣٤٩٠، والحاکم في المستدرک، ٢/٤٧٠، الرقم/٣٦٢١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٧١، الرقم/٤٨١٠۔

عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد ؑ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ﴾ 'اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یااللہ! اپنی محبت میرے لیے میرے نفس، میری اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے'۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی حضرت داود ؑ کا تذکرہ فرماتے تو اُن سے کوئی حدیث بھی بیان فرماتے اور ارشاد فرماتے: وہ سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔

اِسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

(٣٨) وَفِي رِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ

٣٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٤/٤، الرقم/١٨٣٥١، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب (٦٢) نوع آخر، ٥٤/٣، الرقم/١٣٠٥، ١٣٠٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣٨٨/١، الرقم/١٢٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٣٠٤/٥، الرقم/١٩٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٥/٦، الرقم/٢٩٣٤٨، والبزار في المسند، ٢٢٨/٤-٢٣٠، الرقم/١٣٩٢-١٣٩٣، والحاكم في المستدرك، ٧٠٥/١، الرقم/١٩٢٣، والطبراني في الدعاء، ١٩٩/١، الرقم/٦٢٤، وذكره الشوكاني في نيل الأوطار، ٣٣٣/٢.

بْنُ يَاسِرٍ ﷺ صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيْهَا، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَقَدْ خَفَّفْتَ أَوْ أَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ: أَمَّا عَلٰى ذٰلِکَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِيٌّ غَيْرَ أَنَّهُ کَنٰى عَنْ نَفْسِهٖ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ، ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: اَللّٰهُمَّ، بِعِلْمِکَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي. اَللّٰهُمَّ. وَأَسْأَلُکَ خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُکَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُکَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُکَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِکَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اَللّٰهُمَّ، زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الشَّوْکَانِيُّ: رِجَالُ إِسْنَادِهٖ ثِقَاتٌ.

ایک روایت میں حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے مختصر نماز پڑھائی۔ بعض لوگوں نے عرض کیا: آپ نے ہلکی یا مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے باوجود بھی میں نے اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھی ہیں جنہیں

میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گیا۔ عطا نے کہا: وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور ان سے وہ دعا دریافت کی۔ پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ، بِعِلْمِکَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي. اَللّٰهُمَّ، وَأَسْأَلُکَ خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُکَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰی، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُکَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُکَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰی وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ إِلٰی لِقَائِکَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اَللّٰهُمَّ، زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ﴾

’اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم غیب اور تیری قدرت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تجھے مخلوقات پر ہے۔ تو جب تک میرے لیے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب تو میرے لیے موت کو بہتر سمجھے تو مجھے موت عطا کر دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ظاہر اور باطن میں تیری خشیت کا طلبگار ہوں اور تجھ سے خوشی اور غمی ہر دو حالتوں میں حکمت سے لبریز سچ بولنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے فقر اور غنی ہر دو حالتوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ میں تجھ سے تیرے فیصلوں پر رضا مندی کا طالب ہوں اور تجھ سے موت کے بعد راحت اور آسائش کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے بغیر نقصان اور گمراہ کن فتنہ کے تیرے دیدار کی لذت اور شوقِ ملاقات و حاضری کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! میں اُس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے اور اس فساد سے جو انسان کو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زیبائش سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے‘۔

اِسے امام احمد نے، نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔علامہ شوکانی نے فرمایا: اس حدیث کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔

١٥/٣٩. عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَذُكِرَ سَالِمٌ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ سَالِمًا شَدِيْدُ الْحُبِّ لِلّٰهِ تَعَالٰى.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت عمر ﷺ سے مروی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت ابو حذیفہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم ﷺ کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک سالم اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ کر محبت کرنے والا ہے۔

اِسے امام ابن ابی عاصم، ابو نعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٦/٤٠. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا وَعَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهٗ، لَقَدْ رَأَيْتُهٗ بَيْنَ أَبَوَيْنِ، يَغْذُوَانِهٖ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَيْهِ حُلَّةً شَرَاهَا أَوْ شُرِيَتْ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَحُبُّ رَسُوْلِهٖ إِلٰى مَا تَرَوْنَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٣٩: أخرجه ابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ١/٢٣٩، الرقم/٣١١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٧٧، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٣٤، الرقم/٨٩٦۔

٤٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٦٠، الرقم/٦١٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٠٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٨١، الرقم/٣١٦٣، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٢٥٣۔

حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مصعب بن عمیر ﷺ کو آتے ہوئے دیکھا کہ ایک مینڈھے کی کھال کمر کے گرد لپیٹے چلے آ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے (صحابہ کرام ﷺ سے) فرمایا: اس شخص کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے اسے اس کے والدین کے ساتھ دیکھا تھا جو اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے۔ میں نے اس پر ایک ایسی پوشاک دیکھی جسے دو سو درہم میں اُس نے (خود) خریدا تھا یا وہ اس کے لیے خریدی گئی تھی؛ مگر اب اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کا یہ حال کیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

اِسے امام بیہقی نے اور ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں عمدہ اِسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قِيْلَ لِإِبْرَاهِيْمَ ﷺ: بِأَيِّ شَيْءٍ وَجَدْتَ الْخُلَّةَ؟ فَقَالَ: بِانْقِطَاعِي إِلٰى رَبِّي، وَاخْتِيَارِي إِيَّاهُ عَلٰى مَا سِوَاهُ.(۱)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

حضرت ابراہیم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا: آپ نے کس چیز کے ذریعے خُلَّت (اللہ تعالیٰ کی گہری دوستی) کو پایا؟ آپ نے فرمایا: سب سے کٹ کر اپنے رب کی طرف رغبت کرنے اور ماسوا کے مقابلے میں صرف اُسی کو اِختیار کرنے سے۔

اسے امام الرفاعی نے 'حالة أهل الحقيقة مع الله' میں بیان کیا ہے۔

بَكٰى شُعَيْبُ ﷺ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهُ، ثُمَّ رُدَّ إِلَيْهِ بَصَرُهُ، فَبَكٰى حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلَيْهِ: أَنْ يَّا شُعَيْبُ، إِنْ كَانَ بُكَاؤُكَ مِن مَخَافَةِ النَّارِ فَقَدْ أَمَّنْتُكَ مِنَ النَّارِ، وَإِن كَانَ بُكَاؤُكَ مِنْ أَجْلِ الْجَنَّةِ فَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ

(۱) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/۹۷۔

الْجَنَّةَ. فَقَالَ: لَا، يَا رَبِّ، وَلٰكِنْ مِنَ الشَّوْقِ إِلٰى رُؤْيَتِکَ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: أَنْ يَّا شُعَيْبُ، حَقٌّ لِمَنْ أَرَادَنِي أَنْ يَّبْكِيَ مِنْ شَوْقِي، إِنَّهُ لَيْسَ لِهٰذَا دَوَاءٌ غَيْرَ لِقَائِي.(١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

حضرت شعیب علیہ السلام نے اتنا گریہ کیا کہ اُن کی بصارت چلی گئی، پھر اُن کی بصارت لوٹا دی گئی تو اُنہوں نے پھر گریہ کیا حتیٰ کہ تین مرتبہ اُن کی بصارت گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں وحی فرمائی: اے شعیب! اگر تمہارا رونا آگ کے خوف سے ہے تو میں نے تمہیں آگ سے نجات دی، اور اگر تمہارا رونا جنت کے شوق میں ہے تو میں نے تمہارے لیے جنت واجب کر دی۔ اُنہوں نے عرض کیا: یا رب! ایسی کوئی بات نہیں، میں تو تیرے دیدار کے شوق میں گریہ کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں وحی فرمائی: اے شعیب! جو مجھے چاہتا ہے اُس پر رونا حق ہے کیونکہ اس کا علاج میری ملاقات کے سوا کچھ اور نہیں۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ علیہ السلام: أَي رَبِّ، أَيْنَ أَبْغِيکَ؟ قَالَ: ابْغِنِي عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ. إِنِّي أَدْنُوْ مِنْهُمْ كُلَّ يَوْمٍ بَاعًا وَلَوْلَا ذٰلِکَ لَانْهَدَمُوْا.(٢)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! میں تجھے کہاں تلاش کروں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے ٹوٹے ہوئے دل والوں کے پاس تلاش کر، کیوں کہ میں ہر روز ایک ہاتھ ان کے قریب ہوتا ہوں، اور اگر ایسا نہ ہوتا

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/١٦٢۔

(٢) أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/١٢٠۔

تو وہ دل (ہجر وفراق کی وجہ سے) منہدم ہو جاتے۔

اسے امام احمد نے ’الزہد‘ میں روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ﷺ قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلٰى دَاوُدَ ﷺ أَنْ أَحِبَّنِي وَأَحِبَّ أَحِبَّائِي وَحَبِّبْنِي إِلٰى عِبَادِي. قَالَ: يَا رَبِّ، أُحِبُّکَ وَأُحِبُّ أَحِبَّاءَکَ فَکَيْفَ أُحَبِّبُکَ إِلٰى عِبَادِکَ؟ قَالَ: اذْکُرُوْنِي لَهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَذْکُرُوْا مِنِّي إِلَّا خَيْرًا.(1)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن حارث ﷺ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد ﷺ کی طرف وحی نازل کی: (اے داؤد!) مجھ سے اور میرے دوستوں سے محبت کرو اور مجھے میرے بندوں کے لیے محبوب بناؤ۔ انہوں نے عرض کیا: اے ربّ! میں تجھ سے اور تیرے دوستوں سے محبت تو کرتا ہوں لیکن میں تجھے تیرے بندوں کے لیے محبوب کس طرح بناؤں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے لیے (بھی) میرا (محبت بھرا) ذکر کرو، پھر وہ مجھے ضرور محبت ہی کے ساتھ یاد کریں گے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: قِيْلَ: أَوْحَى اللهُ إِلٰى دَاوُدَ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُدْبِرُوْنَ عَنِّي کَيْفَ انْتِظَارِي لَهُمْ وَرِفْقِي بِهِمْ وَشَوْقِي إِلٰى تَرْکِ مَعَاصِيْهِمْ لَمَاتُوْا شَوْقًا إِلَيَّ، وَانْقَطَعَتْ أَوْصَالُهُمْ مِنْ مَحَبَّتِي، يَا دَاوُدُ، هٰذِهٖ إِرَادَتِي فِي الْمُدْبِرِيْنَ عَنِّي، فَکَيْفَ

---

(1) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦٨/٧، الرقم/٣٤٢٥٤، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ٤٨/١-٤٩، الرقم، ٢٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٦، الرقم/٧٦٦٨، والديلمي عن ابن عباس ﷺ في مسند الفردوس، ٥/٣، الرقم/ ٤٥٤٣۔

إِرَادَتِي فِي مُقْبِلِيْنَ إِلَيَّ؟(١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام قشیری روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد ﷺ کی طرف وحی کی: اگر وہ لوگ جو مجھ سے منہ موڑ لیتے ہیں، یہ جان لیں کہ میں ان کا انتظار کیسے کر رہا ہوں اور ان پر کیسے مہربانی کرنے والا ہوں اور ان کے گناہوں کو ترک کرنے کو کتنا پسند کرتا ہوں تو وہ میرے شوق میں مر جائیں اور ان کے جوڑ میری محبت کی وجہ سے منقطع ہو جائیں۔ اے داؤد! یہ میرا ارادہ ان لوگوں سے متعلق ہے جو مجھ سے منہ موڑتے ہیں۔ مگر جو لوگ میری طرف آتے ہیں ان کے ساتھ میرا ارادہ کیا ہوگا؟

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

حُكِيَ أَنَّ يُوْسُفَ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ زُلَيْخَا، كَانَتْ لَا تُقْبِلُ عَلَيْهِ إِقْبَالَهَا عَلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا لَكِ تُعْرِضِيْنَ عَنِّي وَقَدْ كُنْتِ مَشْغُوْفَةً بِي؟ قَالَتْ: ذَاكَ حِيْنَ لَمْ أَذُقْ مَحَبَّةَ اللهِ ﷻ.(٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

منقول ہے کہ جب حضرت یوسف ﷺ کی حضرت زلیخا سے شادی ہوگئی تو ان کا حضرت یوسف ﷺ کی طرف وہ میلان نہ رہا جو پہلے تھا۔ اس پر حضرت یوسف ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا تم مجھ سے خوش نہیں ہو، حالانکہ اس سے پہلے تو تم میری متوالی تھی؟ انہوں نے عرض کیا: اُس وقت میں نے محبتِ الٰہی کا ذائقہ نہیں چکھا تھا۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

(١) القشيري في الرسالة/٣٣٢۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٩۔

سُئِلَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: الرِّضَا عَنِ اللهِ ﷻ، وَالْحُبُّ لَهُ.(١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

حضرت عیسی بن مریم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، لِمُحِبِّ اللهِ تَعَالٰى ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: كَثْرَةُ الصِّيَامِ، وَكَثْرَةُ الصَّدَقَةِ، وَكَثْرَةُ الصَّلَاةِ.(٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

حضرت لقمان ﷺ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے فرزند عزیز! اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے کی تین علامات ہیں: کثرتِ صیام، کثرتِ صدقہ (و خیرات) اور کثرتِ نماز۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ﷺ: مَنْ ذَاقَ مِنْ خَالِصِ حُبِّ اللهِ تَعَالٰى، شَغَلَهُ عَنْ طَلَبِ الدُّنْيَا ذٰلِكَ.(٣)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص خالص محبتِ الٰہی کا مزہ پا لیتا ہے تو وہ محبت اُسے دنیا کی رغبت سے بیگانہ کر دیتی ہے۔

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٩۔

(٢) المرجع نفسه۔

(٣) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٩۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ﷺ: مَنْ ذَاقَ مِنْ خَالِصِ حُبِّ اللهِ اسْتَوْحَشَ عَمَّنْ سِوَاهُ، وَتَرَكَ لِأَجْلِهِ كُلَّ مَا يَهْوَاهُ.(١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ مَعَ اللهِ.

حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کا فرمان ہے: جس نے خالص محبت الٰہی کا ذائقہ چکھ لیا، اُسے اُس کی ذاتِ اَقدس کے سوا ہر شے سے وحشت ہونے لگتی ہے۔ نتیجتاً وہ ذاتِ باری تعالیٰ کی خاطر ہر اُس شے کو چھوڑ دیتا ہے جو اُسے (اللہ سے دوری کی طرف) رغبت دلاتی ہے۔

اسے امام رفاعی نے 'حالة أهل الحقيقة مع الله' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ، بِمَاذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ حَتّٰى سَبَقْتَنَا؟ فَقَالَ: بِخَمْسَةِ أَشْيَاءَ، أَوَّلُهَا: وَجَدْتُ النَّاسَ صِنْفَيْنِ: طَالِبِ دُنْيَا، وَطَالِبِ عُقْبٰى، فَكُنْتُ أَنَا طَالِبُ الْمَوْلٰى؛ وَالثَّانِي: مُنْذُ دَخَلْتُ فِي الإِسْلَامِ مَا شَبِعْتُ مِنْ طَعَامِ الدُّنْيَا؛ وَالثَّالِثُ: مَا رُوِيْتُ مِنْ شَرَابِ الدُّنْيَا؛ وَالرَّابِعُ: إِذَا اسْتَقْبَلَنِي عَمَلَانِ: عَمَلٌ لِلدُّنْيَا، وَالآخَرُ لِلْعُقْبٰى، اخْتَرْتُ عَمَلَ الآخِرَةِ عَلٰى عَمَلِ الدُّنْيَا؛ وَالْخَامِسُ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَأَحْسَنْتُ صُحْبَتَهُ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ ﷺ: هَنِيْئًا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ.(٢)

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/١٦٩۔

(٢) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/٨٧۔

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! آپ اس مقام و مرتبہ تک کیسے پہنچے کہ ہم سے سبقت لے گئے؟ آپ نے فرمایا: پانچ باتوں سے (میں نے یہ مقام حاصل کیا)۔ پہلی یہ کہ میں نے دو قسم کے لوگ پائے: طلب گارِ دنیا اور آخرت کے طلب گار، مگر میں (ان دونوں کی بجائے) طالبِ مولیٰ بنا۔ دوسری یہ کہ جب سے میں اسلام میں داخل ہوا ہوں، میں نے (کبھی بھی) دنیا کے کھانے سے سیر ہو کر نہیں کھایا۔ تیسری یہ کہ (نہ ہی) میں نے مشروباتِ دنیا سے سیراب ہو کر پیا۔ چوتھی یہ کہ جب بھی مجھے دو کام در پیش ہوئے: ایک دنیاوی کام اور دوسرا آخرت کا کام، تو میں نے دنیاوی کام پر اُخروی کام کو ترجیح دی۔ پانچویں چیز یہ ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں اور اس صحبت کا حق ادا کیا۔ حضرت علی ﷺ نے انہیں کہا: اے ابوبکر! آپ کو یہ مقام و مرتبہ مبارک ہو۔

اسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

قَالَ عُمَرُ ﷺ: وَاللهِ، لَقَدْ لَانَ قَلْبِي فِي اللهِ حَتّٰى لَهُوَ أَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ، وَلَقَدِ اشْتَدَّ قَلْبِي فِي اللهِ حَتّٰى لَهُوَ أَشَدُّ مِنَ الْحَجَرِ. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

حضرت عمر ﷺ کا قول ہے: اللہ کی قسم! میرا دل خدا کے لیے اس قدر نرم ہو گیا ہے کہ مکھن بھی اتنا نرم نہیں ہوگا اور اللہ ہی کی محبت میں (اس کے دشمنوں کے خلاف) میرا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو گیا ہے۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: أَنْصَحُ النَّاسِ وَأَعْلَمُهُمْ بِاللهِ أَشَدُّ النَّاسِ

(١) أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥١۔

حُبًّا وَتَعْظِيْمًا لِحُرْمَةِ أَهْلِ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَالدَّيْلَمِيُّ فِي الْفِرْدَوْسِ.

حضرت علی ﷺ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: لوگوں کا سب سے زیادہ خیر خواہ اور اللہ تعالیٰ کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھنے والا وہ شخص ہے جو لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ کہنے والوں (یعنی مسلمانوں) کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والا اور ان کی تعظیم کرنے والا ہے۔

اسے امام ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں اور دیلمی نے 'مسند الفردوس' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ ﷺ، قَالَ: مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ أَحَبَّهٗ، وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْيَا زَهِدَ فِيْهَا. (٢)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام حسن مجتبیٰ ﷺ کا فرمان ہے: جو اپنے رب کی معرفت پالیتا ہے وہ اس سے شدید محبت کرنے لگتا ہے اور جو دنیا کو پہچان لیتا ہے وہ اس سے بے رغبتی اختیار کر لیتا ہے۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ يَزِيْدَ الْبِسْطَامِيُّ: إِنَّ ِللهِ عِبَادًا لَوْ حَجَبَهُمْ فِي الْجَنَّةِ عَنْ رُؤْيَتِهٖ لَاسْتَغَاثُوْا مِنَ الْجَنَّةِ كَمَا يَسْتَغِيْثُ أَهْلُ النَّارِ مِنَ النَّارِ. (٣)

---

(١) أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٧٤، وأيضًا، ١٠/٣٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٦٤، الرقم/٤١٨٠، وذكره الشعراني في الطبقات الكبرى/٣٣، والمناوي في فيض القدير، ٥/٩۔

(٢) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٢٩٥۔

(٣) القشيري في الرسالة/٣٣١۔

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابو یزید بسطامی نے فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر جنت میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دیدار سے محروم کر دے تو وہ جنت سے بچنے کی اسی طرح فریاد کریں گے جس طرح دوزخی دوزخ سے بچنے کی کریں گے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ يَزِيْدَ: اَلْمُحِبُّ لَا يُرِيْدُ الدُّنْيَا وَلَا الْآخِرَةَ، وَإِنَّمَا يُرِيْدُ مِنْ مَوْلَاهُ مَوْلَاهُ.(١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابو یزید بسطامی نے فرمایا: (خالص) محبت کرنے والا دنیا چاہتا ہے نہ آخرت؛ وہ اپنے مولا سے صرف اسی کا طلب گار ہوتا ہے۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ أَبُو يَزِيْدَ الْبِسْطَامِيُّ عَنِ الْمَحَبَّةِ، فَقَالَ: اَلْمَحَبَّةُ اسْتِقْلَالُكَ الْكَثِيْرَ مِنْ نَفْسِكَ، وَاسْتِكْثَارُكَ الْقَلِيْلَ مِنْ حَبِيْبِكَ.(٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابو یزید بسطامی سے محبت کے متعلق دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: محبت یہ ہے کہ تو اپنی طرف سے پیش کردہ ہر شے کو قلیل سمجھے اور محبوب کی طرف سے آئی ہوئی قلیل کو بھی کثیر سمجھے۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٦١۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٥٧۔

قَالَ أَبُوْ مُوْسَى الدَّيْبُلِيِّ خَادِمُ أَبِي يَزِيْدَ: سَمِعْتُ شَيْخًا بِبِسْطَامٍ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ فِي مَنَامِي كَأَنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: كُلُّكُمْ تَطْلُبُوْنَ مِنِّي، غَيْرَ أَبِي يَزِيْدَ فَإِنَّهُ يَطْلُبُنِي، وَيُرِيْدُنِي وَأَنَا أُرِيْدُهُ. (١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

امام ابو یزید بسطامی کے خادم ابو موسیٰ الدیبلی نے کہا ہے: میں نے بسطام میں ایک شیخ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں نے اپنے خواب میں دیکھا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: تم سب مجھ سے طلب کرتے ہو، سوائے ابو یزید بسطامی کے؛ وہ (مجھ سے نہیں بلکہ وہ) مجھے ہی طلب کرتا اور مجھے ہی چاہتا ہے اور میں اُسے چاہتا ہوں۔

اسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

عَنْ أَبِي مُوْسَى الدَّيْبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ أَبَا يَزِيْدَ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ أَتَقَرَّبُ بِهٖ إِلٰى رَبِّي ﷻ؟ فَقَالَ: أَحْبِبْ أَوْلِيَاءَ اللهِ تَعَالٰى لِيُحِبُّوْكَ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِ أَوْلِيَائِهٖ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى اسْمِكَ فِي قَلْبِ وَلِيِّهٖ فَيَغْفِرُ لَكَ. (٢)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي صِفَةِ الصَّفْوَةِ.

حضرت ابو موسیٰ الدیبلی فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو امام ابو یزید بسطامی سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ مجھے ایسے عمل سے آگاہ فرمائیے جس کی بدولت میں اپنے رب کا قرب حاصل کرسکوں۔ آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ

---

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/٨٦۔

(٢) ابن الجوزي في صفة الصفوة، ٤/١١٢۔

کے دوستوں سے محبت کرو تا کہ وہ تم سے محبت کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے دلوں پر نظر کرم فرماتا ہے، لہٰذا ممکن ہے کہ وہ اپنے کسی دوست کے دل میں تمہارے نام کو مرقوم دیکھ کر تمہاری مغفرت فرما دے۔

اسے علامہ ابن الجوزی نے صفۃ الصفوۃ میں ذکر کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ: اَللّٰهُمَّ، مَا عَذَّبْتَنِي بِشَيْءٍ، فَلَا تُعَذِّبْنِي بِذُلِّ الْحِجَابِ.(۱)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام السری السقطی نے فرمایا: اے اللہ! تو نے (آج تک) مجھے کسی چیز کا عذاب نہیں دیا، پس مجھے حجاب (یعنی دیدار سے محرومی) کا ذِلت آمیز عذاب بھی نہ دینا۔

اسے امام السلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ: لِلْمُرِيْدِ عَشْرُ مُقَامَاتٍ: التَّحَبُّبُ إِلَى اللهِ بِالنَّافِلَةِ، وَالتَّزَيُّنُ عِنْدَهٗ بِنَصِيْحَةِ الْأُمَّةِ، وَالْأُنْسُ بِكَلَامِ اللهِ، والصَّبْرُ عَلٰى أَحْكَامِهٖ، وَالْأَثْرَةُ لِأَمْرِهٖ، وَالْحَيَاءُ مِنْ نَظَرِهٖ، وَبَذْلُ الْمَجْهُوْدِ فِي مَحْبُوْبِهٖ، وَالرِّضَاءُ بِالْقِلَّةِ، وَالْقَنَاعَةُ بِالْخُمُوْلِ.(۲)

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام السری السقطی نے فرمایا: مرید کے لیے دس مقامات ہیں: نفلی عبادات کے ذریعے اللہ تبارک و تعالیٰ سے اظہارِ محبت کرنا، اللہ رب العزت کے ہاں امت کی خیر خواہی کے ذریعے زینت حاصل کرنا، اللہ کے کلام (قرآن مجید)

---

(۱) السُّلمي في طبقات الصّوفية/٥١۔

(۲) أبو نعيم في حلية الأولياء، ١١٧/١٠۔

سے محبت کرنا، احکامِ الٰہی (کی بجا آوری میں مشکلات) پر صبر کرنا، امر الٰہی کو ترجیح دینا، اللہ تعالیٰ کے دیکھنے سے حیاء کرنا (کہ وہ دیکھ رہا ہے)، اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں میں پوری کوشش صرف کرنا، تھوڑے پر راضی رہنا، گمنامی پر قناعت کرنا۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى الإِمَامِ السَّرِيِّ السَّقَطِيِّ، فَقَالَ لَهُ: أَيُّ شَيءٍ أَقْرَبُ إِلَى اللهِ، لِيَتَقَرَّبَ بِهِ الْعَبْدُ إِلَى اللهِ؟ فَبَكَى السَّرِيُّ، فَقَالَ: أَمِثْلُکَ يَسْأَلُ عَنْ هٰذَا؟ إِنَّ أَفْضَلَ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعَبْدُ إِلَى اللهِ ﷻ أَنْ يَطَّلِعَ اللهُ عَلٰى قَلْبِکَ، وَأَنْتَ لَا تُرِيْدُ مِنَ الدَّارَيْنِ غَيْرَهُ. (١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

امام السری السقطی کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر سوال کیا: کون سی شے اللہ تعالیٰ کے قریب ترین ہے کہ بندہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلے؟ آپ (یہ سن کر) رو پڑے، پھر فرمایا: کیا تم جیسا شخص اس کے بارے میں سوال کرتا ہے؟ بے شک افضل ترین چیز جس کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے (وہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ تیرے دل پر نظرِ اِلتفات فرمائے اور تو دنیا و آخرت دونوں میں سے اس کے علاوہ کسی (اور شے) کا طالب نہ ہو۔

اسے امام الرفاعی نے 'حالة أهل الحقيقة مع الله' میں بیان کیا ہے۔

عَنِ السَّرِيِّ السَّقَطِيِّ، قَالَ: اشْتَرَيْتُ جَارِيَةً لِلْخِدْمَةِ، فَكَانَتْ تَخْدِمُنِي دَهْراً طَوِيْلاً، وَتَكْتُمُ أَمْرَهَا وَلَهَا مِحْرَابٌ

---

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/٩٧۔

تُصَلِّي فِيْهِ. فَلَمَّا كَانَتْ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي وَجَدْتُهَا تُصَلِّي تَارَةً، وَتُنَاجِي أُخْرٰى، فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: بِحُبِّکَ لِي إِلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا، فَنَادَيْتُهَا عِنْدَ ذٰلِکَ: لَا تَقُوْلِي هٰكَذَا، لٰكِنْ قُوْلِي بِحُبِّي إِيَّاکَ، فَقَالَتْ: يَا سَيِّدِي، لَوْلَا حُبُّهٗ إِيَّايَ مَا أَقْعَدَکَ وَأَقَامَنِي، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ دَعَوْتُهَا وَقُلْتُ: إِنَّکَ لَا تَصْلُحِيْنَ لِخِدْمَتِي بَلْ تَصْلُحِيْنَ لِخِدْمَةِ مَوْلَاکِ الْأَكْبَرِ، اذْهَبِي فَأَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللهِ، ثُمَّ وَصَلْتُهَا بِشَيءٍ وَسَرَّحْتُهَا وَنَدِمْتُ عَلٰى مُفَارَقَتِهَا.(۱)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْمُلَقِّنِ فِي الْحَدَائِقِ.

امام السری السقطی فرماتے ہیں: میں نے اپنی خدمت کے لیے ایک باندی خریدی، مدت تک وہ میری خدمت کرتی رہی اور اپنی روحانی حالت مجھ سے چھپاتی رہی، اُس کے لیے عبادت کی ایک جگہ متعین تھی، جہاں وہ نماز پڑھتی تھی۔ ایک رات میں نے دیکھا کہ وہ کبھی نماز پڑھتی ہے اور کبھی مناجات میں مشغول ہو جاتی ہے، پھر میں نے اُسے یہ کہتے ہوئے سنا: (یا اللہ) تجھ کو اس محبت کا واسطہ جو مجھ سے ہے، میرا فلاں فلاں کام کر دے۔ اس وقت میں نے با آواز بلند کہا: بی بی! ایسا نہ کہو، بلکہ یوں کہو کہ میری محبت کا واسطہ جو مجھے آپ سے ہے۔ کہنے لگی: میرے آقا! اگر اُس کو مجھ سے محبت نہ ہوتی تو آپ کو بٹھا کر مجھے نماز کے لیے کھڑا نہ کرتا۔ سری السقطی فرماتے ہیں: جب صبح ہوئی تو میں نے اسے بلا کر کہا: تو میری خدمت کے قابل نہیں، بلکہ اپنے سب سے بڑے مالک (اللہ تعالیٰ) ہی کی عبادت کے لائق ہے۔ جاؤ، آج سے تم اللہ تعالیٰ کی خاطر آزاد ہو۔ پھر میں نے اسے کچھ سامان دے کر آزاد کر دیا۔ (لیکن) ساری عمر اُس کی جدائی پر نادم رہا۔

اِسے ابن الملقن الانصاری نے 'حدائق الاولیاء' میں بیان کیا ہے۔

---

(۱) ابن الملقن في حدائق الأولياء، ۱/۲۱۱-۲۱۲۔

قَالَ الإِمَامُ سَهْلٌ: عَلَامَةُ الْحُبِّ إِيْثَارُهُ عَلٰى نَفْسِکَ، وَلَيْسَ كُلُّ مَنْ عَمِلَ بِطَاعَةِ اللهِ صَارَ حَبِيْبًا، وَإِنَّمَا الْحَبِيْبُ مَنِ اجْتَنَبَ الْمَنَاهِيَ.(١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ.

امام سہل التستری کا فرمان ہے: محبت کی علامت یہ ہے کہ محبوب کی خاطر نفس کی ہر خواہش قربان کر دی جائے۔ کوئی شخص صرف اللہ کی اطاعت کے کام کرنے سے اللہ کا محبوب نہیں بنتا بلکہ حقیقی حبیب وہی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں سے بھی مکمل اِجتناب کیا۔

اسے امام غزالی نے ’احیاء علوم الدین‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ سَهْلٌ: عَلَامَةُ حُبِّ اللهِ حُبُّ الْقُرْآنِ، وَعَلَامَةُ حُبِّ اللهِ وَحُبِّ الْقُرْآنِ، حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَامَةُ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ حُبُّ السُّنَّةِ، وَعَلَامَةُ حُبِّ السُّنَّةِ حُبُّ الْآخِرَةِ، وَعَلَامَةُ حُبِّ الْآخِرَةِ بُغْضُ الدُّنْيَا، وَعَلَامَةُ بُغْضِ الدُّنْيَا أَن لَّا يَأْخُذَ مِنْهَا إِلَّا زَادًا وَبُلْغَةً إِلَى الْآخِرَةِ.(٢)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام سہل التستری کا قول ہے: اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت یہ ہے کہ بندہ اُس کے کلام یعنی قرآن سے بھی محبت رکھے۔ اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بندہ اُس کے حبیب مکرم حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سنتِ مطہرہ سے محبت کی جائے (اور سنت کی پیروی کی جائے)۔ سنتِ مطہرہ سے

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٣١۔

(٢) المرجع نفسه، ٤/٣٣٢۔

محبت کی علامت یہ ہے کہ آخرت سے محبت رکھی جائے، اور آخرت سے محبت کی علامت یہ ہے کہ دنیا سے بے رغبتی اپنائی جائے۔ دنیا سے بے رغبتی کی علامت یہ ہے کہ اس میں سے اتنا حصہ ہی لیا جائے جو ناگزیر ہو اور سفرِ آخرت کے لیے ضروری ہو۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ بَعْضُ الْمَشَايِخِ: رَأَيْتُ شَابًّا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَدْ أَثَّرَ فِيْهِ الضَّرُّ وَالْجُوْعُ، فَأَدْرَكَتْنِي الرَّحْمَةُ عَلَيْهِ، وَكَانَ مَعِيَ مِائَةُ دِيْنَارٍ فِي صُرَّةٍ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، وَقُلْتُ: يَا حَبِيْبِي، اصْرِفْ هٰذَا فِي بَعْضِ حَوَائِجِکَ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيَّ، فَأَلْحَحْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا شَيْخُ، هٰذِهِ حَالَةٌ لَا أَبِيْعُهَا بِالْجَنَّةِ وَمَا فِيْهَا، وَهِيَ دَارُ الْجَلَالِ وَمَعْدِنُ الْقَرَارِ وَالْبَقَاءِ، فَكَيْفَ أَبِيْعُهَا بِثَمَنٍ بَخْسٍ. (١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

کسی اللہ والے نے فرمایا ہے: میں نے مسجد حرام میں ایک نوجوان کو دیکھا جس پر مصیبت اور بھوک کے اثرات نمایاں تھے۔ مجھے اس پر ترس آیا، میرے پاس تھیلی میں ایک سو دینار تھے، میں اس کے قریب گیا اور اُسے کہا: اے میرے دوست! ان دیناروں کو اپنی بعض ضرورتیں پوری کرنے میں صرف کرلو۔ اس نے میری طرف کوئی توجہ نہ دی، میں نے اس (پیشکش) پر اصرار کیا تو اس نے کہا: اے شیخ! میں اس حالتِ (فقر) کو جنت اور اس کی نعمتوں کے عوض بھی نہ بیچوں گا کیونکہ وہ جاہ و جلال اور قرار و بقا کی جگہ ہے۔ سو تمہارے ان چند ٹکوں کے بدلے اسے کیسے بیچ دوں!

اسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

---

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/٨٦۔

عَنْ الإِمَامِ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: خَرَجْتُ حَاجًّا فَإِذَا بِشَابٍّ يَمْشِي بِلَا زَادٍ وَلَا رَاحِلَةٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: أَيُّهَا الشَّابُّ مِنْ أَيْنَ؟ قَالَ: مِنْ عِنْدِهِ، قُلْتُ: وَإِلٰى أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَيْهِ، قُلْتُ: وَأَيْنَ الزَّادُ؟ قَالَ: عَلَيْهِ، قُلْتُ: إِنَّ الطَّرِيْقَ لَا يُقْطَعُ إِلَّا بِالْمَاءِ وَالزَّادِ، فَهَلْ مَعَكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، تَزَوَّدْتُ عِنْدَ خُرُوْجِي بِخَمْسَةِ أَحْرُفٍ، قُلْتُ: مَا هِيَ؟ قَالَ: ﴿كٓهيٓعٓصٓ﴾، قُلْتُ: وَمَا مَعْنَاهَا؟ قَالَ: الْكَافُ مِنَ الْكَافِيْ، وَالْهَاءُ مِنْ هَادِيْ، وَالْيَاءُ مِنْ مُؤْوِيْ، وَالْعَيْنُ مِنْ عَالِمٍ، وَالصَّادُ مِنْ صَاحِبٍ، فَمَنْ كَانَتْ صُحْبَتُهُ ذٰلِكَ لَا يَضِيْعُ وَلَا يَخْشٰى وَلَا يَحْتَاجُ إِلٰى حَمْلِ مَاءٍ وَزَادٍ، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ نَزَعْتُ قَمِيْصِي عَلٰى أَنْ أُلْبِسَهُ إِيَّاهُ، فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ، وَقَالَ: الْعُرْيُ خَيْرٌ مِنْ قَمِيْصِ الْفَنَاءِ، حَلَالُهَا حِسَابٌ وَحَرَامُهَا عَذَابٌ، وَكَانَ إِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ يَرْفَعُ رَأْسَهُ نَحْوَ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ: يَا مَنْ تَسُرُّهُ الطَّاعَاتُ وَلَا تَضُرُّهُ الْمَعَاصِي، هَبْ لِي مَا يَسُرُّكَ وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَضُرُّكَ، فَلَمَّا أَحْرَمَ النَّاسُ وَلَبُّوْا قُلْتُ: لِمَ لَا تُلَبِّي؟ فَقَالَ: يَا شَيْخُ، أَخْشٰى أَنْ أَقُوْلَ لَبَّيْكَ، فَيَقُوْلُ: لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ، لَا أَسْمَعُ كَلَامَكَ، وَلَا أَنْظُرُ إِلَيْكَ، ثُمَّ مَضٰى فَمَا رَأَيْتُهُ إِلَّا فِي مِنًى وَهُوَ يَقُوْلُ:

إِنَّ الْحَبِيْبَ الَّذِي يُرْضِيْهِ سَفْكُ دَمِي
دَمِي حَلَالٌ لَهُ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

ضَحَّى الْحَبِيبُ بِنَفْسِهِ يَوْمَ عِيْدِهِمْ
وَالنَّاسُ ضَحُّوا بِمِثْلِ الشَّاةِ وَالْغَنَمِ

لِلنَّاسِ حَجٌّ وَلِي حَجٌّ إِلٰى سَكَنِي
تُهْدِي الْأَضَاحِيَ وَأُهْدِي مُهْجَتِي وَدَمِي

ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ، إِنَّ النَّاسَ ذَبَحُوْا وَتَقَرَّبُوْا إِلَيْکَ، وَلَيْسَ لِي شَيْءٌ أَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَيْکَ سِوٰى نَفْسِي، فَتَقَبَّلْهَا مِنِّي.

ثُمَّ شَهِقَ شَهْقَةً فَخَرَّ مَيِّتًا، وَإِذَا بِقَائِلٍ يَقُوْلُ: هٰذَا حَبِيْبُ اللهِ، هٰذَا قَتِيْلُ اللهِ، قُتِلَ بِسَيْفِ اللهِ.

فَجَهَّزْتُهُ وَوَارَيْتُهُ، فَرَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي فَقُلْتُ: مَا فُعِلَ بِکَ؟ قَالَ: كَمَا فُعِلَ بِشُهَدَاءِ بَدْرٍ، قُتِلُوْا بِسَيْفِ الْكُفَّارِ، وَأَنَا قُتِلْتُ بِمَحَبَّةِ الْجَبَّارِ.[1]

ذَكَرَهُ ابْنُ الْمُلَقِّنِ فِي الْحَدَائِقِ.

امام مالک بن دینار فرماتے ہیں: میں حج کے لیے روانہ ہوا تو راستے میں ایک نوجوان کو دیکھا جو پیدل چل رہا تھا، اس کے پاس سواری تھی اور نہ ہی زادِ راہ، میں نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا، میں نے پوچھا: جوان کہاں سے آ رہے ہو؟ کہنے لگا: اُسی کے پاس سے۔ میں نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ کہا: اُسی کی طرف۔ میں نے پوچھا: زادِ راہ؟ کہا: اُسی کے ذمہ ہے۔ میں نے پوچھا: یہ راستہ بغیر زادِ راہ اور پانی کے طے نہیں ہوگا، تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا: میں نے سفر کے شروع میں پانچ حرفوں کو زادِ راہ کے طور پر اختیار کر لیا تھا۔ میں نے پوچھا: وہ پانچ حروف کون سے ہیں؟ کہا: اللہ

(١) ابن الملقن في حدائق الأولياء، ١/٢٠٨-٢٠٩۔

تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿کٓهٰيٰعٓصٓ﴾۔ میں نے پوچھا: اُن کے کیا معنٰی ہیں؟

کہنے لگا:

'ک' ...... **الْكَافِي** سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی کفایت کرنے والا ہے۔

'ھ' ...... **هَادِي** سے ہے یعنی (وہی) رہنمائی کرنیوالا ہے۔

'ی' ...... **مُؤْوِي** سے ہے یعنی (وہی) ٹھکانہ دینے والا ہے۔

'ع' ...... **عَالِم** سے ہے یعنی وہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

'ص' ...... صاحب سے ہے یعنی وہی رفیق و ہمدم ہے۔

لہٰذا جس شخص کا ساتھی کفایت کرنے والا، ہدایت دینے والا، جگہ دینے والا، باخبر اور صحبت سے نوازنے والا ہو وہ بھلا برباد ہوسکتا ہے، یا اُسے کسی بات کا خوف ہوسکتا ہے؟ کیا ایسا شخص بھی توشہ اور پانی لادتا پھرے!

امام مالک بن دینار فرماتے ہیں: میں نے اس کی گفتگو سن کر اپنا کرتہ اُس کو دینا چاہا، اُس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا: بڑے میاں! دنیا کے کُرتے سے ننگا رہنا اچھا ہے، کیونکہ دنیا کی حلال چیزوں کا حساب ہے اور حرام چیزوں پر عذاب۔

جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو وہ جوان اپنا منہ آسمان کی طرف اٹھا کر (یوں) دعا کرنے لگا: اے وہ پاک ذات جس کو بندوں کی اطاعت سے خوشی ہوتی ہے اور بندوں کے گناہوں سے اس کا کچھ نقصان نہیں ہوتا! مجھے وہ چیز عطا فرما جس سے تجھے خوشی ہوتی ہے اور وہ چیز معاف فرما جس سے تیرا کوئی نقصان نہیں ہوتا (یعنی گناہ معاف فرما دے)۔

اِس کے بعد جب لوگوں نے اِحرام باندھا اور لبیک کہا تو (اس کے چپ رہنے پر) میں نے پوچھا: تم تلبیہ کیوں نہیں پڑھتے؟ کہنے لگا: مجھے یہ ڈر ہے کہ میں لبیک کہوں، ادھر سے جواب آئے: '**لا لبیک ولا سعدیک**' نہ تیری لبیک معتبر، نہ تیری سعدیک معتبر، نہ میں تیرا کلام سنتا ہوں اور نہ ہی

تیری طرف التفات کرتا ہوں۔ پھر وہ چلا گیا، اس کے بعد میں نے پورے راستے میں اُس کو نہیں دیکھا، پھر وہ مجھے منیٰ میں نظر آیا، یہ اشعار پڑھ رہا تھا:

وہ محبوب جس کو میرا خون بہانا اچھا لگتا ہے، میرا خون اس کے لیے حرم میں بھی حلال ہے اور بیرونِ حرم بھی۔

عید کے دن لوگوں نے تو بھیڑ، بکری کی قربانی کی، لیکن اُس دن محبوب نے میری جان کی قربانی کی۔

لوگوں نے حج کیا مگر میرا حج اپنی سکون گاہ تک ہے، لوگوں نے (جانوروں کی) قربانیاں کیں، مگر میں اپنے خون اور جان کی قربانی کرتا ہوں۔

پھر اُس نے کہا: اے اللہ! لوگوں نے قربانی کے ذریعے تیرا قرب حاصل کیا، میرے پاس کوئی چیز قربانی کے لیے نہیں ہے، سوائے اپنی جان کے، میں اسی کو تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں تو اسے قبول فرما لے۔

اس کے بعد اُس نے ایک چیخ ماری اور وفات پا کر گر پڑا۔ غیب سے آواز آئی کہ یہ اللہ کا دوست ہے، اللہ کا قتیل (شہید) ہے، جو عشق اِلٰہی کی تلوار سے شہید ہوا ہے۔

امام مالک بن دینار فرماتے ہیں: میں نے اس کی تجہیز و تکفین کی اور رات بھر اُسی کے بارے میں پریشان اور متفکر رہا، اِسی دوران میں آنکھ لگ گئی تو خواب میں اس عاشقِ الٰہی کو دیکھا، میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: جو شہداء بدر کے ساتھ ہوا بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہوا۔ میں نے پوچھا: زیادہ کیسے؟ جواب دیا: وہ کافروں کی تلوار سے شہید ہوئے تھے اور میں اپنے مولا کے عشق کی تلوار سے شہید ہوا ہوں۔

اِسے ابن الملقن الانصاری نے 'حدائق الاولیاء' میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ ذِي النُّوْنِ الْمِصْرِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي جَبَلِ لُبْنَانَ فِي كَهْفٍ رَجُلاً أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ نَحِيْفًا وَهُوَ

يُصَلِّي، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ، فَرَدَّ السَّلامَ وَقَامَ إِلَى الصَّلاةِ فَمَا زَالَ رَاكِعاً وَسَاجِداً حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ أَسْنَدَ إِلَى حَجَرٍ وَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَلا يُكَلِّمُنِي، فَقَالَ لَهُ: رَحِمَكَ اللهُ ادْعُ اللهَ ﷻ لِي، فَقَالَ: آنَسَكَ اللهُ بِقُرْبِهِ، فَقُلْتُ: زِدْنِي، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، مَنْ آنَسَهُ بِقُرْبِهِ أَعْطَاهُ أَرْبَعَ خِصَالٍ: عِزًّا مِنْ غَيْرِ عَشِيْرَةٍ، وَعِلْمًا مِنْ غَيْرِ طَلَبٍ، وَغِنًى مِنْ غَيْرِ مَالٍ، وَأُنْسًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ، ثُمَّ شَهِقَ شَهْقَةً، فَلَمْ يُفِقْ إِلَّا بَعْدَ ثَلاثَةٍ.

فَقَالَ: وَقَدِ اسْتَوْحَشْتُ مِنْ مُلاقَاةِ الْمَخْلُوْقِيْنَ، وَأَنَسْتُ بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ، انْصَرِفْ عَنِّي بِسَلامٍ، فَقُلْتُ لَهُ: رَحِمَكَ اللهُ، وَقَفْتُ عَلَيْكَ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ رَجَاءَ الزِّيَارَةِ، وَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَحِبْ مَوْلاكَ، وَلا تُرِدْ بِحُبِّهِ بَدِيْلًا، فَالْمُحِبُّوْنَ للهِ هُمْ يَتَحَابُّوْنَ الْعِبَادَ وَعِلْمَ الزُّهَّادِ، وَهُمْ أَصْفِيَاءُ اللهِ وَأَحِبَّاؤُهُ وَعِبَادُهُ وَأَوْلِيَاؤُهُ، ثُمَّ صَرَخَ صَرْخَةً وَفَارَقَ الدُّنْيَا، فَمَا كَانَ إِلَّا هُنَيَّةً وَإِذَا بِجَمَاعَةٍ مِنَ الْعُبَّادِ يَنْحَدِرُوْنَ مِنَ الْجَبَلِ، فَتَوَلَّوْهُ حَتَّى وَارُوْهُ التُّرَابَ، فَسَأَلَ عَنِ اسْمِهِ فَقَالَ: شَيْبَانُ الْمُصَابُ.

وَكَانَ فُؤَادِي خَالِياً قَبْلَ حُبِّكُمْ
وَكَانَ يَذْكُرُ الْخَلْقَ يَلْهُوْ وَيَمْرَحُ

فَلَمَّا دَعَا قَلْبِي هَوَاكَ أَجَابَهُ
فَلَسْتُ أُرَاهُ عَنْ حُبِّكَ يَبْرَحُ

رُمِيْتُ بِبَيْنٍ مِنْکَ إِنْ کُنْتُ کَاذِبًا
وَإِنْ کُنْتُ فِي الدُّنْيَا بِغَيْرِکَ أَفْرَحُ

فَإِنْ شِئْتَ وَاصِلْنِي وَإِنْ شِئْتَ لَا تَصِلْ
فَلَسْتُ أَرٰی قَلْبِي بِغَيْرِکَ يَصْلُحُ[1]

ذَکَرَهُ ابْنُ الْمُلَقِّنِ فِي الْحَدَائِقِ.

امام ذو النون المصری فرماتے ہیں: میں نے لبنان کے پہاڑوں کی ایک غار میں ایک کمزور اور پراگندہ حال بزرگ کو نماز پڑھتے دیکھا جن کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے، نماز سے سلام پھیرنے کے بعد میں نے اُنہیں سلام کیا۔ اُنہوں نے سلام کا جواب دے کر پھر نماز شروع کر دی اور مسلسل نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ عصر کی نماز پڑھی، پھر ایک پتھر سے ٹیک لگا کر تسبیح پڑھنے لگے اور میرے ساتھ بات چیت نہ کی۔ میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، میرے لیے دعا کریں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے قرب سے مانوس فرمائے۔ میں نے عرض کیا: مزید دعا فرمائیں، فرمایا: بیٹے! جس کو وہ اپنے قرب سے مانوس فرماتا ہے اُسے چار خوبیاں عطا فرما دیتا ہے: (۱) بغیر خاندان کے سطوت و غلبہ؛ (۲) بلا طلب علم (علم لدنی)؛ (۳) بغیر مال کے غنا (دلِ بے نیاز)؛ (۴) بغیر محفل کے اُنس (خلوت میں جلوت)۔

پھر انہوں نے ایک چیخ ماری اور تین روز بعد اصل حالت میں آئے تو فرمایا: میں مخلوق سے ملنے سے وحشت محسوس کرتا ہوں، رب العالمین کے ساتھ مانوس ہوں، اللہ تعالیٰ تم کو سلامت رکھے؛ اب چلے جاؤ۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے، میں تو تین روز تک آپ سے ملاقات کی اُمید میں رہا۔ یہ کہتے ہوئے میں رونے لگا۔ انہوں نے فرمایا: اپنے مولیٰ سے محبت کرو اور اُس کی محبت کا بدل نہ چاہو۔ محبانِ خدا باہم محبت کرتے ہیں اور زاہدین کے

---

(۱) ابن الملقن في حدائق الأولياء، ۱/۲۰۳-۲۰۴۔

علم سے محبت رکھتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے چنیدہ، اُس کے محبوب، اُس کے بندے اور اس کے دوست ہیں۔ پھر ایک چیخ ماری اور دنیا کو خیر باد کہہ دیا۔ پھر زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ اچانک عبادت گزاروں کی جماعت پہاڑ سے اُترنے لگی، اُنہوں نے اُن کی تجہیز وتکفین اور تدفین کی۔ راوی نے (ان سے) اس بزرگ کا نام دریافت کیا تو جواب دیا: شیبان المصاب۔

میرا دل تمہاری محبت سے قبل خالی تھا تو مخلوق کی باتوں میں لگا رہتا۔

جب تیری محبت نے میرے دل کو آواز دی تو اس نے لبیک کہا۔ پس میں اپنے قلب کو تیری محبت سے آزاد نہیں پاتا۔

میں تیری بارگاہ سے دھتکار دیا جاؤں، اگر میں کذب بیانی کروں اور اگر دنیا میں تیرے علاوہ خوش ہوں۔

لہٰذا تو مجھے اپنا وصل دے یا فراق، میرا دل تیرے علاوہ قرار نہیں پکڑتا۔

اِسے امام ابن الملقن الانصاری نے 'حدائق الاولیاء' میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ ذِي النُّوْنِ أَيْضًا، قَالَ: كُنْتُ فِي الطَّوَافِ فَسَمِعْتُ صَوْتاً حَزِيْناً، وَإِذَا جَارِيَةٌ مُتَعَلِّقَةٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ وَهِيَ تَقُوْلُ: سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ، بِحُبِّكَ لِي إِلَّا مَا غَفَرْتَ لِي، قَالَ: فَتَعَاظَمَنِي ذٰلِكَ وَقُلْتُ: يَا جَارِيَةُ، أَمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَقُوْلِي بِحُبِّي لَكَ، حَتّٰى تَقُوْلِي بِحُبِّكَ لِي؟ فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي يَا ذَا النُّوْنِ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا أَحَبَّهُمْ قَبْلَ أَنْ يُحِبُّوْهُ؟ أَمَا سَمِعْتَ اللهَ يَقُوْلُ: ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ﴾ [المائدة، ٥/٥٤]. **فَسَبَقَتْ مَحَبَّتُهُ لَهُمْ قَبْلَ مَحَبَّتِهِمْ لَهُ.**(١)

---

(١) ابن الجوزي في صفة الصفوة، ٤/٤١٨، الرقم/٩٧٥، وابن الملقن في حدائق الأولياء، ١/٢١١۔

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي صِفَةِ الصَّفْوَةِ وَابْنُ الْمُلَقِّنِ فِي الْحَدَائِقِ.

امام ذو النون المصری فرماتے ہیں: میں (خانہ کعبہ کا) طواف کر رہا تھا کہ ایک درد بھری آواز سنی، دیکھا تو ایک لڑکی غلافِ کعبہ سے لپٹ کر پکار رہی تھی: اے میرے سردار اور میرے مالک! تجھے مجھ سے محبت کا واسطہ ہے کہ میری مغفرت فرما دے۔ فرماتے ہیں: مجھے یہ الفاظ ادب کے خلاف محسوس ہوئے تو میں نے کہا: اے لڑکی! کیا اتنا کافی نہیں کہ تو یوں کہے: مجھے جو تجھ سے محبت ہے (اس کے طفیل میری مغفرت فرما دے)۔ وہ کہنے لگی: اے ذو النون! ہٹ جایئے کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کی اس سے محبت سے پہلے وہ خود ان سے محبت فرماتا ہے۔ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ﴾ 'عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے'؟ یہاں اللہ کی محبت کا ذکر بندوں کی محبت سے پہلے ہے۔

اِسے علامہ ابن الجوزی نے صفة الصفوة میں اور ابن الملقن الانصاری نے 'حدائق الاولیاء' میں بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الإِمَامُ ذُو النُّوْنِ: لَقِيْتُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِي امْرَأَةً تُشِيْرُ إِلَى الْمَحَبَّةِ، فَسَأَلْتُهَا عَنْ غَايَةِ الْمَحَبَّةِ، فَقَالَتْ: لَا غَايَةَ لِلْمَحَبَّةِ. قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَتْ: لِأَنَّهُ لَا غَايَةَ لِلْمَحْبُوْبِ.(١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ذو النون مصری فرماتے ہیں: ایک سفر کے دوران میری ملاقات ایک خاتون سے ہوئی جو محبت کے مفاہیم کی وضاحت کر رہی تھی، میں نے اُس سے

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٦۔

پوچھا: محبت کی انتہا کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: محبت کی کوئی انتہاء نہیں۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ اس نے کہا: اس لیے کہ محبوبِ حقیقی کے حسنِ ذات و صفات کی کوئی انتہا نہیں۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الإِمَامُ ذُو النُّوْنِ: اَلْمَحَبَّةُ، خَوْفُ تَرْكِ الْحُرْمَةِ، مَعَ إِقَامَةِ الْخِدْمَةِ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ذو النون فرماتے ہیں: خدمت پر قائم رہتے ہوئے ادب کے ترک ہو جانے کا کھٹکا لگا رہنا محبت کہلاتا ہے۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الشِّبْلِيُّ: اَلْمَحَبَّةُ إِيْثَارُ مَا تُحِبُّ لِمَنْ تُحِبُّ. (٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام الشبلی فرماتے ہیں: اپنی پسند پر اپنے محبوب کی پسند کو ترجیح دینا محبت ہے۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْفُضَيْلُ: عَامَّةُ الزُّهْدِ فِي النَّاسِ – يَعْنِي إِذَا لَمْ يُحِبَّ ثَنَاءَ النَّاسِ عَلَيْهِ وَلَمْ يُبَالِ بِمَذَمَّتِهِمْ. إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تُعْرَفَ فَافْعَلْ، وَمَا عَلَيْكَ إِنْ لَمْ يُثْنَ عَلَيْكَ، وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُوْنَ مَذْمُوْمًا عِنْدَ النَّاسِ إِذَا كُنْتَ عِنْدَ اللهِ مَحْمُوْدًا. مَنْ أَحَبَّ

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٦۔

(٢) المرجع نفسه۔

أَنْ يُذْكَرَ لَمْ يُذْكَرْ وَمَنْ كَرِهَ أَنْ يُذْكَرَ ذُكِرَ.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام فضیل بن عیاض فرماتے ہیں: لوگوں سے عمومی بے رغبتی یہ ہے کہ کوئی شخص نہ تو لوگوں کی زبان سے اپنی تعریف کو پسند کرے اور نہ ہی لوگوں کی طرف سے اپنی مذمت کی پروا کرے۔ اگر تو شہرت سے بچنے کی قدرت رکھتا ہے تو ایسا ضرور کر۔ کیونکہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محمود ہے تو پھر تجھے لوگوں کی زبان سے اپنی تعریف کی کیوں فکر ہے؟ اور (اِسی طرح جب تو اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ ہے تو لوگوں کی) مذمت کی کیوں پروا کرتا ہے؟ اس لیے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا تذکرہ کیا جائے (نظامِ قدرت کے تحت) اس کا تذکرہ نہیں کیا جاتا اور جو شخص نہیں چاہتا کہ لوگوں میں اس کا تذکرہ کیا جائے اس کا (نظامِ قدرت کے تحت) تذکرہ کیا جاتا ہے۔

اسے امام ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْفُضَيْلُ: عَامِلُوا اللهَ ﷻ بِالصِّدْقِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، فَإِنَّ الرَّفِيْعَ مَنْ رَفَعَهُ اللهُ وَإِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا أَسْكَنَ مَحَبَّتَهُ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ.(٢)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الرِّقَّةِ.

امام فضیل بن عیاض کا قول ہے: باطن اور ظاہر (ہر حال) میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق کا معاملہ کرو۔ بے شک عالی مرتبت وہی ہے جس کا رتبہ اللہ

---

(١) أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٨٨، وأبو يعلى في طبقات الحنابلة، ٢/١٥، وابن مفلح في الآداب الشرعية، ٢/٢٣٣، وابن قدامة في الرقة والبكاء/٢٠٨، الرقم/٢٣٧۔

(٢) أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٨٨، وابن قدامة في الرقة والبكاء/٢٠٨، الرقم/٢٣٨۔

تعالیٰ بلند کرے اور جب کسی بندے سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے تو اس کی محبت کو لوگوں کے دلوں میں بسا دیتا ہے۔

اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے اور ابن قدامہ نے ’الرقۃ والبکاء‘ میں بیان کیا ہے۔

وَكَانَ الإِمَامُ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ يَقُوْلُ: إِلٰهِي لَوْ عَذَّبْتَنِي بِالنَّارِ لَمْ يَخْرُجْ حُبُّکَ مِنْ قَلْبِي. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام فضیل بن عیاض فرمایا کرتے تھے: الٰہی (میرے محبوب)! اگر تو مجھے آگ کا عذاب بھی دے گا تو بھی میرے قلب سے تیری محبت نہیں جائے گی۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

وَسُئِلَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْمَحَبَّةِ، فَقَالَ: هِيَ أَنْ تُؤْثِرَ اللهَ سُبْحَانَهُ عَلٰى مَنْ سِوَاهُ. (٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام فضیل بن عیاض سے محبت کے متعلق پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: محبت یہ ہے کہ تم اللہ ﷻ کو اُس کے ہر ماسوا پر ترجیح دو۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ مَعْرُوْفٌ عَنِ الْمَحَبَّةِ، فَقَالَ: اَلْمَحَبَّةُ لَيْسَتْ مِنْ تَعْلِيْمِ الْخَلْقِ، إِنَّمَا هِيَ مِنْ مَوَاهِبِ الْحَقِّ وَفَضْلِهِ. (٣)

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٨۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٦٢۔

(٣) السّلمي في طبقات الصّوفية/٨٩۔

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام معروف کرخی سے (حصولِ) محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ (محبت) مخلوق کے سکھانے سے نہیں ملتی، (بلکہ) یہ حق تعالیٰ کی عطا اور فضل سے نصیب ہوتی ہے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

وَسُئِلَ إِبْرَاهِيْمُ الْخَوَّاصُ عَنِ الْمَحَبَّةِ؟ فَقَالَ: مَحْوُ الإِرَادَاتِ، وَاحْتِرَاقُ جَمِيْعِ الصِّفَاتِ وَالْحَاجَاتِ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابراہیم الخواص سے محبت کے متعلق پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اپنے ارادوں کو (محبوب کے ارادے میں) محو کر دینا اور (محبوب کے سوا) تمام اَوصاف و حاجات کا (دل سے) مٹ جانا محبت کہلاتا ہے۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الإِمَامُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَدْهَمَ: إِلٰهِي تَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا تَزِنُ عِنْدِي جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ فِي جَنْبِ مَا أَكْرَمْتَنِي مِنْ مَحَبَّتِکَ، وَآنَسْتَنِي بِذِكْرِکَ وَفَرَّغْتَنِي لِلتَّفَكُّرِ فِي عَظَمَتِکَ. (٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابراہیم بن ادہم نے عرض کیا: اے میرے معبود! تو جانتا ہے کہ تو نے مجھے اپنی محبت کا شرف بخشا، اپنے ذکر سے مجھے مانوس کیا اور اپنی شانِ عظمت میں غور و فکر کے لیے میرے دل کو فکرِ غیر سے اس قدر خالی کر دیا کہ اس کے مقابل جنت بھی میرے نزدیک مچھر کے پر کے برابر اہمیت نہیں رکھتی۔

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٦٢۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٥٨۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَدْهَمَ: إِنِّي لَأَسْتَحْيِ أَنْ يَّكُوْنَ غَايَةُ هِمَّتِي مَخْلُوْقًا، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى لِبَعْضِ أَنْبِيَائِهِ: مَنْ أَرَادَنَا لَمْ يُرِدْ سِوَانَا. (١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

امام ابراہیم بن ادہم بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات سے حیاء آتی ہے کہ میرا سارے کا سارا سروکار مخلوق ہو، اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کو فرمایا: جو ہمیں چاہتا ہے وہ ہمارے سوا کسی کو نہیں چاہتا۔

اسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عَطَاءٍ الْأَدَمِيُّ: مَتٰى ظَهَرَتْ عَلٰى عَبْدٍ الْآخِرَةُ، فَنِيَتْ فِي جَنْبِهَا الدُّنْيَا، وَبَقِيَ الْعَبْدُ مَعَ دَارِ الْبَقَاءِ، وَمَتٰى ظَهَرَتْ عَلَى الْعَبْدِ مُشَاهَدَةُ الْحَقِّ تَعَالٰى، فَنِيَ عِنْدَهُ مَا دُوْنَ الْحَقِّ، وَبَقِيَ الْعَبْدُ مَعَ الْحَقِّ. (٢)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

امام ابو عباس بن عطا الادمی نے فرمایا: جب بندے پر (فکرِ) آخرت غالب آ جاتی ہے، تو اس کے پہلو (دل) میں (موجود حُبِّ) دنیا فنا ہو جاتی ہے، چنانچہ بندہ دار البقاء (آخرت) کی فکر کے ساتھ باقی رہتا ہے (لیکن) جب بندے پر حق تعالیٰ کا مشاہدہ غالب آ جاتا ہے تو اس کے ہاں غیر اللہ کا ہر نقش فنا ہو جاتا ہے، پھر بندہ (فقط) حق کے ساتھ باقی رہتا ہے (یعنی اس کے فکر وعمل کا محور حق تعالیٰ بن جاتا ہے)۔

---

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/٨٦۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٩٨۔

اسے امام الرفاعی نے 'حالة أهل الحقيقة مع الله' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ: حَقِيْقَةُ الْمَحَبَّةِ أَنْ تَهَبَ كُلَّکَ لِمَنْ أَحْبَبْتَ، فَلَا يَبْقٰى لَکَ مِنْکَ شَيْءٌ. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابوعبد اللہ القرشی نے فرمایا: محبت کی حقیقت یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو کلیتًا محبوب کو اس طرح ہبہ کر دے کہ تیرے پاس اپنی ذات میں سے بھی کچھ بھی اپنے لیے باقی نہ رہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالة القشيرية' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُو الْحُسَيْنِ: مَخَافَةُ خَوْفِ الْقَطِيْعَةِ أَذْبَلَتْ نُفُوْسَ الْمُحِبِّيْنَ وَأَحْرَقَتْ أَكْبَادَ الْعَارِفِيْنَ، وَأَسْهَرَتْ لَيْلَ الْعَابِدِيْنَ، وَأَظْمَأَتْ نَهَارَ الزَّاهِدِيْنَ، وَأَكْثَرَتْ بُكَاءَ التَّائِبِيْنَ، وَنَغَّصَتْ حَيَاةَ الْخَائِفِيْنَ. (٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو الحسین الورّاق نے فرمایا: محبوبِ حقیقی سے تعلق ٹوٹ جانے کے خوف نے محبت کرنے والوں کے نفوس پگھلا دیے اور عارفوں کے جگر جلا دیے، اور عبادت گزاروں کی راتوں کو بیدار کر دیا (یعنی انہیں قائم اللیل بنا دیا) اور زاہدوں کے دن کو پیاسا بنا دیا (یعنی انہیں صائم النہار بنا دیا) اور توبہ کرنے والوں کو آہ و بکا کی کثرت عطا کر دی اور ڈرنے والوں کو زندگی کی خوشگواری بُھلا دی ہے۔

اسے امام السلمی نے 'طبقات الصوفية' میں روایت کیا ہے۔

---

(١) القشيري في الرسالة/٣٢١۔

(٢) السّلمي في طبقات الصّوفية/٣٠٠۔

قَالَ الإِمَامُ عَبْدُ اللهِ الْأَنصَارِيُّ: سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ الْقِيَامَةَ قَدْ قَامَتْ وَشَخْصٌ قَائِمٌ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَقُوْلُ الْحَقُّ، سُبْحَانَهُ: يَا مَلَائِكَتِي، مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: اَللهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: هٰذَا مَعْرُوْفٌ الْكَرْخِيُّ سَكِرٌ مِنْ حُبِّي فَـلَا يُفِيْقُ إِلَّا بِلِقَائِي.(۱)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام عبد الله الانصاری نے فرمایا: میں نے حضرت حسین الانصاری کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت بپا ہے اور ایک شخص عرش کے نیچے کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے: یہ کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اللہ کو بہتر معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ معروف کرخی ہے، یہ میری محبت میں مدہوش ہے، اب وہ میری ملاقات کے بغیر ہوش میں نہیں آ سکتا۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالة القشيرية‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ الرَّازِيُّ: عَلٰى قَدْرِ حُبِّکَ اللهَ تَعَالٰى يُحِبُّکَ الْخَلْقُ، وَبِقَدْرِ خَوْفِکَ مِنَ اللهِ تَعَالٰى يَهَابُکَ الْخَلْقُ، وَعَلٰى قَدْرِ شُغْلِکَ بِاللهِ يَشْتَغِلُ فِيْ أَمْرِکَ الْخَلْقُ.(۲)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام یحییٰ بن معاذ الرازی نے فرمایا: جس قدر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرو گے اسی قدر مخلوقِ خدا تم سے محبت کرے گی اور جس قدر تم اللہ سے خوف کھاؤ گے اسی طرح مخلوق خدا تم سے خوف کھائے گی اور جس قدر اللہ کے احکام کی

(۱) القشيري في الرسالة/۳۳۱۔

(۲) السّلمي في طبقات الصّوفية/۱۱۱۔

پابندی کرو گے اسی قدر مخلوق خدا تمہارے حکم کی تعمیل کرے گی۔

اسے امام السلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

سُئِلَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ عَنِ الْمَحَبَّةِ، فَقَالَ: هِيَ مَا لَا تَزِيْدُ بِالْبِرِّ، وَلَا تَنْقُصُ بِالْجَفَا. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام یحییٰ بن معاذ الرازی سے محبت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ تعلق جو حسنِ سلوک سے بڑھے نہ جفا سے گھٹے، اُسی کا نام محبت ہے۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

حُكِيَ عَنِ الْإِمَامِ يَحْيَى بْنِ مُعَاذٍ الرَّازِيِّ أَنَّهُ قَالَ: عَفْوُهُ يَسْتَغْرِقُ الذُّنُوْبَ، فَكَيْفَ رِضْوَانُهُ، وَرِضْوَانُهُ يَسْتَغْرِقُ الْآمَالَ فَكَيْفَ حُبُّهُ، وَحُبُّهُ يُدْهِشُ الْعُقُوْلَ فَكَيْفَ وُدُّهُ، وَوُدُّهُ يُنْسِي مَا دُوْنَهُ فَكَيْفَ لُطْفُهُ. (٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام یحییٰ بن معاذ الرازی سے منقول ہے، انہوں نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر گناہوں کو مٹا دیتا ہے تو پھر اُس کی رضا کا عالم کیا ہوگا! جب اُس کی رضا (غیر اللہ سے) توقعات اور امیدوں کو فنا کر دیتی ہے تو اُس کی محبت کا مقام کیا ہوگا! جب اُس کی محبت عقلوں کو حیرت میں ڈال دیتی ہے تو اُس کی مودّت کی کیفیت کیا ہوگی اور جب اُس کی مودت اُس کے ماسوا کو بھلا دیتی ہے تو اُس کے لطف و کرم کا عالم کیا ہوگا!

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٨۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٦٤۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ سُفْيَانُ: مَنْ أَحَبَّ مَنْ يُحِبَّ اللهَ تَعَالٰى فَإِنَّمَا أَحَبَّ اللهَ، وَمَنْ أَكْرَمَ مَنْ يُكْرِمُ اللهَ تَعَالٰى فَإِنَّمَا يُكْرِمُ اللهَ.(١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام سفیان الثوری کا فرمان ہے: جس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے سے محبت کی تو گویا اُس نے اللہ سے ہی محبت کی، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی تکریم کرنے والے کی عزت کی گویا اُس نے اللہ تعالیٰ کی ہی تکریم کی۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ جَعْفَرٌ: سَمِعْتُ الإِمَامَ سَمْنُوْنَ يَقُوْلُ: ذَهَبَ الْمُحِبُّوْنَ لِلّٰهِ تَعَالٰى بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ، فَهُمْ مَعَ اللهِ تَعَالٰى.(٢)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

جعفر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے امام سمنون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ سے خالص محبت کرنے والے دنیا و آخرت کا سارا شرف لے گئے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: انسان اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہو۔ لہٰذا اللہ سے محبت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالة القشيرية' میں روایت کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ سَمْنُوْنُ عَنِ الْمَحَبَّةِ، فَقَالَ: صَفَاءُ الْوُدِّ مَعَ دَوَامِ

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٢٩٥۔

(٢) القشيري في الرسالة/٣٢٢۔

الذِّكْرِ، يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاO﴾ [الأحزاب، ٣٣/ ٤١]. وَيَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهٖ.(١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام سمنون سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اخلاص کے ساتھ ساتھ محبوب کے ذکر میں ہمہ وقت مشغول رہنا محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاO﴾ ’اے ایمان والو! تم اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کروo‘۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جو جس شے سے محبت کرتا ہے، اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: اَلْمَحَبَّةُ مَحَبَّةُ إِيْثَارٍ، وَهِيَ عَلٰی أَرْبَعَةِ مَعَانٍ، أَحَدُهَا: دَوَامُ الذِّكْرِ بِالْقَلْبِ وَالْفَرَحِ، وَالثَّانِي: شِدَّةُ الِاسْتِئْنَاسِ بِهٖ. وَالثَّالِثُ: قَطْعُ الِاشْتِغَالِ عَنْ كُلِّ قَاطِعٍ يَقْطَعُهُ عَنْهُ، وَالرَّابِعُ: إِيْثَارُهُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَعَلٰی جَمِيْعِ مَا سِوَاهُ، كَمَا قَالَ اللهُ سُبْحَانَهٗ: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ٝاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی يَاْتِيَ اللهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَO﴾ [التوبة، ٩/ ٢٤].(٢)

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/ ٦٠.

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/ ٦٣.

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام محمد بن فضل فرماتے ہیں: حقیقی محبت، ایثار پر مبنی محبت ہی ہوتی ہے اور اس کے چار معانی ہیں:

۱۔ فرحت کے ساتھ قلبی ذکر پر ہمیشگی

۲۔ محبوب سے اُنس کی شدید خواہش

۳۔ محبت کی راہ میں رکاوٹ بننے والی تمام مشغولیات سے قطع تعلقی

۴۔ محبوب کو خود پر اور تمام ماسوا پر ترجیح دینا۔

جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۝﴾ '(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکمِ (عذاب) لے آئے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا۝'۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ هَرِمُ بْنُ حَيَّانَ: الْمُؤْمِنُ إِذَا عَرَفَ رَبَّهُ ﷻ أَحَبَّهُ، وَإِذَا أَحَبَّهُ أَقْبَلَ إِلَيْهِ، وَإِذَا وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِقْبَالِ إِلَيْهِ لَمْ يَنْظُرْ إِلَى الدُّنْيَا بِعَيْنِ الشَّهْوَةِ، وَلَمْ يَنْظُرْ إِلَى الآخِرَةِ عَيْنَ الرَّغْبَةِ.(۱)

---

(۱) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٦٣۔

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ہرم بن حیان فرماتے ہیں: مومن جب اپنے رب کو پہچان لیتا ہے تو اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور جب وہ اس سے محبت کرتا ہے تو اُسی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور جب وہ اس توجہ کی حلاوت کو پا لیتا ہے تو پھر دنیا کو چاہت کی آنکھ سے نہیں دیکھتا اور آخرت کی طرف رغبت کی آنکھ سے نہیں دیکھتا۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ النَّبَاجِيُّ: أَفْضَلُ نِعَمِ اللهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ مَا أَلْهَمَهُمْ مِنْ حُبِّهٖ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابو عبد اللہ النباجی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا افضل ترین انعام ان بندوں پر ہے جن کے دل میں وہ اپنی محبت ڈال دیتا ہے۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ يُوْسُفُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُبِّ، فَقَالَ: أَشَدُّهُمْ حُبًّا ِللهِ أَشَدُّهُمْ لَهٗ تَذَلُّـلًا، وَأَكْثَرُهُمْ شَفَقَةً وَنَصِيْحَةً لِخَلْقِ اللهِ أَجْمَعِيْنَ. (٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام یوسف بن حسین سے محبت کے متعلق پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے شدید محبت کرنے والا وہ ہے جو اُس کے لیے بہت زیادہ عاجزی کرنے والا ہو اور تمام خلقِ خدا پر سب سے زیادہ شفقت اور خیر خواہی کرنے والا ہو۔

---

(١) المرجع نفسه، ص/٦٠۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٦١۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْمَكِّيُّ عَنِ الْمَحَبَّةِ، فَقَالَ: سُمِّيَتِ الْمَحَبَّةُ مَحَبَّةً لِأَنَّهَا تَمْحُوْ مِنَ الْقَلْبِ مَا سِوَاهَا. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام عمرو بن عثمان مکی سے محبت کے متعلق سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: محبت کو محبت کہتے ہی اس لیے ہیں کہ وہ قلب سے محبوب کے ماسوا ہر شے کو مٹا دیتی ہے۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَتْ رَابِعَةُ الْبَصْرِيَّةُ: إِلٰهِي هِمَّتِي وَمُرَادِي فِي الدُّنْيَا مِنَ الدُّنْيَا ذِكْرُكَ، وَفِي الْآخِرَةِ مِنَ الْآخِرَةِ رُؤْيَتُكَ، ثُمَّ افْعَلْ بَيْنَهُمَا مَا شِئْتَ. (٢)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

حضرت رابعہ بصریہ نے دعا کی: اے میرے معبود! دنیا میں (رہتے ہوئے) دنیا سے میرا مقصود صرف تیری یاد ہے، اور آخرت میں اُخروی (نعمتوں میں سے) میرا مقصود صرف تیرے دیدار کا حصول ہے۔ یہ دونوں مقصود حاصل ہوجائیں تو پھر دنیا و آخرت کے درمیان (باقی معاملات میں) وہی کر جو تیری مشیت ہے۔

اسے امام الرفاعی نے 'حالة أهل الحقيقة مع الله' میں بیان کیا ہے۔

وَقَالَتْ رَابِعَةُ يَوْمًا: مَنْ يَدُلُّنَا عَلٰى حَبِيْبِنَا؟ فَقَالَتْ خَادِمَةٌ لَهَا:

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٧۔

(٢) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/٩٧۔

حَبِيْبُنَا مَعَنَا، وَلٰكِنِ الدُّنْيَا قَطَعَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

ایک روز حضرت رابعہ بصریہ نے فرمایا: ہمیں ہمارے محبوب کے بارے میں خبر کون دے گا؟ اُن کی خادمہ نے عرض کیا: ہمارا محبوب تو ہمارے ساتھ ہے، لیکن دنیا کی محبت نے ہمارے اور اُس کے درمیان قلبی رابطہ کاٹ دیا ہے۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ أَبِي الْجَوَّالِ الْمَغْرِبِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَجُلٍ صَالِحٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَإِذَا شَابٌّ قَدْ طَلَعَ عَلَيْنَا، وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ يَقْذِفُوْنَهُ بِالْحِجَارَةِ وَيَقُوْلُوْنَ: مَجْنُوْنٌ. فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ يُنَادِي: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي مِنْ هٰذِهِ الدَّارِ. وَهٰكَذَا كَمَا رُوِيَ فِي صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَنَسٍ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ’لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّياً لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي. فَقُلْتُ: هٰذَا كَلَامٌ حَكِيْمٌ، فَمِنْ أَيْنَ لَکَ هٰذِهِ الْحِكْمَةُ؟ فَقَالَ: مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ الْخِدْمَةَ أَوْرَثَهُ طَرِيْقَ الْحِكْمَةِ.

قَالَ: فَقُلْتُ: أَحْسَنْتَ، لَقَدْ غَلِطَ مَنْ سَمَّاکَ مَجْنُوْنًا، فَنَظَرَ إِلَيَّ وَبَكٰى وَقَالَ: أَوَلَا تَسْأَلُنِي عَنِ الْقَوْمِ كَيْفَ وَصَلُوْا فَاتَّصَلُوْا؟ قُلْتُ: بَلٰى أَخْبِرْنِي، فَقَالَ: طَهَّرُوا الْأَخْلَاقَ، وَرَضُوْا

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٧۔

مِنْهُ بِيَسِيْرِ الْأَرْزَاقِ، وَهَامُوْا مِنْ مَحَبَّتِهٖ فِي الآفَاقِ، وَاتَّزَرُوْا بِالصِّدْقِ، وَارْتَدَوْا بِالْإِشْفَاقِ، وَبَاعُوا الْعَاجِلَ الْفَانِيَ بِالآجِلِ الْبَاقِي، وَرَكِبُوْا فِي مِيْدَانِ السِّبَاقِ، وَشَمَّرُوْا تَشْمِيْرَ الْجَهَابِذَةِ الْحُذَّاقِ حَتّٰى اتَّصَلُوْا بِالْوَاحِدِ الرَّزَّاقِ، فَشَرَّدَهُمْ فِي الشَّوَاهِقِ، وَغَيَّبَهُمْ عَنِ الْخَلَائِقِ، لَا يَأْوِيْهِمْ دَارٌ، وَلَا يَقْرُبُهُمْ قَرَارٌ، فَالنَّظَرُ إِلَيْهِمْ اعْتِبَارٌ، وَمَحَبَّتُهُمْ افْتِخَارٌ، وَهُمْ صَفْوَةُ الْأَبْرَارِ، وَرُهْبَانُ أَحْبَارٍ، مَدَحَهُمُ الْجَبَّارُ، وَوَصَفَهُمُ النَّبِيُّ الْمُخْتَارُ، إِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا، وَإِنْ غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَإِنْ مَاتُوْا لَمْ يُشْهَدُوْا، قَالَ: فَأُنْسِيتُ الدُّنْيَا عِنْدَ حَدِيْثِهٖ، ثُمَّ وَلّٰى هَارِباً، وَأَنَا مُتَأَسِّفٌ عَلَيْهِ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْمُلَقِّنِ فِي الْحَدَائِقِ.

امام ابو جوال المغربی فرماتے ہیں: میں ایک صالح شخص کے ساتھ بیت المقدس میں بیٹھا تھا، اچانک ایک نوجوان ہمارے سامنے آیا جسے بچوں نے گھیر رکھا تھا اور اسے پتھر مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے: یہ دیوانہ ہے۔ وہ مسجد میں داخل ہو کر یوں دعا کرنے لگا: اے اللہ! اس دنیا میں مجھ پر رحم فرما۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے، اگر موت کی آرزو ناگزیر ہو تو یوں کہے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھے موت دے۔

میں نے کہا: یہ تو داناؤں کا کلام ہے، تو نے یہ حکمت کہاں سے حاصل کی؟ اُس نے کہا: جو عبادت کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لے وہ اُسے طریقِ حکمت

(١) ابن الملقن في حدائق الأولياء، ١/٢٠٤-٢٠٦۔

کا وارث بنا دیتا ہے۔ میں نے کہا: بہت خوب، جو تجھے مجنون کہتا ہے وہ غلطی پر ہے، وہ میری طرف دیکھ کر رو پڑا اور کہا: کیا آپ مجھ سے اہل اللہ کے بارے میں نہیں پوچھیں گے کہ انہوں نے کیسے محبوب حقیقی سے تعلق قائم رکھا تو وصال سے بہرہ ور ہو گئے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں، بتائیے؟ کہنے لگا: اُنہوں نے اپنے اخلاق کو پاکیزہ کر لیا، اپنے رازق کی تھوڑی عطا پر خوش رہے، آفاق میں اس کی محبت میں سرگرداں رہے، سچائی کا لباس زیب تن کیا، اُس کی نافرمانی سے کنارہ کش رہے، باقی کو فانی پر ترجیح دی، مسابقت کے میدان میں شہ سواری کی، بڑے ماہر تجربہ کاروں کی طرح (خیر و بھلائی کے لیے) کمر بستہ رہے تو واحد رزاق کو پا لیا، پھر اُس (جل جلالہ) نے اُنہیں آزمائش میں ڈالا، مخلوق سے ان کا مقام پوشیدہ کر دیا، چنانچہ کوئی گھر انہیں پناہ دینے کے لیے تیار نہیں، سکون کو ان کے قریب نہیں آنے دیا۔ انہیں دیکھنا باعثِ عبرت اور ان کی محبت باعثِ فخر ہے، وہ نیکو کاروں میں سے برگزیدہ ہیں، دنیا سے کنارہ کش بڑے عالم ہیں، جبار (اللہ تعالیٰ) نے ان کی تعریف کی ہے، نبی مختار ﷺ نے اُن کے اوصاف بیان فرمائے ہیں، اگر وہ سامنے ہوں تو پہچانے نہیں جاتے، اگر غائب ہوں تو ان کی کمی محسوس نہیں کی جاتی اور اگر انتقال کر جائیں تو ان کے جنازے میں کوئی شریک نہیں ہوتا۔ امام جوال المغربی فرماتے ہیں: جب وہ بات کر رہے تھے تو میں دنیا کو فراموش کر چکا تھا، پھر وہ نوجوان منہ موڑ کر تیزی سے چلا گیا اور میں کفِ اَفسوس ملتا رہ گیا۔

اِسے ابن الملقن انصاری نے 'حدائق الاولیاء' میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ: حَجَجْتُ مَرَّةً، فَبَيْنَا أَنَا أَدُوْرُ فِي شَوَارِعِ مَكَّةَ، وَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ قَابِضٍ عَلٰى يَدِ جَارِيَةٍ مُتَغَيِّرٍ لَوْنُهَا، نَحَلَ جِسْمُهَا، وَعَلٰى وَجْهِهَا نُوْرٌ سَاطِعٌ وَضِيَاءٌ لَامِعٌ، وَهُوَ يُنَادِي: هَلْ مِنْ طَالِبٍ؟ هَلْ مِنْ رَاغِبٍ؟ هَلْ

مِنْ زَايِدٍ عَلٰى عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا؟ وَأَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ.

قَالَ: فَدَنَوْتُ مِنْهُ، قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: اعْلَمْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ مَهْمُوْمَةٌ؛ قَائِمَةٌ لَيْلَهَا صَائِمَةٌ نَهَارَهَا، لا تَأْكُلُ طَعَاماً وَلا تَشْرَبُ مُدَامًا قَدْ أَلِفَتِ الْإِنْفِرَادَ وَالْوَحْدَةَ فِي كُلِّ أَرْضٍ وَبَلْدَةٍ، فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلامَهُ أَحْبَبْتُهَا فَاشْتَرَيْتُهَا وَرُحْتُ بِهَا إِلٰى مَنْزِلِي فَرَأَيْتُهَا مُطْرَقِةً إِلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيَّ وَقَالَتْ: يَا مَوْلَايَ الصَّغِيْرَ، مِنْ أَيْنَ أَنْتَ، يَرْحَمُكَ اللهُ؟ قُلْتُ: مِنَ الْعِرَاقِ، قَالَتْ: مِنَ الْبَصْرَةِ أَوْ مِنَ الْكُوْفَةِ؟ فَقُلْتُ: وَلا مِنْ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ، فَقَالَتْ: لَعَلَّكَ مِنْ مَدِيْنَةِ السَّلَامِ بِبَغْدَادَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: بَخٍ بَخٍ؛ مَدِيْنَةُ الزُّهَّادِ وَالْعُبَّادِ، قَالَ: فَعَجِبْتُ وَقُلْتُ: يَا جَارِيَةُ، مِنْ حُجْرَةٍ إِلٰى حُجْرَةٍ، يُنَادِي عَلَيْهَا مِنْ أَيْنَ لَهَا مَعْرِفَةٌ بِالزُّهَّادِ وَالْعُبَّادِ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَيْهَا شِبْهَ الْمُلَاعِبِ لَهَا، وَقُلْتُ لَهَا: مَنْ تَعْرِفِي مِنْهُمْ؟ قَالَتْ: أَعْرِفُ مَالِكَ بْنَ دِيْنَارٍ، وَبِشْرَ الْحَافِيَ، وَصَالِحًا الْمِزِّيَّ، وَأَبَا حَاتِمٍ السِّجِسْتَانِيَّ، وَمَعْرُوْفًا الْكَرْخِيَّ، وَمُحَمَّدَ بْنَ الْحُسَيْنِ الْبَغْدَادِيَّ، وَرَابِعَةَ الْعَدَوِيَّةَ، وَشُعْوَانَةَ، وَمَيْمُوْنَةَ، فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا وَقُلْتُ لَهَا: مِنْ أَيْنَ لَكِ مَعْرِفَةُ هَؤُلَاءِ؟ قَالَتْ: يَا فَتًى، كَيْفَ لا أَعْرِفُهُمْ وَهُمْ، وَاللهِ، أَطِبَّاءُ الْقُلُوْبِ وَمَنُّ الْمُحِبِّ عَلٰى الْمَحْبُوْبِ.

فَقُلْتُ لَهَا: يَا جَارِيَةُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، مَا فَعَلَ حُسْنُ

صَوْتِكَ الَّذِي يَحْيٰى بِهٖ قُلُوْبُ الْمُرِيْدِيْنَ وَتَبْكِي بِهٖ عُيُوْنُ السَّامِعِيْنَ؟ فَقُلْتُ: بَاقٍ عَلٰى حَالِهٖ، قَالَتْ: فَبِاللّٰهِ عَلَيْكَ أَسْمِعْنِي شَيْئًا مِنَ الْقُرْآن، فَقَرَأْتُ 'بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' فَصَرَخَتْ صَرْخَةً عَظِيْمَةً، وَغُشِيَ عَلَيْهَا.

فَرَشَشْتُ عَلٰى وَجْهِهَا الْمَاءَ فَأَفَاقَتْ فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، هٰذَا اسْمُهُ فَكَيْفَ لَوْ عَرَفْتُهُ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ، وَفِي الْجِنَانِ رَأَيْتُهُ؟ اقْرَأْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَقَرَأْتُ: ﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ﴾ [الجاثية، ٤٥/٢١]، قَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، مَا عَبَدْنَا وَثَنًا وَلَا قَبِلْنَا صَنَمًا، اقْرَأْ رَحِمَكَ اللّٰهُ، فَقَرَأْتُ: ﴿اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا﴾ [الكهف، ١٨/٢٩]، فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، لَقَدْ أَلْزَمْتَ نَفْسَكَ الْقُنُوْطَ، رَوِّحْ قَلْبِي بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ، اقْرَأْ، فَقَرَأْتُ: ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝﴾ [القيامة، ٧٥/٢٢-٢٣]، قَالَتْ: وَاشَوْقَاهُ إِلٰى لِقَائِهٖ؛ يَوْمَ يَتَجَلّٰى لِأَوْلِيَائِهٖ، اقْرَأْ، فَقَرَأْتُ: ﴿يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝﴾ [الواقعة، ٥٦/١٧].

قَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، أَرَاكَ قَدْ خَطَبْتَ الْحُوْرَ الْعِيْنَ، فَهَلْ بَذَلْتَ مِنْ مُهُوْرِهِنَّ شَيْئًا؟ قُلْتُ: يَا جَارِيَةُ، دُلِّيْنِي فَإِنِّي مُفْلِسٌ، فَقَالَتْ: عَلَيْكَ بِقِيَامِ اللَّيْلِ وَصِيَامِ النَّهَارِ، وَحُبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ.

ثُمَّ أَنْشَأَتْ تَقُوْلُ:

إِلٰهِي لَا تُعَذِّبْنِي فَإِنِّي
مُقِرٌّ بِالَّذِي قَدْ كَانَ مِنِّي

فَكَمْ مِنْ زِلَّةٍ لِي فِي الْخَطَايَا
عَفَوْتَ وَأَنْتَ ذُو فَضْلٍ وَمَنِّي

يَظُنُّ النَّاسُ بِي خَيْرًا وَإِنِّي
لَشَرُّ النَّاسِ إِنْ لَمْ تَعْفُ عَنِّي

وَمَا لِي حِيْلَةٌ إِلَّا رَجَائِي
لِعَفْوِكَ إِنْ عَفَوْتَ وَحُسْنُ ظَنِّي

قَالَ: ثُمَّ غُشِيَ عَلَيْهَا، فَدَنَوْتُ مِنْهَا، فَإِذَا هِيَ قَدْ مَاتَتْ. رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا. فَاغْتَمَمْتُ لِذٰلِكَ غَمًّا شَدِيْدًا، وَخَرَجْتُ إِلَى السُّوْقِ لِآخُذَ فِي جِهَازِهَا، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِذَا هِيَ قَدْ كُفِّنَتْ وَحُنِّطَتْ وَعَلَيْهَا خُضْرَاوَتَانِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، مَكْتُوْبٌ عَلَى الْكَفْنِ سَطْرَانِ: اَلْأَوَّلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، وَالسَّطْرُ الثَّانِي: ﴿اَ لَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَO﴾ [يونس، ١٠/٦٢].

قَالَ: فَحَمَلْتُهَا أَنَا وَأَصْحَابِي وَصَلَّيْنَا عَلَيْهَا وَدَفَنَّاهَا وَقَرَأْتُ عِنْدَ رَأْسِهَا سُوْرَةَ يٰس، وَرَجَعْتُ إِلٰى مِحْرَابِي بَاكِيَ الْعَيْنِ حَزِيْنَ الْقَلْبِ عَلٰى فِرَاقِهَا، وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَنِمْتُ، فَرَأَيْتُ الْجَارِيَةَ فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهَا الْحُلَلُ، وَهِيَ فِي مَرْجٍ مِنْ زَعْفَرَانٍ

أَفْيَحَ، عَلَيْهَا حُلَلُ السُّنْدُسِ وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَعَلٰى رَأْسِهَا إِكْلِيْلٌ مُرَصَّعٌ بِالدُّرِّ وَالْجَوْهَرِ، وَفِي رِجْلَيْهَا نَعْلَانِ مِنَ الْيَاقُوْتِ الْأَحْمَرِ يَفُوْحُ مِنْهَا رِيْحُ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ، وَوَجْهُهَا أَضْوَأُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، فَقُلْتُ: مَهْلًا يَا جَارِيَةُ، مَا الَّذِي بَلَّغَكِ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ؟ قَالَتْ: حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ، وَكَثْرَةُ الْاِسْتِغْفَارِ، وَنَقْلُ الْأَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ.

ثُمَّ أَنْشَأَتْ تَقُوْلُ:

طُوْبٰى لِمَنْ سَهِرَتْ فِي اللَّيْلِ عَيْنَاهُ
وَبَاتَ ذَا قَلَقٍ مِنْ حُبِّ وَلَّاهُ

وَرَاحَ يَوْماً عَلٰى تَفْرِيْطِهٖ وَبَكٰى
خَوْفاً لِمَا قَدْ جَنَاهُ مِنْ خَطَايَاهُ(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْمُلَقِّنِ فِي الْحَدَائِقِ.

امام محمد حسین البغدادی فرماتے ہیں: میں ایک سال حج کے لیے گیا، مکہ معظّمہ کے ایک بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک بوڑھے آدمی کو ایک باندی کا ہاتھ پکڑے ہوئے دیکھا، اس باندی کا رنگ متغیر اور بدن بہت لاغر تھا، لیکن اُس کے چہرے پر ایک نورانی چمک تھی، وہ بوڑھا پکار رہا تھا کہ ہے کوئی اس لڑکی کا خریدار؟ ہے کوئی اسے پسند کرنے والا؟ ہے کوئی جو بیس دینار سے زیادہ اس کی قیمت ادا کر سکے؟ اور میں اس کے کسی عیب کا ذمہ دار نہیں ہوں۔

میں نے اس بزرگ کے قریب جا کر پوچھا کہ (اس باندی کی قیمت تو معلوم ہو گئی،) اس میں عیب کیا ہے؟ وہ کہنے لگا: یہ لڑکی ہر وقت غمزدہ رہتی

(١) ابن الملقن في حدائق الأولياء، ١/٢١٣-٢١٦۔

ہے، رات بھر نماز پڑھتی ہے، دن بھر روزہ رکھتی ہے، نہ کھانا کھاتی ہے نہ شراب پیتی ہے، ہر جگہ تنہائی پسند کرتی ہے، جب میں نے اس کی بات سنی تو وہ لڑکی مجھے پسند آگئی اور میں نے اسے خرید لیا اور اپنی قیام گاہ پر لے آیا۔ میں نے اسے دیکھا کہ وہ زمین کی طرف سر جھکائے بیٹھی ہے، پھر اُس نے سر اٹھایا اور کہنے لگی: میرے چھوٹے آقا! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ کا وطن کہاں ہے؟ میں نے کہا: عراق، کہنے لگی: عراق کا کون سا شہر، بصرہ یا کوفہ؟ میں نے کہا: دونوں نہیں، کہنے لگی تو پھر آپ مدینہ اسلام بغداد کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، کہنے لگی: واہ واہ! وہ تو عابدوں اور زاہدوں کا شہر ہے۔ مجھے تعجب ہوا کہ یہ باندی ایک کوٹھڑی سے دوسری کوٹھڑی میں جانے والی، اس کو عابدوں اور زاہدوں کی کیا خبر؟ میں نے اس سے دل لگی کے طور پر پوچھا کہ تم ان میں سے کس کس عابد کو جانتی ہو؟ کہنے لگی: مالک بن دینار، بشر حافی، صالح مری، ابوحاتم سجستانی، معروف کرخی، محمد بن حسین بغدادی، رابعہ عدویہ، شعوانہ اور میمونہ کو جانتی ہوں۔ میں نے پوچھا: تجھے ان سب کا حال کس طرح معلوم ہوا؟ کہنے لگی: اے جوان! میں ان کو کیسے نہ جانوں، خدا کی قسم! وہ لوگ دلوں کے طبیب ہیں، وہ عاشق کو معشوق کا راستہ بتاتے ہیں۔

اِس کے بعد میں نے کہا: اے لڑکی! میں ہی محمد بن حسین ہوں۔ کہنے لگی: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ آپ سے میری کہیں ملاقات ہو جائے، اے ابوعبد اللہ! تمہاری وہ دلکش آواز کیا ہوئی جس سے مریدین کے دل زندہ ہوجایا کرتے تھے اور سامعین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے؟ میں نے کہا: وہ آواز تاحال موجود ہے۔ کہنے لگی: واللہ! مجھے قرآن پاک سنا دو، میں نے پڑھا: ﴿**بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**﴾۔ اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئی۔

میں نے اس پر پانی چھڑکا، جس سے اسے افاقہ ہوگیا۔ کہنے لگی: اے ابو عبد اللہ! جس کے نام کا یہ اثر ہے، اگر میں اس کو پہچان لوں اور جنت میں

اُسے دیکھ لوں تو پھر کیا حال ہوگا؟ پھر کہنے لگی: اچھا، (مزید) تلاوت کیجئے! اللہ جل شانہ آپ پر رحم فرمائے، میں نے یہ آیت پڑھی: ﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ﴾ ’کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیاں کما رکھی ہیں یہ گمان کرتے ہیں؟‘ کہنے لگی: اے ابو عبد اللہ! شکر ہے ہم نے بتوں کی عبادت کی نہ کسی صنم کو بوسہ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ پڑھیے۔ میں نے پڑھا: ﴿اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا﴾ ’بے شک ہم نے ظالموں کے لیے (دوزخ کی) آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی‘۔ کہنے لگی: اے ابو عبد اللہ! تم نے خود پہ مایوسی طاری کر رکھی ہے، دل کو اُمید و خوف کے درمیان رکھو۔

پڑھیے، میں نے پڑھا: ﴿وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌO اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌO﴾ ’بہت سے چہرے اُس دن شگفتہ و تر و تازہ ہوں گےO اور (بلا حجاب) اپنے رب (کے حسن و جمال) کو تک رہے ہوں گےO‘۔ کہنے لگی: مجھے اس دن کی ملاقات کا کتنا اشتیاق ہوگا، جس دن وہ اپنے دوستوں کے لیے تجلی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے کچھ اور پڑھیے، میں نے پڑھا: ﴿یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَO﴾ ’ہمیشہ ایک ہی حال میں رہنے والے نوجوان خدمتگار ان کے اردگرد گھومتے ہوں گےO‘۔

کہنے لگی: اے ابو عبد اللہ، میرا خیال ہے تم نے بھی حوروں سے منگنی کی ہے، کچھ اُن کے مہر کا بھی بندوبست کیا ہے؟ میں نے پوچھا: ان کا مہر کیا ہوگا؟ میں تو فقیر آدمی ہوں۔ کہنے لگی: رات کو تہجد پڑھنا، دن کو روزہ رکھنا اور فقراء و مساکین سے محبت رکھنا۔

پھر اُس نے یہ اشعار پڑھے:

اے اللہ! مجھے عذاب سے بچانا، میں اپنے اُن گناہوں کا اقرار کرتی ہوں جو مجھ سے صادر ہوئے۔

تو نے کتنی کثرت سے میری خطاؤں کو معاف فرمایا، تو بڑے فضل اور

احسان والا ہے۔

لوگ مجھے اچھا گمان کرتے ہیں، لیکن اگر تو میری خطائیں معاف نہ کرے تو میں بدترین انسان ہوں۔

میرے لیے تیری بخشش کی اُمید کے سوا کوئی تدبیر نہیں اور تیرے بارے میں مجھے نیک گمان ہے۔

آپ فرماتے ہیں: پھر وہ بے ہوش ہوگئی، میں اس کے قریب پہنچا تو وہ فوت ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے۔ مجھے اس کے انتقال کا بے حد صدمہ ہوا، میں بازار گیا تاکہ اس کی تجہیز و تکفین کا سامان خرید لاؤں، جب میں واپس آیا تو کیا دیکھا کہ اُس کی تکفین کر دی گئی ہے اور خوشبو لگا دی گئی ہے، اُسے دو سبز جنتی حلّے پہنا دیے گئے تھے، اُس کے کفن پر دو سطریں مرقوم تھیں: پہلی سطر ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ﴾ تھی اور دوسری سطر یہ آیت تھی: ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

آپ فرماتے ہیں: میں اور میرے ساتھی اس کے جنازے کو اُٹھا کر لے گئے، ہم نے نمازِ جنازہ پڑھ کر اُسے دفنا دیا۔ پھر میں نے اس کی قبر کے سرہانے سورۃ یٰسین پڑھی اور اپنے حجرہ میں واپس چلا آیا، میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور دل اس کے فراق سے غمگین تھا، واپس آ کر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور سو گیا، خواب میں دیکھا کہ وہ لڑکی جنت میں ٹہل رہی ہے، نہایت مہکتے ہوئے زعفران کے باغیچے میں ہے، ریشم اور استبرق کے جوڑے پہن رکھے ہیں، اس کے سر پر موتیوں سے جڑا ہوا ایک تاج ہے اور پاؤں میں سرخ یاقوت کے جوتے ہیں، اُس سے مشک وعنبر کی خوشبو مہک رہی ہے، چہرہ شمس وقمر سے زیادہ روشن ہے۔ میں نے پوچھا: لڑکی! ذرا ٹھہر! یہ تو بتا کہ تجھے یہ مرتبہ کیسے ملا؟ کہنے لگی: فقراء اور مساکین کی محبت، استغفار کی کثرت اور مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کی بدولت۔

پھر اس نے یہ شعر پڑھے:

مبارک ہے اُس شخص کے لیے جس کی آنکھیں راتوں کو جاگتی ہیں اور وہ اپنے مالک کے عشق کی وجہ سے بے چینی میں رات گزارتا ہے۔

اُسے چاہیے کہ کسی دن وہ اپنی کوتاہیوں پر نوحہ کر لیا کرے اور اپنی خطاؤں پر رو بھی لیا کرے۔

اِسے ابن الملقن الانصاری نے 'حدائق الاولیاء' میں بیان کیا ہے۔

حُكِيَ عَنْ عَبْدِ الْبَارِي، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَخِي ذِي النُّوْنِ، فَإِذَا نَحْنُ بِصِبْيَانٍ يَرْمُوْنَ وَاحِداً بِالْحِجَارَةِ، فَقَالَ لَهُمْ أَخِي: مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْهُ؟ قَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مَجْنُوْنٌ، وَمَعَ ذٰلِكَ يَزْعُمُ أَنَّهُ يَرَى اللهَ تَعَالٰى. قَالَ: فَدَنَوْنَا مِنْهُ، فَإِذَا هُوَ شَابٌّ وَسِيْمٌ، ظَهَرَ عَلَيْهِ سِيْمَا الْعَارِفِيْنَ، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ. وَقُلْنَا: إِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّكَ تَدَّعِي رُؤْيَةَ اللهِ تَعَالٰى. فَقَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي يَا بَطَّالُ، لَوْ فَقَدْتُهُ أَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ لَمِتُّ مِنْ سَاعَتِي، وَأَنْشَأَ يَقُوْلُ:

طَلَبُ الْحَبِيْبِ مِنَ الْحَبِيْبِ رِضَاهُ
وَمُنَى الْحَبِيْبِ مِنَ الْحَبِيْبِ لِقَاهُ

أَبَداً يُلَاحِظُهُ بِعَيْنَيْ قَلْبِهِ
وَالْقَلْبُ يَعْرِفُ رَبَّهُ وَيَرَاهُ

يَرْضَى الْحَبِيْبُ مِنَ الْحَبِيْبِ بِقُرْبِهِ
دُونَ الْعِبَادِ، فَمَا يُرِيدُ سِوَاهُ

فَقُلْتُ لَهُ: أَمَجْنُوْنٌ أَنْتَ؟ فَقَالَ: أَمَّا عِنْدَ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَنَعَمْ؛ وَأَمَّا عِنْدَ أَهْلِ السَّمَاءِ، فَلَا.

قُلْتُ: فَكَيْفَ حَالُکَ مَعَ الْمَوْلٰی؟ فَقَالَ: مُنْذُ عَرَفْتُهُ مَا جَفَوْتُهُ.

فَقُلْتُ: مُنْذُ کَمْ عَرَفْتَهُ؟ قَالَ: مُنْذُ جَعَلَ اسْمِي فِي الْمَجَانِيْنِ. (۱)

ذَکَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

شیخ عبد الباری سے مروی ہے: میں اپنے بھائی حضرت ذو النون المصری کے ساتھ گھر سے نکلا تو ہمارا واسطہ ایسے بچوں سے پڑا جو ایک شخص کو پتھر مار رہے تھے۔ اُن بچوں سے میرے بھائی نے کہا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ شخص پاگل ہے! لیکن اس کے باوجود دعویٰ کرتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے!

راوی بیان کرتے ہیں: ہم اس شخص کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ ایک خوبرو نوجوان ہے اور اس پر عارفوں کی علامات نمایاں ہیں۔ ہم نے اسے سلام کیا اور کہا: ان بچوں کا خیال ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی رؤیت کے دعوے دار ہو! اس نوجوان نے کہا: اے بیکار شخص! مجھ سے پرے ہٹ جاؤ! میں اُس ذات کریم کو ایک لمحہ کے لیے بھی نہ دیکھ پاؤں تو اُسی وقت مر جاؤں۔ پھر وہ شخص یہ اَشعار پڑھنے لگا:

’محبّ اپنے محبوب سے اس کی رضا کا طالب رہتا ہے اور محبّ کی اپنے محبوب سے تمنا صرف اس کی ملاقات ہوتی ہے۔

’وہ ہمیشہ اسے اپنے دل کی آنکھوں سے ملاحظہ کرتا ہے اور دل اپنے رب کو پہچانتا اور اسے دیکھتا ہے۔

’محبّ اَوروں کی بجائے صرف اپنے محبوب کے قرب سے راضی ہوتا ہے۔

(۱) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/۱۸۔

اُس کے علاوہ کسی اور کی خواہش ہی نہیں رکھتا‘

میں نے پوچھا: کیا تم مجنون ہو؟ اس نے کہا: ہاں، اَہلِ زمین کے ہاں تو میں مجنون ہی ہوں مگر اَہلِ آسمان کے ہاں نہیں۔

میں نے کہا: تمہارا اپنے مولا کے ساتھ کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میں نے جب سے اسے پہچانا ہے اس کے ساتھ بے وفائی نہیں کی۔

میں نے کہا: تمہیں اُس کی معرفت کب سے حاصل ہے؟ اس نے کہا: جب سے اُس نے میرا نام مجنوں لوگوں کی فہرست میں شامل کیا ہے۔

اِسے امام رفاعی نے **حالة أهل الحقيقة مع الله** میں بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَحَبَّةِ فِيْهِ تَعَالٰی

﴿اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرنے کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(۱) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا٥

(مريم، ۱۹/۹۶)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو (خدائے) رحمٰن ان کے لیے (لوگوں کے) دلوں میں محبت پیدا فرما دے گا٥

(۲) اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ٥ (الزخرف، ۴۳/۶۷)

سارے دوست و احباب اُس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے (انہی کی دوستی اور ولایت کام آئے گی)٥

(۳) وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ٥

(الحشر، ۵۹/۹)

(یہ مال اُن انصار کے لیے بھی ہے) جنہوں نے اُن (مہاجرین) سے پہلے ہی شہرِ (مدینہ) اور ایمان کو گھر بنالیا تھا۔ یہ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں جو اِن کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور یہ اپنے سینوں میں اُس (مال) کی نسبت کوئی طلب (یا تنگی) نہیں پاتے جو اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اِنہیں شدید حاجت ہی ہو، اور جو شخص اپنے نفس کے بُخل سے بچالیا گیا پس وہی لوگ ہی بامراد و کامیاب ہیں٥

(٤) وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا○ (الدهر، ٧٦/٨-٩)

اور (اپنا) کھانا اﷲ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں○ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اﷲ کی رضا کے لیے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہش مند) ہیں○

اَلْحَدِيْث

٤١-١/٤٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تَقُوْلُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اﷲ بن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اﷲ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اﷲ! اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم (جماعت) سے محبت تو رکھتا ہے لیکن (ان جیسے اعمال کر کے) ان کا ساتھی نہیں بن سکا۔ تو رسول اﷲ ﷺ نے فرمایا: (روزِ قیامت) آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ (دنیا میں) محبت رکھتا ہوگا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤١: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الأدب، باب علامة الحبّ في اللّٰه، ٥/٢٢٨٣، الرقم/٥٨١٧، ٥٨١٨، ومسلم في الصحيح،كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٤، الرقم/٢٦٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٩، ٣٩٥، ٣٩٨، ٤٠٥، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن المرءَ مَعَ مَن أَحبَّ، ٤/٥٩٦، الرقم/٢٣٨٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٤٤، الرقم/١١٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣١٦، الرقم/٥٥٧، وأبو يعلى في المسند، ٩/١٠٠، الرقم/٥١٦٦۔

(٤٢) **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰى. فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ، عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا. فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا. غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ ﷻ. قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْکَ، بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّکَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لیے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ مقرر فرما دیا، جب وہ شخص اس کے پاس پہنچا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے، اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت ہے۔ تب اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ یقیناً اللہ ربّ العزت کو بھی تم سے محبت ہے جس طرح تم نے اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب في فضل الحب في الله، ١٩٨٨/٤، الرقم/٢٥٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٨/٢، الرقم/٩٢٨٠، ٩٩٥٩، ١٠٦٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٣٣١/٢، ٣٣٧، الرقم/٥٧٢، ٥٧٦، وأبو يعلى في المعجم، ٢١١/١، الرقم/٢٥٤، وابن المبارك في الزهد/٢٤٧، الرقم/٧١٠۔

(٤٣) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ.

ایک روایت میں حضرت ابو ذر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) اعمال میں سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی کسی سے عداوت رکھنا ہے۔

اسے امام احمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں اور بزار نے روایت کیا ہے۔

(٤٤) وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ، وَأَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَنْكَحَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيْمَانَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن انس جہنی ﷺ سے منقول ہے کہ رسول

٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٦، الرقم/٢١٣٤١، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب مجانبة أهل الأهواء وبغضهم، ٤/١٩٨، الرقم/٤٥٩٩، والبزار في المسند، ٩/٤٦١، الرقم/٤٠٧٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٤، الرقم/٤٥٩٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٥٥، الرقم/١٤٢٩۔

٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٤٠، الرقم/١٥٦٧٦، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٦٠)، ٤/٦٧٠، الرقم/٢٥٢١، وأبو يعلى في المسند، ٣/٦٠،٦٨، الرقم/١٤٨٥،١٥٠٠، وأيضًا في المفاريد، ١/٢٤، الرقم/٣، والحاكم في المستدرك، ٢/١٧٨، الرقم/٢٦٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٧، الرقم/١٥۔

اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ (کی رضا و محبت) کے لیے (کسی کو کچھ) عطا کیا اور اللہ تعالیٰ (کی رضا و محبت) کی خاطر ہی (کسی کو کچھ دینے سے ہاتھ) روکے رکھا؛ اللہ تعالیٰ کے لیے (کسی سے) محبت کی اور اُسی (کی رضا و محبت) کی خاطر (کسی سے) دشمنی رکھی، اور اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے ہی (کسی سے) نکاح کیا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

اِسے امام اَحمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(٤٥) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو اُمامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے (کسی سے) محبت کی، اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی (کسی سے) عداوت رکھی، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر (کسی کو) دیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہی (اس کے نا پسندیدہ اُمور میں) خرچ کرنے سے ہاتھ روک لیا، اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

اِسے امام ابو داود، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٥: أخرجه أبو داود في السنن،كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، ٤/٢٢٠، الرقم/٤٦٨١، والحاكم في المستدرك، ٢/١٧٨ الرقم/٢٦٩٤ والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٤١، الرقم/٩٠٨٣۔

(٤٦) وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ الْإِيْمَانِ حَتّٰى يَغْضَبَ ِللهِ وَيَرْضٰى ِللهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ اسْتَحَقَّ حَقِيْقَةَ الْإِيْمَانِ، وَإِنَّ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِيْنَ يُذْكَرُوْنَ بِذِكْرِي وَأُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

*ایک روایت میں **حضرت عمرو بن الجموح ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا و ناراضگی کا مرکز و محور فقط ذاتِ الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا، اور (حقیقتِ ایمان پانے والے ایسے ہی خوش نصیبوں کے لیے فرمان اِلٰہی ہے کہ) بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرا ذکر کرنے سے وہ یاد آ جاتے ہیں اور ان کا ذکر کرنے سے میں یاد آ جاتا ہوں (یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔*

اِسے امام اَحمد، ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

(٤٧) وَفِي رِوَايَةِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ عُرَى الْإِسْلَامِ أَوْسَطُ؟ قَالُوْا: اَلصَّلَاةُ.

٤٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٠، الرقم/١٥٦٣٤، والطبراني في المعجم الأوسط،١/٢٠٣، الرقم/٦٥١، وابن أبي الدنيا في كتاب الأولياء/١٥، الرقم/١٩، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥٢، الرقم/٧٧٨٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٤، الرقم/٤٥٨٩۔

٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨٦، الرقم/١٨٥٤٧، والروياني في المسند، ١/٢٧٠، الرقم/٣٩٩۔

قَالَ: حَسَنَةٌ، وَمَا هِيَ بِهَا. قَالُوْا: الزَّكَاةُ. قَالَ: حَسَنَةٌ، وَمَا هِيَ بِهَا. قَالُوْا: صِيَامُ رَمضَانَ. قَالَ: حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ. قَالُوْا: اَلْحَجُّ، قَالَ: حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ. قَالُوْا: اَلْجِهَادُ. قَالَ: حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ. قَالَ: إِنَّ أَوْسَطَ عُرَى الْإِيْمَانِ أَنْ تُحِبَّ فِي اللهِ وَتُبْغِضَ فِي اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالرَّوْيَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت براء بن عازب ﷺ بیان کرتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی کون سی کڑی سب سے زیادہ افضل ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: نماز۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن یہ وہ نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: زکوٰۃ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن یہ وہ نہیں (جو میں پوچھ رہا ہوں)۔ انہوں نے عرض کیا: رمضان کے روزے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا کام ہے لیکن یہ وہ نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: حج، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن یہ وہ نہیں۔ انہوں نے عرض کیا: جہاد۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا کام ہے، لیکن یہ بھی وہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی سب سے افضل کڑی یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی (کسی سے) محبت کرو اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی (کسی سے) نفرت کرو۔

اسے امام احمد اور رویانی نے روایت کیا ہے۔

(٤٨) وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ ﷺ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، عَنْ أَفْضَلِ

٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٧، الرقم/٢٢١٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٩١، الرقم/٤٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان،١/٤١٥، الرقم/٥٧٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٣، الرقم/٤٥٨٨، والهيثمي في مجمع الزوائد،١/٦١۔

الإِيْمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ، وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ، وَتُعْمِلَ لِسَانَکَ فِي ذِکْرِ اللهِ، قَالَ: وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ، وَتَکْرَهَ لَهُمْ مَا تَکْرَهُ لِنَفْسِکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت معاذ ﷜ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سوال کیا: (یا رسول اللہ!) ایمان کی سب سے فضیلت والی کیفیت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ کے لیے (کسی سے) محبت کرے اور اللہ کے لیے ہی (کسی سے) نفرت کرے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھے۔ حضرت معاذ ﷜ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیفیت کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے لیے بھی وہی چیز پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرو۔ اور لوگوں کے لیے بھی وہ چیز ناپسند کرو جو اپنے لیے ناپسند کرو۔

اِسے امام اَحمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢/٤٩. عَنْ أَنَسٍ ﷜، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيْمَانِ: أَنْ يَکُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَکْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْکُفْرِ کَمَا يَکْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.

٤٩: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الإيمان، باب حلاوة الإيمان، ١/١٤، الرقم/١٦، وأيضًا في کتاب الإيمان، باب من کره أن يعود في الکفر کما يکره أن يلقى في النّار من الإيمان، ١/١٦، الرقم/٢١، ومسلم في الصحيح، کتاب الإيمان، باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ١/٦٦، الرقم/٤٣، والترمذي في السنن، کتاب الإيمان، باب (١٠)، ٥/١٥، الرقم/٢٦٢٤، والنسائي في السنن، کتاب الإيمان وشرائعه، باب طعم الإيمان، ٨/٩٤، الرقم/٤٩٨٧۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں گی وہ ایمان کی مٹھاس حاصل کر لے گا۔ (وہ تین خصلتیں یہ ہیں): (۱) اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ (۲) جس شخص سے بھی اسے محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو۔ (۳) وہ شخص کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹ جانے کو ایسے ہی ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۰-۳/۵۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اُس دن اپنا سایہ (رحمت) عطا کرے گا جس دن اس کے (عطا کردہ) سائے کے

۵۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ۱/۲۳٤، الرقم/٦۲۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة، ۲/۷۱۵، الرقم/۱۰۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/٤۳۹، الرقم/۹٦٦۳، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ٤/۵۹۸، الرقم/۲۳۹۱، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الإمام العادل، ۸/۲۲۲، الرقم/۵۳۸۰، ومالك في الموطأ، ۲/۹۵۲، الرقم/۱۷۰۹۔

علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) عدل کرنے والا امام (حکمران)، (۲) ایسا جوان جو ہمہ وقت اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، (۳) ایسا شخص جس کا دل مساجد میں معلق (اٹکا) رہے، (۴) ایسے دو اَفراد جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی اکٹھے ہوں اور اسی کے لیے جدا ہوں، (۵) ایسا شخص جس کو کسی صاحبِ منصب اور صاحبِ جمال عورت نے (برائی کی) خواہش کی تو اس نے کہا: 'میں اللہ سے ڈرتا ہوں'، (٦) ایسا شخص جو خفیہ صدقہ (خیرات) کرے، حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی دائیں ہاتھ کے خرچ کرنے کا علم نہ ہو، (۷) ایسا شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو (خوف یا محبتِ الٰہی سے) اس کی آنکھوں سے آنسو برس پڑے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٥١) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَـلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللهُ ﷻ: رَجُلٌ أَتٰى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَهُمْ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللهُ ﷻ؛ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوسَهُمْ، فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُوْ آيَاتِي، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوْا، فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٥١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٥٣/٥، الرقم/٢١٣٩٣، والترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، ٦٩٨/٤، الرقم/٢٥٦٨، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، فضل صلاة الليل في السفر، ٢٠٧/٣، الرقم/١٦١٥، والديلمي في الفردوس، ١٠١/٢، الرقم/٢٥٣٧۔

ایک روایت میں حضرت ابوذر ﷜ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ تین اَشخاص سے محبت فرماتا ہے: پہلا وہ شخص جو کچھ لوگوں کے پاس آیا، اللہ کے نام پر سوال کیا لیکن ان سے اپنی اور ان کی باہمی قرابت کا واسطہ دے کر سوال نہ کیا۔ پس انہوں نے اسے کچھ نہ دیا، پھر ان لوگوں میں سے ایک شخص ان سے پیچھے ہوگیا اور اسے چھپا کر کچھ دے دیا۔ اُس کے اِس عطیہ کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور سوائے اس شخص کے جسے دیا گیا اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ (دوسرا وہ شخص کہ) کچھ لوگ رات کو چلے یہاں تک کہ جب نیند انہیں ہر اس شے سے پسندیدہ ہوگئی جو اس کے برابر ہے تو انہوں نے پڑاؤ ڈالا اور اپنے سروں کو زمین پر رکھ کر سو گئے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) تو وہ آدمی اٹھا اور میری بے حد تعریف اور میری آیات کی تلاوت کرنے لگا (یعنی اس نے نیند کی بجائے میری عبادت اور میری حمد وثنا کو ترجیح دی)۔ اور تیسرا وہ آدمی جو کسی لشکر میں تھا، ان لوگوں کا دشمن سے سامنا ہوا اور انہیں شکست ہوئی تو وہ آدمی سینہ تان کر آگے بڑھا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا یا اسے فتح حاصل ہوئی۔

اسے امام احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام نسائی کے ہیں۔

۵۲-۶۰/۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي؟ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي.

۵۲: أخرجه مسلم في صحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب في فضل الحب في الله، ۱۹۸۸/۴، الرقم/۲۵۶۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۷/۲، الرقم/۷۲۳، ۸۴۳۶، ۸۸۱۸، ۱۰۷۹۰، ۱۰۹۲۳، والدارمي في السنن، ۴۰۳/۲، الرقم/۲۷۵۷، وابن حبان في الصحيح، ۳۳۴/۲، الرقم/۵۷۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۳۲/۱۰، الرقم/۲۰۸۵۶۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت و جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ عطا کروں گا۔ یہ دن وہ دن ہے کہ جس میں میرے سایہ رحمت و کرم کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں۔

اِسے امام مسلم، احمد، دارمی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(٥٣) وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ ﷻ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے (قیامت کے دن) نور کے (ایسے) منبر (بچھے) ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

اسے امام اَحمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٩، الرقم/٢٢١٣٣، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ٤/٥٩٧، الرقم/٢٣٩٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/١٣١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١، الرقم/٤٥٧٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٨/٤٢٥۔

(٥٤) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ؛ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے ہی مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے مل بیٹھنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہوگئی۔

اِسے امام اَحمد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابن عبد البر اور منذری نے بھی فرمایا کہ اس کی اِسناد صحیح ہے۔

(٥٥) وَفِي رِوَايَةِ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَإِذَا فَتًى شَابٌّ بَرَّاقُ الثَّنَايَا، وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ

٥٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٣، الرقم/٢٢٠٨٣، والحاكم في المستدرك، ٤/١٨٦، الرقم/٧٣١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٣، وابن عبد البر في الاستذكار، ٨/٤٥١، وأيضًا في التمهيد، ٢١/١٢٥، وقال: هو إسناده صحيح، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٠، الرقم/٤٥٧٤۔

٥٥: أخرجه مالك في الموطأ، ٢/٩٥٣، الرقم/١٧١١، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣٥، الرقم/٥٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٨٠، الرقم/١٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٣، الرقم/٨٩٩٢۔

(وفي رواية: وَمَعَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ عِشْرُوْنَ). (وفي رواية: ثَـلاثُـوْنَ) إِذَا اخْتَلَفُوْا فِي شَيْءٍ أَسْنَدُوْهُ إِلَيْهِ، وَصَدَرُوْا عَنْ قَوْلِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَقِيْلَ: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَجَّرْتُ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيْرِ، وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جِئْتُهُ، مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلّٰهِ، فَقَالَ: أَللهِ؟ فَقُلْتُ: أَللهِ، فَقَالَ: أَللهِ؟ فَقُلْتُ: أَللهِ، فَقَالَ أَللهِ؟ فَقُلْتُ: أَللهِ، فَأَخَذَ بِحَبْوِ رِدَائِي. (وفي رواية: بِحَبْوَتِي رِدَائِي) فَجَذَبَنِي إِلَيْهِ، وَقَالَ: أَبْشِرْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے اچانک ایک خوبصورت چمکتے ہوئے دانتوں والا نوجوان دیکھا جس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ (ایک روایت میں ہے کہ اس نوجوان کے ساتھ بیس صحابہ تھے، جب کہ دوسری روایت کے مطابق تیس صحابہ تھے۔) جب وہ کسی مسئلہ میں اختلاف کرتے تو اس (نوجوان) کی طرف متوجہ ہوتے اور اس کی رائے پر (فیصلہ) صادر کرتے۔ میں نے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا: یہ حضرت معاذ بن جبل ﷺ ہیں۔ جب اگلا دن ہوا تو میں جلدی سے مسجد پہنچا اور میں نے اس نوجوان کو خود سے

پہلے وہاں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ کہتے ہیں: میں نے ان کا انتظار کیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے۔ پھر میں ان کے پاس ان کے سامنے کی طرف سے آیا۔ میں نے انہیں سلام کرنے کے بعد عرض کیا: خدا کی قسم! میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: کیا واقعی اللہ تعالیٰ کے لیے؟ میں نے کہا: ہاں اللہ تعالیٰ کے لیے۔ انہوں نے پھر پوچھا: اللہ تعالیٰ کے لیے؟ میں نے کہا: ہاں اللہ تعالیٰ کے لیے۔ انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑا (اور ایک روایت میں ہے میری چادر کے دونوں کنارے پکڑے) اور مجھے اپنی طرف کھینچ کر فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر آپس میں بیٹھنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہے۔

اِسے امام مالک، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(٥٦) وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ: قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ مِنْ أَجْلِي، وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَصَافُّوْنَ مِنْ أَجْلِي، وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَزَاوَرُوْنَ مِنْ أَجْلِي، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَبَاذَلُوْنَ مِنْ أَجْلِي، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي

٥٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٨٦، الرقم/١٩٤٥٧، والحاكم في المستدرك، ٤/١٨٧، الرقم/٧٣١٥، ٧٣١٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٤٠، الرقم/٩٠٨٠، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/٢٣٩، الرقم/١٠٩٥، وأيضًا في مسند الشاميين، ١/٣٧٧، الرقم/٦٥٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٥، الرقم/٨٩٩٦۔

لِلَّذِيْنَ يَتَنَاصَرُوْنَ مِنْ أَجْلِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

ایک روایت میں حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لیے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لیے بھی برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لیے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لیے بھی برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لیے بھی برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

اِسے امام اَحمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(٥٧) وَفِي رِوَايَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَصَادِقِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَوَاصِلِيْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

٥٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٢٩، الرقم/٢٢٠٥٥، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣٨، الرقم/٥٧٧، والحاكم في المستدرك، ٤/١٨٧، الرقم/٧٣١٥، وابن عبد البر في التمهيد،٢١/٣٢، وذكره المقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣٠٦، الرقم/٣٦٩، وإسناده صحيح۔

عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

ایک روایت میں حضرت عبادہ بن صامت ﷛ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیان فرماتے ہوئے سنا (کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا): میری خاطر محبت کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے، میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے بھی میری محبت برحق ہے، میری خاطر ایک دوسرے سے دوستی کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے اور میری خاطر ایک دوسرے سے تعلق جوڑنے والوں کے لیے بھی میری محبت برحق ہے۔

اسے امام اَحمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(۵۸) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللهِ ﷯، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ: هٰذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دو بندے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں۔ (ان میں سے) ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۸: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٩٢، الرقم/٩٠٢٢، وذكره المناوي في فيض القدير، ٥/٣٠٩۔

(٥٩) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَهُمُّ بِأَهْلِ الْأَرْضِ عَذَابًا، فَإِذَا نَظَرْتُ إِلٰى عَمَّارِ بُيُوْتِي وَالْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَارِ، صَرَفْتُ عَنْهُمْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں زمین والوں پر عذاب نازل کرنا چاہتا ہوں لیکن جب میرے گھر آباد کرنے والوں، میرے لیے باہم محبت کرنے والوں اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں تو (اپنا غضب) ان سے پھیر دیتا ہوں۔

اسے امام بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

(٦٠) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَعْلَمْتَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَعْلِمْهُ. قَالَ: فَلَحِقَهُ، فَقَالَ: إِنِّي

٥٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٠٠، الرقم/٩٠٥١، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٦٥، الرقم/٤٤٣٦، والسيوطي في الدر المنثور، ١٣/٢١٦۔

٦٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٠، الرقم/١٢٤٥٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٤/٣٣٣، الرقم/٥١٢٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٥٤، الرقم/١٠٠١٠، وأبويعلى في المسند، ٦/١٦٢، الرقم/٣٤٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٩٢، الرقم/١٧٨۔

أُحِبُّکَ فِي اللهِ، فَقَالَ: أَحَبَّکَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت انس ﷺ ایک اور روایت میں بیان کرتے ہیں: ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو دوسرا شخص اس کے پاس سے گزرا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اس شخص سے محبت رکھتا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے بتا دیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا کہ اسے بتا دو۔ وہ اس سے ملا اور کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت رکھتا ہوں۔ دوسرے شخص نے کہا: آپ سے وہ (اللہ تعالیٰ) بھی محبت کرے جس کی خاطر آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦١-٥/٦٦. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللهِ عَلٰى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطُوْنَهَا، فَوَاللهِ، إِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ، وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○﴾ [يونس، ١٠/٦٢].

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

٦١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب البيوع، باب في الرهن، ٣/٢٨٨، الرقم/٣٥٢٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٢، الرقم/١١٢٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٦، الرقم/٨٩٩٨۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو نہ انبیاء کرام ہیں نہ شہداء، قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مقام دیکھ کر اُن پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (کیا) آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں گے کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کی ایک دوسرے سے محبت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتی ہے نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کے چہرے سراسر نور ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں) پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے اور انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○﴾ 'خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے○'۔

اسے امام ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(٦٢) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اسْمَعُوْا وَاعْقِلُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ لِلّٰهِ عزوجل عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلٰى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ. فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَأَلْوٰى بِيَدِهِ إِلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: نَبِيَّ اللهِ،

٦٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٣، الرقم/٢٢٩٥٧، وابن المبارك في المسند/٦، الرقم/٧، وأيضًا في الزهد/٢٤٨، الرقم/٧١٤، وابن أبي الدنيا في الإخوان/٤٧، الرقم/٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٦، الرقم/٩٠٠١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣، الرقم/٤٥٨٥، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٨٢، والمقدسي في المتحابين في الله/٥٠، الرقم/٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٧/١٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٦، وابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ٦/١٩٦٣، الرقم/١٠٤٥٢۔

نَاسٌ مِنَ النَّاسِ، لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلٰى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ، انْعَتْهُمْ لَنَا، يَعْنِي صِفْهُمْ لَنَا، شَكِّلْهُمْ لَنَا، فَسُرَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ، وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ، لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ، تَحَابُّوْا فِي اللهِ وَتَصَافَوْا. يَضَعُ اللهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ، فَيُجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا، فَيَجْعَلُ وُجُوْهَهُمْ نُوْرًا، وَثِيَابَهُمْ نُوْرًا، يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُوْنَ، وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللهِ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں ابو مالک اشعری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! سنو، سمجھو اور جان لو! اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہداء، لیکن انبیاء اور شہداء اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے مراتب اور قرب کو دیکھ کر رشک کریں گے۔ دور سے آنے والا ایک بدوی رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو زانو ہوکر بیٹھ گیا۔ اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سے کچھ لوگ جو نہ نبی ہوں گے اور نہ شہید، لیکن انبیاء اور شہداء ان کی مسند اور قرب الی اللہ دیکھ کر رشک کریں گے، (حضور) ان کی خوبیاں اور حلیہ ہمارے لیے بیان فرما دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ بدوی کے اس سوال سے نہایت خوش ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی آپس میں کوئی (خونی) رشتہ داری نہیں ہے، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے

کے مخلص (خیرخواہ) ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے لیے نور کے منبر لگوا کر اُن پر بٹھائے گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے چہرے اور کپڑے بھی پُر نور بنا دے گا۔ لوگ (قیامت کی ہولناکیوں سے) گھبرائیں گے (لیکن) یہ نہیں گھبرائیں گے۔ یہی اولیاء اللہ (اللہ کے دوست) ہیں جنہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔

اِسے امام اَحمد، ابن مبارک، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

(٦٣) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ. قِيْلَ: مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللهِ مِنْ غَيْرِ أَرْحَامٍ وَلَا انْتِسَابٍ، وُجُوْهُهُمْ نُوْرٌ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [يونس، ١٠/٦٢].

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء کرام اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) وہ کون لوگ ہیں (ہمیں ان کی صفات بتائیں)؟ تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں۔ آپ ﷺ

٦٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣٢، الرقم/٥٧٣، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٩٥، الرقم/٦١١٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٥، الرقم/ ٨٩٩٧، ٨٩٩٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٢، الرقم/٤٥٨٠۔

نے فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور واسطہ کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا، جب لوگ خوفزدہ ہوں گے اور انہیں کوئی غم نہیں ہوگا، جب لوگ غمزدہ ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَo﴾ ’خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گےo‘۔

اسے امام ابن حبان، ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(٦٤) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الشُّهَدَاءُ وَالنَّبِيُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ تَعَالٰى وَمَجْلِسِهِمْ مِنْهُ، فَجَثَا أَعْرَابِيٌّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، صِفْهُمْ لَنَا وَحِلْهُمْ لَنَا، قَالَ: قَوْمٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ مِنْ نُزَّاعِ الْقَبَائِلِ، تَصَادَقُوْا فِي اللهِ تَحَابُّوْا فِيْهِ يَضَعُ اللهُ ﷻ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُوْنَ هُمْ أَوْلِيَاءُ اللهِ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء اور نہ ہی شہداء ہیں لیکن روزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں ان کے قرب کی

٦٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١٨٨/٤، الرقم/٧٣١٨، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٣٧١/٤۔

بدولت انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ پس ایک اعرابی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کا حلیہ بیان فرمائیے (تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مختلف گروہوں اور مختلف قبائل سے ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں دوستی اور محبت رکھی۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر لگوائے گا۔ اس دن لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن وہ پرسکون ہوں گے یہی اللہ تعالیٰ کے وہ اولیاء ہیں جن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(٦٥) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلٰى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلاَ شُهَدَاءَ. قَالَ: فَجَثَا أَعْرَابِيٌّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حِلْهُمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ. قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰى وَبِلاَدٍ شَتّٰى يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو (قبروں) سے اٹھائے گا جن کے چہرے پر بے پناہ نور ہوگا۔ وہ موتیوں کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں

٦٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٢٩١، الرقم/٣٤٣٥، وابن المبارك في الزهد/٢٤٨-٢٤٩، الرقم/٧١٤، وذكره الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٨٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم/٢٣٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٧، والسيوطي في الدر المنثور، ١٠/٧٧۔

گے۔ لوگ ان پر رشک کریں گے لیکن نہ ہی وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بدوی دو زانو بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! ان کے متعلق ہمیں بتائیں تاکہ ہمیں بھی ان لوگوں کا علم ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں، مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں اور مختلف علاقوں میں رہتے ہیں لیکن اللہ کی یاد کے لیے جمع ہوتے ہیں اور اسے یاد کرتے ہیں۔

اِسے امام طبرانی، ابن المبارک اور حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔

(٦٦) وَفِي رِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ مُوْسٰى عليه السلام: يَا رَبِّ، مَنْ أَهْلُکَ الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُکَ وَالَّذِيْنَ يُؤْوُوْنَ فِي ظِلِّ عَرْشِکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هُمُ التَّرِبَةُ أَيْدِيْهِمُ الطَّاهِرَةُ قُلُوْبُهُمُ الَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي (وفي رواية لابن المبارک: **هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي الَّذِيْنَ يُعَمِّرُوْنَ مَسَاجِدِي وَيَسْتَغْفِرُوْنِي بِالْأَسْحَارِ) اَلَّذِيْنَ إِذَا ذَکَرْتُ ذَکَرُوْنِي وَإِذَا ذَکَرُوْنِي ذَکَرْتُهُمْ يُسْبِغُوْنَ الْوُضُوْءَ عِنْدَ الْمَکَارِهِ وَيُنِيْبُوْنَ إِلٰى ذِکْرِي کَمَا تُنِيْبُ النُّسُوْرُ إِلٰى أَوْکَارِهَا يَکْلَفُوْنَ بِحُبِّي کَمَا**

٦٦: أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/٥٣، الرقم/٣٧، وأحمد بن حنبل في الزهد/٧٤-٧٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٢٢، وابن المبارك في الزهد، ١/٧١، الرقم/٢١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٠٠، الرقم/٩٠٥٣، وذکره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٤١، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحکم، ١/٣٦٥، وابن قدامة في الرقة والبکاء/١٦، الرقم/٢، والمناوي في فيض القدير، ٤/٩٠۔

يَكْلَفُ الصَّبِيُّ بِحُبِّ النَّاسِ يَغْضَبُوْنَ لِمَحَارِمِي إِذَا اسْتُحِلَّتْ كَمَا يَغْضَبُ النَّمِرُ إِذَا حُرِبَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عطا بن یسار ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے ربّ! کون سے لوگ حقیقی معنوں میں تیرے اہل میں سے ہیں اور وہ روزِ قیامت تیرے عرش کے سائے تلے پناہ لیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ لوگ جن کے ہاتھ تو خاک آلود لیکن دل پاکیزہ ہوتے ہیں اور میری عظمت کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں۔ - (اور ابن مبارک کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے اہل وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ محبت کرتے ہیں جو میری مساجد کو آباد کرتے ہیں اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر توبہ و استغفار کرتے ہیں۔) - یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں ان کا ذکر کرتا ہوں وہ میرا ذکر کرتے ہیں اور جب وہ میرا ذکر کرتے ہیں میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ جو شدت کے اوقات (یعنی سخت سردی کے دنوں) میں بھی خوب اچھی طرح وضو کرتے ہیں اور میرے ذکر کی طرف اس طرح لپکتے ہیں جس طرح پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف لپکتے ہیں۔ وہ میری محبت میں یوں گرفتار ہوتے ہیں جس طرح چھوٹا بچہ لوگوں (والدین اور عزیزوں) کی محبت میں گرفتار ہوتا ہے اور وہ میری حرام کردہ چیزوں کو (نافرمانی کرتے ہوئے) حلال کیے جانے پر یوں غضبناک ہوتے ہیں جس طرح لڑائی کے وقت چیتا غضبناک ہوتا ہے۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے، احمد نے 'کتاب الزہد' میں، ابونعیم، ابن مبارک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦٧-٠ ٦/٧ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل ﷺ کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرائیل ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرائیل ﷺ آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین والوں (کے دلوں) میں (بھی) اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٦٨) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا، نَادٰى جِبْرِيْلَ: إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ، فَذٰلِکَ قَوْلُ اللهِ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ

٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، ١١٧٥/٣، الرقم/٣٠٣٧، وأيضًا في كتاب الأدب، باب المِقَةِ من الله تعالى، ٢٢٤٦/٥، الرقم/٥٦٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب إذا أحب الله عبدا حببه إلى عباده، ٢٠٣٠/٤، الرقم/٢٦٣٧، ومالك في الموطأ، ٩٥٣/٢، الرقم/١٧١٠۔

٦٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة مريم، ٣١٧/٥، الرقم/٣١٦١۔

الرَّحْمٰنُ وُدًّا○﴾ [مريم، ١٩/٩٦]، وَإِذَا أَبْغَضَ اللهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيْلَ: إِنِّي قَدْ أَبْغَضْتُ فُلَانًا، فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے ہی منقول ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل ؑ کو آواز دیتا ہے (اے جبرائیل!) میں فلاں آدمی کو محبوب رکھتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ فرمایا: پھر جبرائیل آسمان میں اعلان کرتے ہیں۔ پھر اہلِ زمین (کے دلوں) میں اس کی محبت اُترتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اسی بارے میں ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا○﴾ ’بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو (خدائے) رحمٰن ان کے لیے (لوگوں کے) دلوں میں محبت پیدا فرما دے گا○‘۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نا پسند کرتا ہے تو جبرائیل ؑ کو پکارتا ہے میں فلاں آدمی کو نا پسند کرتا ہوں۔ جبرائیل ؑ آسمان میں اس کی منادی کرتے ہیں اور پھر زمین (والوں کے دلوں) میں بھی اس کے لیے نفرت اترتی ہے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے نیز فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٦٩) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتٰى

٦٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب في فضل الحب في الله، ٤/١٩٨٨، الرقم/٢٥٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٨، الرقم/٩٢٨٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٦٤، الرقم/٣٤٢٢٣، وعبد الله بن المبارك في المسند، ١/٥، الرقم/٤، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣١، الرقم/٥٧٢.

عَلَيْهِ، قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ ﷻ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْکَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّکَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لیے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ کو اس کے انتظار کے لیے بھیج دیا، جب اس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے، فرشتے نے پوچھا: کیا تم نے اس پر کوئی احسان کیا ہے جس کی تو پرورش کے لیے جاتا ہے، اس نے کہا اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ کے لیے محبت ہے، تب اس فرشتے نے کہا: میں تمہارے پاس اللہ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(٧٠) **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ:** قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ

٧٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب الإيمان،باب بيان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون وأن محبة المؤمنين من الإيمان وأن إفشاء السلام سبب لحصولها، ٧٤/١، الرقم/٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥١٢/٢، الرقم/١٠٦٥٨، ←

بَيْنَكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو گے جب تک تم ایمان نہ لاؤ، اورتم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کر کے ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ (وہ عمل یہ ہے کہ) تم اپنے درمیان سلام کوفروغ دو۔ یعنی کثرت سے سلام کی صورت میں ایک دوسرے کی سلامتی کی دعا کرو۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي: أَحِبَّ فِي اللهِ، وَأَبْغِضْ فِي اللهِ، وَوَالِ فِي اللهِ، وَعَادِ فِي اللهِ، فَإِنَّهُ لَا تُنَالُ وِلَايَةُ اللهِ إِلَّا بِذٰلِکَ، وَلَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الإِيْمَانِ وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ كَذٰلِکَ، وَصَارَتْ مُؤَاخَاةُ النَّاسِ فِي أَمْرِ الدُّنْيَا، وَإِنَّ ذٰلِکَ لَا يَجْزِي عَنْ أَهْلِهِ شَيْئًا.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ.

حضرت مجاہد سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبد اللہ بن عمر

.... وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب فى إفشاء السلام، ٤/٣٥٠، الرقم/٥١٩٣، والترمذي في السنن، كتاب الاستئذان والآداب، باب ما جاء في إفشاء السلام، ٥/٥٢، الرقم/٢٦٨٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب إفشاء السلام، ٢/١٢١٧، الرقم/٣٦٩٢۔

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤١٧، الرقم/١٣٥٣٧، وعبد الله بن المبارك في الزهد، ١/١٢٠، الرقم/٣٥٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣١٢۔

ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کر، اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھ، اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی کر اور اللہ تعالیٰ کے لیے دشمنی کر، کیونکہ تو اِس کے بغیر اللہ کا ولی نہیں بن سکتا۔ کوئی آدمی ایمان کا ذائقہ نہیں پا سکتا جب تک اس طرح نہ ہو جائے، اگر چہ وہ بہت زیادہ نمازیں پڑھتا ہو اور کثرت سے روزے رکھتا ہو اور لوگوں سے اُس کا بھائی چارہ صرف اُمورِ دنیا میں ہو۔ یہ ساری چیزیں اپنے اہل کو کوئی جزاء نہیں دیں گی۔

اِسے امام طبرانی اور عبد اللہ بن مبارک نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي عِبَادَتِهٖ تَعَالٰی

﴿اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لانے کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(١) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَo (البقرة، ٢/٢١)

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو (بھی) جو تم سے پیشتر تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤo

(٢) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ط فَسِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَo (النحل، ١٦/٣٦)

اور بے شک ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا کہ (لوگو) تم اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (یعنی شیطان اور بتوں کی اطاعت و پرستش) سے اجتناب کرو، سو اُن میں بعض وہ ہوئے جنہیں اللہ نے ہدایت فرما دی اور اُن میں بعض وہ ہوئے جن پر گمراہی (ٹھیک) ثابت ہوئی، سو تم لوگ زمین میں سیر و سیاحت کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہواo

(٣) اِنَّنِیْٓ اَنَا اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ط وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْo (طٰهٰ، ٢٠/١٤)

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں سو تم میری عبادت کیا کرو اور میری یاد کی خاطر نماز قائم کیا کروo

(٤) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا

فَاعْبُدُوْنِ○ (الأنبياء، ۲۱/۲۵)

اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اس کی طرف یہی وحی کرتے رہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری (ہی) عبادت کیا کرو○

(۵) **یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ**○ (الحج، ۲۲/۷۷)

اے ایمان والو! تم رکوع کرتے رہو اور سجود کرتے رہو، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور (دیگر) نیک کام کیے جاؤ تاکہ تم فلاح پا سکو○

(٦) **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ**○ **مَآ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ**○ (الذاریات، ۵۱/۵٦-۵۷)

اور میں نے جنّات اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریں○ نہ میں اُن سے رِزق (یعنی کمائی) طلب کرتا ہوں اور نہ اس کا طلب گار ہوں کہ وہ مجھے (کھانا) کھلائیں○

(۷) **وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ**○ (البینة، ۹۸/۵)

حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لیے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، (ہر باطل سے جدا ہو کر) حق کی طرف یکسوئی پیدا کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہے○

(۸) **قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ**○ **لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ**○ **وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ**○ **وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ**○ **وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ**○ **لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ**○

(الکافرون، ۱۰۹/۱-٦)

آپ فرما دیجیے: اے کافرو!o میں ان (بتوں) کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہوo اور نہ تم اس (رب) کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوںo اور نہ (ہی) میں (آئندہ کبھی) ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن (بتوں) کی تم پرستش کرتے ہوo اور نہ (ہی) تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس (رب) کی میں عبادت کرتا ہوںo (سو) تمہارا دین تمہارے لیے اور میرا دین میرے لیے ہےo

اَلْحَدِيْث

۷۱-۱/۷۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، اَلإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اُس دن اپنا سایہ (رحمت) عطا کرے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) عادل امام، (۲) ایسا جوان جو ہمہ وقت اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، (۳) ایسا شخص جس کا دل مساجد میں معلق رہتا ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ۱/۲۳٤، الرقم/٦۲۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة، ۲/۷۱٥، الرقم/۱۰۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/٤۳۹، الرقم/۹٦٦۳، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ٤/٥۹۸، الرقم/۲۳۹۱، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الإمام العادل، ۸/۲۲۲، الرقم/٥۳۸۰، ومالك في الموطأ، ۲/۹٥۲، الرقم/۱۷۰۹۔

(٧٢) وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ ﷺ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللهِ عَلٰى عِبَادِهِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟ قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ، وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت معاذ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے عفیر نامی دراز گوش پر سوار تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت

٧٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد، باب اسم الفَرَسِ والحمار، ١٠٤٩/٣، الرقم/٢٧٠١، وأيضا في كتاب اللباس، باب إرداف الرجل خلف الرجل، ٢٢٢٤/٥، الرقم/٥٦٢٢، وأيضًا في كتاب الاستئذان، باب من أجاب بَلبّيك وسعديك، ٢٣١٢/٥، الرقم/٥٩١٢، وأيضا في كتاب الرقاق، باب من جاهد نفسه في طاعة الله، ٢٣٨٤/٥، الرقم/٦١٣٥، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب ما جاء في دُعاءِ النّبيِ ﷺ أُمَّتَهُ إلى توحيد الله تبارك وتعالى، ٢٦٨٥/٦، الرقم/٦٩٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة، ٥٨/١-٥٩، الرقم/٣٠، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، ٢٦/٥، الرقم/٢٦٤٣۔

کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص شرک نہ کرے وہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں یہ خوش خبری لوگوں تک نہ پہنچادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ انہیں یہ خوش خبری مت دو کہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٧٣) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ، إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا. فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی فرمائیں جسے انجام دینے سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ فرض نمازیں قائم کرو اور مقررہ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس اعرابی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ

٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٢/٥٠٦، الرقم/١٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن تمسك بما أمر به دخل الجنة، ١/٤٤، الرقم/١٤۔

قدرت میں میری جان ہے! میں ان اَحکام پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پھر جب وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اَہلِ جنت میں سے کسی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٧٤) وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ، وَنَحْنُ نَسِيْرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيَ الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ. قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيْمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ. ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّکَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا، ایک روز چلتے چلتے میں آپ ﷺ کے قریب ہوگیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر

٧٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣١، الرقم/٢٢٠٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة، ٥/١١، الرقم/٢٦١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، ٢/١٣١٤، الرقم/٣٩٧٣، والمستدرك في الحاكم، ٢/٤٤٧، الرقم/٣٥٤٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٤٧، الرقم/٢١٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٩٤، الرقم/٢٠٣٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٣١، الرقم/٢٦٦۔

دے اور جہنم سے دور کر دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے مجھ سے بہت بڑی بات کا سوال کیا، البتہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان فرما دے اس کے لیے آسان ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتلاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بجھا (مٹا) دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

اِسے امام احمد بن حنبل، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور حدیث کے مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

(٧٥) وَفِي حَدِيْثِ جِبْرِيْلَ عليه السلام: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، ...... قَالَ (جِبْرِيْلُ عليه السلام): فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّکَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاکَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی معروف حدیثِ جبریل میں ہے کہ انہوں (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام) نے (بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: مجھے احسان کے بارے میں بیان فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھ سکے (یعنی یہ کیفیت قائم نہ کر سکے) تو (یہ تصور پختہ کر لے) کہ یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

٧٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النبي ﷺ عن الإيمان والإسلام والإحسان وعلم الساعة، ١/٢٧، الرقم/٥٠، وأيضًا في كتاب التفسير/لقمان، باب إنّ الله عنده علم الساعة/٣٤، ٤/١٧٩٣، الرقم/٤٤٩٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، ١/٣٦، الرقم/٨-٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥١، الرقم/٣٦٧۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(٧٦) وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخعِ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ: أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اعْبُدُ اللهَ كَأَنَّکَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاکَ وَاعْدُدْ نَفْسَکَ فِي الْمَوْتٰى، وَإِيَّاکَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا تُسْتَجَابُ وَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّشْهَدَ الصَّلَاتَيْنِ الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ وَلَوْ حَبْوًا فَلْيَفْعَلْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ كَمَا قَالَ الدِّمْيَاطِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

ایک روایت میں نخع کے ایک آدمی نے بیان کیا: میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو بوقتِ وفات یہ فرماتے ہوئے سنا: میں تم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث مبارکہ بیان کرتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تو اللہ کی عبادت اس طرح کر، گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھ سکے (یعنی یہ کیفیت قائم نہ کر سکے) تو یہ (تصور پختہ کرو) کہ یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔خود کو مُردوں میں شمار کر۔ مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ وہ قبول ہوجاتی ہے اور جو تم میں سے عشاء اور فجر کی نمازوں میں حاضر ہونے کی استطاعت رکھتا ہے خواہ سرین کے بل گھسٹ کر آئے تو اُسے (ان نمازوں کی جماعت میں) ضرور حاضر ہونا چاہیے۔

اسے امام طبرانی نے **'المعجم الکبیر'** میں روایت کیا ہے جیسا کہ امام دمیاطی اور ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

٧٦: أخرجه الطبراني في الكبير كما قال الدمياطي في المتجر الرابح في ثواب العمل الصالح/٩٩، الرقم/١٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٤٠۔

(٧٧) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِکَ، ثُمَّ نَفَضَ بِيَدِهِ، فَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ، قَلَّتْ بَوَاكِيهِ، قَلَّ تُرَاثُهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.

ایک روایت میں حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ قابلِ رشک دوست وہ ہے جو (سامان دنیا، منصب اور ذمہ داریوں کے حوالے سے) ہلکے بوجھ والا ہو، اُسے نماز سے وافر حصہ ملا ہو اور وہ حسنِ عبادت سے سرفراز ہو۔ چپکے چپکے اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو (کہ فلاں عابد، فلاں زاہد جا رہا ہے)۔ اسے حسبِ ضرورت رزق میسر ہو اور وہ اس پر صابر بھی ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے فرمایا: اس کی موت جلدی آئے گی، اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الكفاف والصبر عليه، ٤/٥٧٥، الرقم/٢٣٤٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب من لا يؤبه له، ٢/١٣٧٨، الرقم/٤١١٧، والحاكم في المستدرك، ٤/١٣٧، الرقم/٧١٤٨۔

(٧٨) وَفِي رِوَايَةِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ الْمُصَلُّوْنَ، وَمَنْ يُقِيْمُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ الَّتِي كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلٰى عِبَادِهٖ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَيَحْتَسِبُ صَوْمَهٗ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ يَحْتَسِبُهَا، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ الَّتِي نَهَى اللهُ عَنْهَا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَمِ الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: هِيَ تِسْعٌ: أَعْظَمُهُنَّ الإِشْرَاکُ بِاللهِ، وَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَالسِّحْرُ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ، وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ، قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا. لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ هٰؤُلَاءِ الْكَبَائِرَ، وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، إِلَّا رَافَقَ مُحَمَّدًا فِي بُحْبُوْحَةِ جَنَّةٍ، أَبْوَابُهَا مَصَارِيْعُ الذَّهَبِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

ایک روایت میں حضرت عمیر اللیثی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: نمازی اللہ کے ولی ہیں۔ اور وہ شخص بھی ولی اللہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر فرض کردہ پانچ نمازوں کی پابندی کرتا ہے۔ اَجر و ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے، خوش دلی سے حصولِ ثواب کے لیے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور ان کبیرہ گناہوں سے بچتا

٧٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٢٧، الرقم/١٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٤٧، الرقم/١٠١، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ١٠/١٨٦، الرقم/ ٢٠٥٤١-

ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ حضور ﷺ کے صحابہ میں سے ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کبائر کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کبیرہ گناہ نو ہیں: ان میں سے سنگین ترین اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے، مومن کو ناحق قتل کرنا، جہاد سے فرار ہو جانا، پاک دامن عورت پر تہمت لگانا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت اللہ شریف کی حرمت کو پامال کرنا ہے۔ جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ اس نے ان کبائر میں سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو، نماز قائم کرتا رہا ہو اور زکوٰۃ ادا کرتا رہا ہو اسے ایسی جنت کے وسط میں محمد (ﷺ) کے ساتھ رفاقت نصیب ہوگی جس کے دروازوں کی چوکھٹیں سونے کی بنی ہوئی ہیں۔

اِسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٧٩-٢/٨٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ. فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے رہتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز کے وقت وہ اکٹھے ہوجاتے ہیں۔

٧٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلوة، باب فضل صلاة العصر، ٢٠٣/١، الرقم/٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، ٤٣٩/١، الرقم/٦٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٧/٢، الرقم/٧٤٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٨/٥، الرقم/١٧٣٦۔

پھر وہ فرشتے جو رات تمہارے پاس ٹھہرے تھے، اوپر کائناتِ آسمانی کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے - حالانکہ وہ انہیں (اپنے بندوں کو) خوب جانتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے (رات کو) روانہ ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس (صبح) پہنچے تو بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٨٠) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْمَغْرِبَ، فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُسْرِعًا، قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ. فَقَالَ: أَبْشِرُوْا هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ، يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ، يَقُوْلُ: انْظُرُوْا إِلٰى عِبَادِي، قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ أُخْرٰى.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ بیان کرتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، اس کے بعد جانے والے لوگ چلے گئے اور بیٹھنے والے بیٹھے رہے۔ (اسی دوران میں) رسول اللہ ﷺ تیزی سے تشریف لائے، آپ ﷺ کا سانس مبارک پھولا ہوا تھا اور آپ ﷺ کے مبارک زانوؤں سے کپڑا سرکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خوش ہوجاؤ! یہ ہے تمہارا رب، جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور وہ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے فرما رہا ہے: میرے ان بندوں

٨٠: أخرجه ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، ١/٢٦٢، الرقم/٨٠١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٥٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٧٢، الرقم/٦٤٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٥٤۔

کو دیکھو کہ ایک فرض (نماز) ادا کرنے کے بعد دوسری (نماز) کا انتظار کر رہے ہیں۔

اسے امام ابن ماجہ اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۸۱-۳/۸۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رضی الله عنه إِلَی الْيَمَنِ، قَالَ: إِنَّکَ تَقْدَمُ عَلٰی قَوْمٍ أَهْلِ کِتَابٍ، فَلْيَکُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللهِ، فَإِذَا عَرَفُوا اللهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا فَعَلُوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَکَاةً مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ، فَإِذَا أَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ کَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: تم ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ پس سب سے پہلے انہیں اللہ تعالیٰ کے حقِ عبادت کی دعوت دینا جب انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت ہو جائے تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ ایسا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مال میں سے زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔ جب وہ اسے بھی تسلیم کر لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کر لینا اور لوگوں کا عمدہ مال چھانٹ کر لینے سے اجتناب برتنا۔

۸۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الزکاة، باب لا تؤخذ کرائم أموال الناس في الصدقة، ۲/۵۲۹، الرقم/۱۳۸۹، ومسلم في الصحيح، کتاب الإيمان، باب الدعاء إلی الشهادتين وشرائع الإسلام، ۱/۵۱، الرقم/۱۹، والطبراني في المعجم الکبير، ۱۱/۴۲۶، الرقم/۱۲۲۰۷، والدار قطني في السنن، ۲/۱۳۶، الرقم/۵، وابن منده في الإيمان، ۱/۲۵۷، الرقم/۱۱۸، وأبونعيم في المسند المستخرج علی صحيح الإمام مسلم، ۱/۱۱۵، الرقم/۱۱۲۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٨٢) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا؛ فَيَرْضٰى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا؛ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو پسند کرتا ہے اور تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اُس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو؛ جب کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے فضول بحث وتکرار، کثرتِ سوالات اور مال کے ضیاع کو ناپسند کرتا ہے۔

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨٣-٤/٨٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ: مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ

٨٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأقضية، باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة والنهي عن منع وهات وهو الامتناع من أداء حق لزمه أو طلب ما لا يستحقه، ١٣٤٠/٣، الرقم/١٧١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٧/٢، الرقم/٨٧٨٥، وابن حبان في الصحيح، ١٨٢/٨، الرقم/٣٣٨٨۔

٨٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ماجاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ١١٨٥/٣، الرقم/٣٠٧٢، وأيضًا فى كتاب التوحيد، باب قوله ←

عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢/١٧].

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے عبادت گزار صلحاء کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی فردِ بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو (اس میں بھی یہی ہے): ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ 'سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے'۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٨٤) وَفِي رِوَايَةٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰی: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا

.... تعالى: ﴿يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللهِ﴾ [الفتح، ٤٨/١٥]، ٦/٢٧٢٣، الرقم/٧٠٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب (٥١)، ٤/١٢٧٤-٢١٧٥، الرقم/٢٨٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٨، الرقم/١٠٤٢٨، ٩٦٤٧، ٢٢٨٧٧، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة السجدة، ٥/٣٤٦، الرقم/٣١٩٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة الجنة، ٢/١٤٤٧، الرقم/٤٣٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣١٧، الرقم/١١٠٨٥۔

٨٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين، ٤/١٧٩٤، الرقم/٤٥٠٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، ٤/٢١٧٥، الرقم/٢٨٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٦٦، الرقم/١٠٠١٨۔

خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢/١٧].

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے عبادت گزار صلحاء کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔ جن نعمتوں کی تمہیں اطلاع دی گئی ہے (ان کے مقابلے میں) مال و اسباب ذخیرہ کرنے کا خیال چھوڑ دو۔ پھر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ 'سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔'

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٨٥) **وَفِي رِوَايَةِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ قَالَ:** شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى. ثُمَّ قَالَ ﷺ فِي آخِرِ حَدِيْثِهٖ فِيْهَا: مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ. ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ز وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ٥ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ

٨٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، ٤/٢١٧٥، الرقم/٢٨٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٤، الرقم/٢٢٨٧٧، والروياني في المسند، ٢/٢٠٤، الرقم/١٠٤٠۔

اَعْيُنٍ ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢/١٦-١٧].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

ایک روایت میں حضرت سہل بن سعد الساعدی ﷺ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں موجود تھا جس میں آپ ﷺ نے جنت کی صفات بیان فرمائیں، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اس گفتگو کے آخر میں یہ فرمایا: جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی فردِ بشر کے دل میں ان کا خیال گذرا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ز وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○﴾ ’ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید (کی مِلی جُلی کیفیت) سے پکارتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں○ سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے○‘۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

(٨٦) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ. وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءًۢ بِمَا

٨٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الواقعة، ٥/٤٠٠، الرقم/٣٢٩٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣١٧، الرقم/١١٠٧٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٠، الرقم/٣٣٩٧٤۔

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَo﴾ [السجدة، ١٦/٣٢]. وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا. وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍo﴾ [الواقعة، ٣٠/٥٦]. وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنْ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِo﴾ [آل عمران، ١٨٥/٣].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: میں نے اپنے نیکوکار (عبادت گزار) بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَo﴾ ’سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھےo‘۔ (ان نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ) جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں ایک سو سال بھی چلتا رہے تو اس کا سایہ ختم نہ ہوگا۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍo﴾ ’اور لمبے لمبے (پھیلے ہوئے) سایوں میںo‘۔ (جنت کی نعمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہاں) جنت میں ایک لاٹھی کے برابر کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنْ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِo﴾ ’پس جو کوئی دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ واقعتاً کامیاب ہوگیا، اور دنیا کی زندگی دھوکے کے مال کے سوا کچھ بھی نہیںo‘۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٨٧) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ لَقَدْ أَعَدَّ اللهُ لِلَّذِيْنَ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، وَلَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. قَالَ: وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢/١٧].

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں (یعنی تہجد گزاروں کے لیے) ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا، نہ انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم بھی قرآن مجید میں اس (مفہوم) کی آیت تلاوت کرتے ہیں: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ’سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اَعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے‘۔

٨٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٤٤٨، الرقم/٣٥٥٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٤، ١٠٨، الرقم/٣٤٠٠٣، ٣٤٥٦٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٤٦، الرقم/٩٣٨۔

اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔ نیز امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٨٨-٥/٩٢. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی الله عنه بیان کرتے ہیں: میں رات کو رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لاتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: 'مانگ! کیا مانگتا ہے۔' میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ 'اور کچھ؟' میں نے عرض کیا: مجھے یہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر کثرتِ سجود سے اپنے معاملے میں میری مدد کرو (یعنی جو مانگا عطا کر دیا ہے؛ اب کثرتِ عبادت کے ذریعے اس نعمت کی حفاظت کرو)۔

اسے امام مسلم، احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٨٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ٣٥٣/١، الرقم/٤٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٩/٤، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ٣٥/٢، الرقم/١٣٢٠، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب فضل السجود، ٢٢٧/٢، الرقم/١١٣٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢٤٢/١، الرقم/٧٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٥٦/٥، الرقم/٤٥٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٨٦/٢، الرقم/٤٣٤٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٥٢/١، الرقم/٥٦٤.

(٨٩) وَفِي رِوَايَةِ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِيَ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ؛ أَوْ قَالَ: قُلْتُ: بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ. فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً.

قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

ایک روایت میں معدان بن طلحہ الیعمری بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان ﷺ سے ملا اور ان سے عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتایئے جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرما دے؛ یا یہ کہا کہ مجھے وہ عمل بتایئے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہو۔ حضرت ثوبان ﷺ خاموش رہے، میں نے دوبارہ سوال کیا، وہ پھر خاموش رہے؛ میں نے سہ بارہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پوچھی تھی

٨٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ١/٣٥٣، الرقم/٤٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٦، الرقم/٢٢٤٣١، والترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود وفضله، ٢/٢٣٠، الرقم/٣٨٨، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١٦٣، الرقم/٣١٦، وأبو عوانة في المسند، ١/٤٩٩، الرقم/١٨٥٨۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ کے لیے کثرتِ سجود کو لازم کرلو، اللہ تعالیٰ کے لیے ہر سجدہ پر اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند کرے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا۔

معدان کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا، انہوں نے بھی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ والا جواب دیا۔

اسے امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۹۰) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اس لیے تم سجدہ میں بکثرت دعا کیا کرو۔

اسے امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۹۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، ۱/۳۵۰، الرقم/۴۸۲، وأبو داود في السنن، أبواب: الركوع والسجود، باب الدعاء في الركوع والسجود، ۱/۲۳۱، الرقم/۸۷۵، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب أقرب العبد ما يكون العبد من الله، ۲/۲۲۶، الرقم/۱۱۳۷، وأيضًا في السنن الكبرى، ۱/۲۴۲، الرقم/۷۲۳، وأبو يعلى في المسند، ۱۲/۱۲، الرقم/۶۶۵۸، وأيضًا في المعجم، ۱/۸۵، الرقم/۷۳، وابن حبان في الصحيح، ۵/۲۵۴، الرقم/۱۹۲۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۱۱۰، الرقم/۲۵۱۷، وأبو عوانة في المسند، ۱/۴۹۸، الرقم/۱۸۵۶.

(٩١) وَفِي رِوَايَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْثِرُوْا مِنَ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالْبَزَّارُ.

ایک روایت میں حضرت عبادہ بن صامت ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک برائی مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ پس تم کثرت سے سجدے کیا کرو۔

اسے امام ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

(٩٢) وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ حَالَةٍ يَكُوْنُ الْعَبْدُ عَلَيْهَا أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ أَنْ يَرَاهُ سَاجِدًا يُعَفِّرُ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

٩١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة وسنة فيها، باب ما جاء في كثرة السجود، ١/٤٥٧، الرقم/١٤٢٤، والبزار في المسند، ٧/١٥٠، الرقم/٢٧٠٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٣٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣٢١، الرقم/٣٨٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٢، الرقم/٥٦٢، والمناوي في فيض القدير، ٥/٤٨٦، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢/١٨، الرقم/٥٠٨، وابن قدامة في المغني، ١/٤٤٢۔

٩٢: ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٠١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٣، الرقم/٥٦٦۔

ایک روایت میں حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے بندے کی سب سے پسندیدہ حالت یہ ہے کہ وہ اُسے سجدہ میں اس حال میں دیکھے کہ اُس کا چہرہ گرد آلود ہو۔

اسے امام طبرانی نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے جیسا کہ امام ہیثمی نے کہا ہے۔

٩٣-٦/٩٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْمَنَامِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَـلَأُ الْأَعْلٰى؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ: فِي نَحْرِي. فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَـلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فِي الْكَفَّارَاتِ. وَالْكَفَّارَاتُ: اَلْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ. وَمَنْ فَعَلَ ذَالِکَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدْتَ

٩٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٨، الرقم/٣٤٨٤، وأيضًا، ٥/٢٤٣، الرقم/٢٢١٦٢، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة صٓ، ٥/٣٦٦، الرقم/٣٢٣٣، ومالك في الموطأ، كتاب القرآن، باب العمل في الدعاء، ١/٢١٨، الرقم/٥٠٨، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٨، الرقم/ ١٩٣٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٠٩، الرقم/٢١٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٢٨، الرقم/٦٨٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٩، الرقم/٥٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٧۔

بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ. قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمَالِکٌ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین صورت میں آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ فرمایا: خواب میں آیا اور فرمایا: یا محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ (راوی کو شک ہے کہ حضور ﷺ نے بين ثديي فرمایا یا في نحري فرمایا۔) مجھے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا: اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں باری تعالیٰ جانتا ہوں وہ کفارات کے بارے میں بحث کر رہے ہیں، اور کفارات یہ ہیں: نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، باجماعت نماز کے لیے (مساجد کی طرف) پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت کامل وضو کرنا۔ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور اسے بھلائی پر ہی موت آئے گی، وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں: اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے۔ درجات یہ ہیں: سلام کا پھیلانا، دوسروں کو کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

اِسے امام اَحمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور مالک نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے، جب کہ امام حاکم نے بھی اِسے صحیح قرار دیا ہے۔

(٩٤) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْکَ رَبِّ، وَسَعْدَيْکَ قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَـلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: رَبِّ لَا أَدْرِي. فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقُلْتُ: لَبَّيْکَ رَبِّ، وَسَعْدَيْکَ قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَـلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِي نَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ؛ وَمَنْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ سے ہی منقول ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین صورت میں آیا اور فرمایا: یا محمد! میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! میں حاضر ہوں۔ اور (یہ) سعادت تیری عطا کردہ ہے (اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا): عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی اور میں وہ سب کچھ جان گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے رب!

٩٤: أخرجه الترمذي في السنن،كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة صٓ، ٥/٣٦٧، الرقم/٣٢٣٤۔

میں حاضر ہوں اور (یہ) سعادت تیری عطا کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: درجات اور کفارات میں، باجماعت نمازوں کے لیے چل کر جانے، تکلیف و مشقت کے وقت کامل وضو کرنے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے کے بارے میں (بحث کررہے ہیں)۔ جس نے اِن اعمال کی حفاظت کی اُس نے زندگی بھی اچھی گزاری اور اُس کی موت بھی بہتر ہوگی اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش کے دن تھا۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

(٩٥) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ فَقُلْتُ: لَا، يَا رَبِّ، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَنَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجُمُعَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، إِنَّکَ اتَّخَذْتَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً، وَكَلَّمْتَ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا، وَفَعَلْتَ وَفَعَلْتَ، فَقَالَ: أَلَمْ أَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ أَلَمْ أَضَعْ عَنْکَ وِزْرَکَ؟ أَلَمْ أَفْعَلْ بِکَ، أَلَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: فَأَفْضٰى إِلَيَّ بِأَشْيَاءَ لَمْ يُؤْذَنْ لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوْهَا، قَالَ: فَذَالِکَ قَوْلُهُ فِي كِتَابِهِ يُحَدِّثُكُمُوْهُ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى٥ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ

٩٥: أخرجه الطبري في جامع البيان، ٢٧/٤٨، وابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ١٠/٣٤٤٦، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٥٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٦٤٧-٦٤٨۔

اَوْ اَدْنٰیo فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰیo مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰیo﴾ [النجم، ٥٣/٨-١١]، فَجَعَلَ نُوْرَ بَصَرِي فِي فُؤَادِي، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ بِفُؤَادِي.

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ.

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو نہایت حسین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی لہٰذا میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ تھا وہ سب جان لیا۔ پھر میں نے عرض کیا: اے میرے رب! کفارات اور درجات (سے متعلق بحث کر رہے ہیں یعنی) نمازِ جمعہ کے لیے مساجد کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ پھر میں نے عرض کیا: اے میرے رب! تُو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ کلام سے سرفراز فرمایا اور تُو نے فلاں فلاں کام کیا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: (اے محبوب!) کیا میں نے آپ کے لیے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا، کیا میں نے غمِ اُمت کا بوجھ آپ سے اُتار نہیں دیا؟ کیا میں نے آپ پر فلاں فلاں کرم نوازیاں نہیں کیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیزیں عطا فرمائیں جن کے بارے میں تمہیں بتانے کی مجھے اجازت نہیں دی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن میں یہی فرمانِ باری تعالیٰ ہے جو وہ تمہیں بیان کرتا ہے: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰیo فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰیo فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰیo مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰیo﴾ 'پھر وہ (ربّ العزت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیاo پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ

میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (اِنتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہوگیا)o پس (اُس خاص مقامِ قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبدِ (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائیo (اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھاo' (حضور ﷺ نے فرمایا:) پھر اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں کا نور میرے دل میں منتقل فرما دیا، پس میں نے اپنے رب کو اپنے دل سے بھی دیکھا۔

اِسے امام طبری اور امام ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

٧/٩٦. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَعْجَبُ رَبُّكُمْ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ، يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي. فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِي هٰذَا، يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ، يَخَافُ مِنِّي، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی الله عنه سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر تعجب فرماتا ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے (لیکن رب کی عبادت ترک نہیں کرتا)۔ نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ (ایسے عبادت گزار سے خوش ہوکر اپنے فرشتوں سے) فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو جو (خود) اذان دیتا اور نماز پڑھتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے۔ میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں

٩٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الأذان في السفر، ٢/٤، الرقم/١٢٠٣، والنسائي في السنن، كتاب الأذان، باب الأذان لمن يصلي وحده، ٢/٢٠، الرقم/٦٦٦، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥٤٥، الرقم/١٦٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٤٠٥، الرقم/١٧٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٣٠١، الرقم/٨٣٣۔

داخل کر دیا۔

اِسے امام احمد نے، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٩٧-٨/٩٨. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی ہو، (لوگوں سے) بے نیاز ہو اور گوشہ نشین ہو۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

(٩٨) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ فَلَهٗ أَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَمَالِكٌ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب خادم اپنے مالک کی خیرخواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح عبادت کرے تو اسے دوگنا اجر ملے گا۔

٩٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب (١)، ٤/٢٢٧٧، الرقم/٢٩٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٨، الرقم/١٤٤١، وأبويعلى في المسند، ٢/٨٥، الرقم/٧٣٧۔

٩٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب ثواب العبد وأجره إذا نصح لسيده وأحسن عبادة الله، ٣/١٢٨٤، الرقم/١٦٦٤، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب ، باب ما جاء في المملوك إذا نصح، ٤/٣٤٣، الرقم/٥١٦٩، ومالك في الموطأ، ٢/٩٨١، الرقم/١٧٧٢۔

اِسے امام مسلم، ابو داود اور مالک نے روایت کیا ہے۔

٩٩–٩/١٠٥. عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجه وَالطَّيَالِسِيُّ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

حضرت معقل بن یسار ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانہ فتن میں عبادت کرنے کا اجر میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔

اسے امام مسلم، ابن ماجہ، طیالسی اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

(١٠٠) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ، تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلاً وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا

٩٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب فضل العبادة في الهرج، ٤/٢٢٦٨، الرقم/٢٩٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الوُقوف عند الشُّبُهات، ٢/١٣١٩، الرقم/٣٩٨٥، والطيالسي في المسند، ١/١٢٦، الرقم/٩٣١، وابن حميد في المسند، ١/١٥٣، الرقم/٤٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢١٢، الرقم/٤٨٨، ٤٩٠۔

١٠٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٣٠)، ٤/٦٤٢، الرقم/٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الهم بالدنيا، ٢/١٣٧٦، الرقم/٤١٠٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/١١٩، الرقم/٣٩٣، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٨١، الرقم/٣٦٥٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢١٦، الرقم/٥٠٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٨٨، الرقم/١٠٣٣٩۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ : صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لیے فارغ تو ہو میں تمہارا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کر دوں گا؛ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ (ہر وقت کے) کام کاج (یعنی مصروفیات) سے بھر دوں گا لیکن تیری محتاجی (پھر بھی) ختم نہیں کروں گا۔ (یعنی میری عبادت کے بغیر تیری محنت و مشقت بے برکت اور بے ثمر ہوگی)۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

(١٠١) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَاشِيءٍ يَنْشَأُ فِي الْعِبَادَةِ حَتّٰى يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ أَجْرَ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ صِدِّيْقًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو نوجوان بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ننانوے صدیقین کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

(١٠٢) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

١٠١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٣٨، الرقم/٧٨٠، وأيضا في المعجم الكبير، ٨/١٢٩، الرقم/٧٥٨٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٦٣٢، الرقم/٥٩٨٠۔

١٠٢: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٧، الرقم/١٧٥٥٣۔

ﷺ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَدْوِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدِمَ عَلَيْنَا أُنَاسٌ مِنْ قَرَابَاتِنَا فَزَعَمُوْا أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ عَمَلٌ دُوْنَ الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَأَحْسِنُوْا عِبَادَةَ اللهِ وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دیہات کے رہنے والوں میں سے کچھ افراد آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے قرابت داروں میں سے کچھ افراد ہمارے پاس آئے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہجرت اور جہاد کے علاوہ کوئی عمل نفع بخش نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ کی خوب عبادت کیا کرو اور (عبادت گزاروں کو) جنت کی خوش خبری دو۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(١٠٣) وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ النَّاسَ لَيَمُرُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ، وَإِنَّ الصِّرَاطَ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ، فَيَتَكَفَّأُ بِأَهْلِهِ، وَالنَّارُ تَأْخُذُ مِنْهُمُ الْمَأْخَذَ، وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَتَنْطِفُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ الثَّلْجِ إِذَا وَقَعَ لَهَا زَفِيْرٌ وَشَهِيْقٌ، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُمْ نِدَاءٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ: عِبَادِي، مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ فِي دَارِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، أَنْتَ أَعْلَمُ أَنَّا إِيَّاكَ نَعْبُدُ، فَيُجِيْبُهُمْ بِصَوْتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهُ قَطُّ: عِبَادِي، حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ لَا أَكِلَكُمُ الْيَوْمَ إِلٰى أَحَدٍ غَيْرِي، فَقَدْ

١٠٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٣٥۔

عَفَوْتُ عَنْكُمْ، وَرَضِيتُ عَنْكُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

ایک روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک لوگ روزِ قیامت پل صراط سے گزریں گے۔ بے شک پل صراط بہت زیادہ پاؤں کو پھسلانے والا ہے، پس یہ اپنے چلنے والوں کو ہچکولے دے گا، درآنحالیکہ آگ ان میں سے اپنا شکار (حصہ) حاصل کر لے گی۔ اور جب جہنم طویل سانس لے کر باہر نکالے (یعنی چیخے چلائے) گی تو اس کی آگ ان پر یوں برس رہی ہوگی جیسے برف کی پھوار۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ انہیں رب تعالیٰ کی پکار سنائی دے گی: اے میرے بندو! تم اس دنیا میں کس کی عبادت کرتے تھے؟ پس لوگ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! تو جانتا ہے کہ بے شک ہم تیری ہی عبادت کرتے تھے۔ پس وہ انہیں ایسی آواز میں جواب دے گا جس کی مثل آواز مخلوقات نے کبھی نہیں سنی ہوگی: اے میرے بندو! مجھ پر واجب ہے کہ آج کے دن میں تمہیں اپنے علاوہ کسی اور کے رحم و کرم پر نہ چھوڑوں، بے شک میں نے تمہیں معاف کیا، اور تم سے راضی ہوا۔

اسے ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

(١٠٤) وَفِي رِوَايَةِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ِللهِ تَعَالٰى فِي الْأَرْضِ أَوَانِيَ، أَلاَ وَهِيَ الْقُلُوْبُ، فَأَحَبُّهَا إِلَى اللهِ أَرَقُّهَا وَأَصْفَاهَا وَأَصْلَبُهَا.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

ایک روایت میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ

١٠٤: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/ ١٠٠۔

نے فرمایا: بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے کچھ برتن ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! وہ (اللہ کے عبادت گزار بندوں کے) دل ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ قلوب وہ ہیں جو بہت نرم، بہت صاف اور بہت مضبوط و مستحکم ہوں۔

اسے حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۵) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي عُتْبَةَ الْخَوْلَانِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ آنِيَةً مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَآنِيَةُ رَبِّكُمْ قُلُوْبُ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ، وَأَحَبُّهَا إِلَيْهِ أَلْيَنُهَا وَأَرَقُّهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ابو عتبہ خولانی حضور نبی اکرم ﷺ سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے کچھ برتن ہیں۔ اور تمہارے رب کے برتن اس کے صالح وعبادت گزار بندوں کے دل ہوتے ہیں؛ اور ان میں سے بھی اُسے زیادہ محبوب وہ قلوب ہوتے ہیں جو بہت نرم اور بہت صاف وشفاف ہوں۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنِ الإِمَامِ الْحَسَنِ ﷺ، قَالَ: مَنْ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ فِي شَبِيْبَتِهِ لَقَّاهُ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى الْحِكْمَةَ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّهِ وَذٰلِکَ قَوْلُهُ ﷻ: ﴿وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا﴾ [القصص، ۲۸/ ۱۴]. (۱)

رَوَاهُ الدَّيْنَوَرِيُّ.

۱۰۵: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ۲/ ۱۹، الرقم/ ۸۴۰۔

(۱) الدينوری في المجالسة وجواهر العلم/ ۷۴، الرقم/ ۳۱۵۔

امام حسن مجتبیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں: جس شخص نے اپنی جوانی میں احسن انداز سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے بڑھاپے میں اسے حکمت سے نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان - ﴿وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا﴾ 'جب وہ (سن) اعتدال کو پہنچ گئے۔ تو ہم نے انہیں حکم (نبوّت) اور علم و دانش سے نوازا' سے یہی مراد ہے۔

اسے امام دینوری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ابْنُ سِيرِيْنَ: لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَرَكْعَتَيْنِ، تَخَيَّرْتُ الرَّكْعَتَيْنِ لِأَنَّ فِي الرَّكْعَتَيْنِ رِضَاءَ اللهِ تَعَالٰى، وَالْقُرْبَ مِنْهُ، وَفِي الْجَنَّةِ هَوَى النَّفْسِ، وَمَحَبَّةَ النَّاسِ. (١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ مَعَ اللهِ.

امام ابن سیرین فرماتے ہیں: اگر مجھے جنت اور دو رکعت نماز کی ادائیگی میں سے کوئی ایک منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے تو میں دو رکعت نماز کو چنوں گا کیوں کہ دو رکعت عبادت میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کا قرب نصیب ہوتا ہے، جب کہ جنت میں نفس کی خواہشات کی تکمیل اور لوگوں سے محبت نصیب ہوتی ہے۔

اسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ: عِبَادَةُ الْعَارِفِ فِي ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: مُعَاشَرَةِ الْخَلْقِ بِالْجَمِيْلِ، وَإِدَامَةِ الذِّكْرِ لِلْجَلِيْلِ وَصِحَّةِ جِسْمٍ بَيْنَ جَنْبَيْهِ قَلْبٌ عَلِيْلٌ. (٢)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

---

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/٨٥۔

(٢) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٥٧۔

امام یحییٰ بن معاذ الرازی بیان کرتے ہیں: عارف کی عبادت تین چیزوں میں (محصور) ہے: مخلوق کے ساتھ اچھا برتاؤ، ہمیشہ رب جلیل کا ذکر کرتے رہنا، اور بدن کی سلامتی کہ جس کے دو پہلوؤں کے درمیان قلبِ سلیم ہے۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ الدَّرَّاجِ، يَقُوْلُ: ذَكَرَ الْجُنَيْدُ أَهْلَ الْمَعْرِفَةِ بِاللهِ وَمَا يُرَاعُوْنَهُ مِنَ الْأَوْرَادِ وَالْعِبَادَاتِ بَعْدَ مَا أَلْطَفَهُمُ اللهُ بِهٖ مِنَ الْكَرَامَاتِ، فَقَالَ الْجُنَيْدُ: الْعِبَادَةُ عَلَى الْعَارِفِيْنَ أَحْسَنُ مِنَ التِّيْجَانِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْمُلُوْكِ.(۱)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام ابوحسین الدرّاج بیان کرتے ہیں: امام جنید بغدادی نے اللہ کی معرفت رکھنے والوں اور ہمہ وقت اَوراد و عبادات میں مشغول رہنے والے عرفاء وصلحاء کا تذکرہ کیا جنہیں اللہ تعالیٰ نے کرامات عطا فرما کر ان پر لطف و کرم کیا ہوتا ہے۔ امام جنید بغدادی نے فرمایا: عارفین پر عبادت (کا نور) بادشاہوں کے سروں پر سجے ہوئے تاجوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰/۲۵۷۔

اَلْمَصَادِرِ وَالْمَرَاجِع

١۔ **القرآن الحکیم۔**

(٢) تفسیر القرآن

٢۔ **ابن ابی حاتم،** عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی تمیمی (٢۴٠۔٣٢٧ھ/٨۵۴۔ ٩٣٨ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم۔** سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفٰی الباز، ١۴١٩ھ/ ١٩٩٩ء۔

٣۔ **رازی،** فخر الدین محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تمیمی شافعی، (۵۴۴- ۶٠۴ھ)۔ **مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١۴٢١ھ۔

٤۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨۴٩۔٩١١ھ/ ١۴۴۵۔ ١۵٠۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٥۔ **طبری،** ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد (٢٢۴-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ١۴٠۵ھ۔

٦۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧۴ھ/١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ١۴٠١ھ۔

(٣) الحدیث

٧۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ شیبانی (١۶۴-٢۴١ھ/٧٨٠-٨۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٨٧ء۔

٨۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩۴-٢۵۶ھ/٨١٠- ٨٧٠ء)۔

الصحيح۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۹۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰- ۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۰۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۱۱۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴- ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۲۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۳۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۱۴۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۵۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۱۶۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**. بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۷۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الاصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۱۸۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۱۹۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

٢٠۔ **دارقطني**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔٣٨٥ھ/ ٩١٨۔٩٩٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

٢١۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١-٢٥٥ھ/ ٧٩٧-٨٦٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٢٢۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/ ٨١٧-٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء

٢٣۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/ ١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٢٤۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦۔٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٢٥۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٢٦۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/ ٧٧٦- ٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٢٧۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء

٢٨۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

٢٩۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٣٠۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۳۱۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۳۲۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/ ۷۵۱-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۳۳۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۳۴۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۳۵۔ **عبد اللہ بن احمد بن حنبل** (۲۱۳-۲۹۰ھ)۔ **السنة**۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔

۳۶۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۳۷۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۳۸۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۳۹۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ۴۵۴ھ/ ۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۴۰۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۴۱۔ **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳-۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۴۲۔ **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-

۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۴۳۔ **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹-۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳- ۱۲۴۵ء)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۴۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵- ۱۲۵۸ء)۔ **الترغيب والترهيب من الحديث الشريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۴۵۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۴۶۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵- ۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۴۷۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **مسند الإمام أبي حنيفة**۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الکوثر، ۱۴۱۵ھ۔

۴۸۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج على صحيح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۴۹۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵- ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۵۰۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۵۱۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/

۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریۃ، ۱۴۰۷ھ۔

٥٢۔ ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسی بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المفاريد عن رسول الله ﷺ۔ کویت: مکتبۃ دار الأقصی، ۱۴۰۵ھ۔

(٤) شروحات الحديث

٥٣۔ ابن حجر عسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر کنانی شافعی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۷۹ھ۔

٥٤۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

٥٥۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر النمری، (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ التمهيد لما في الموطا من المعانی والأسانيد۔ مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف، ۱۳۸۷ھ۔

٥٦۔ کنانی، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

٥٧۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ فيض القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبری، ۱۳۵۶ھ۔

(٥) أسماء الرجال

٥٨۔ ذہبی، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/ ۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ میزان الاعتدال في نقد الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٥٩۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

٦٠۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔

الاستعاب فی معرفة الاصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٦١۔ ابویعلی، ابوالحسین محمد۔ طبقات الحنابلة۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

(٦) الفقه وأصول الفقه

٦٢۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٠ء۔

٦٣۔ ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (٥٤١-٦٢٠ھ)۔ المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

(٧) العقائد

٦٤۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان: دارالآفاق، ١٤٠١ھ۔

٦٥۔ لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ١٤٠٢ھ۔

٦٦۔ ابن مندہ، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠۔٣٩٥ھ/٩٢٢۔١٠٠٥ء)۔ الإيمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

(٨) التصوف

٦٧۔ احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ شیبانی (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٣٩٨ء۔

٦٨۔ ابن بطہ، ابو عبد اللہ عبید اللہ بن محمد العکبری الحنبلی۔ الإبانة عن شريعة الفرقة الناجية۔ سعودی عرب، دار الرایۃ للنشر، ١٤١٨ھ۔

٦٩۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤- ١٠٦٦ء)۔

كتاب الزهد الكبير۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۷۰۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفة الصفوه۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۷۱۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ رؤیة اللہ۔ قاہرہ، مصر: مکتبة القرآن۔

۷۲۔ **ابن ابی الدنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ الإخوان۔ بیروت، لبنان: موسسہ الکتب الثقافیہ۔

۷۳۔ **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن بن سفیان قیس قرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ الأولیاء۔ بیروت، لبنان: موسسہ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۳ھ۔

۷٤۔ **الرفاعي**، أحمد بن علی بن أحمد بن یحیی بن حازم بن علی بن رفاعة (۵۷۸ھ)۔ حالة أهل الحقیقة مع اللہ۔ دمشق، شام: مكتبة العلم الحديث، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء۔

۷۵۔ **سُلَمی**، ابوعبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی السلمی نیشاپوری (۳۲۵۔۴۱۲ھ/ ۹۳۶۔ ۱۰۲۱ء)۔ طبقات الصّوفیہ۔ قاہرہ، مصر: مبطعة المدنی، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۷٦۔ **شعرانی**، عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (۸۹۸۔۹۷۳ھ/ ۱۴۹۳ ۔ ۱۶۶۵ء)۔ الطبقات الکبری۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء۔

۷۷۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیة، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۷۸۔ **غزالی**، حجة الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی (۵۰۵ھ)۔ **إحیاء علوم الدین**۔ مصر: مطبعہ عثمانیہ، ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء۔

۷۹۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی حنبلی (۶۲۰ھ)۔ الرقة والبکاء في أخبار الصالحین وصفاتهم۔ القاہرة، مصر: المکتبة التوفیقیة۔

٨٠۔ **ابن قدامه**، ابو محمد عبد الله بن احمد مقدسی حنبلی (٦٢٠ھ)۔ المتحابين في الله۔ دمشق، شام: دار الطباع، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٨١۔ **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦۔٤٦٥ھ/ ٩٨٦۔١٠٧٣ء)۔ الرسالة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

٨٢۔ **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦۔٤٦٥ھ/٩٨٦۔١٠٧٣ء)۔ الرسالة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥ء۔

٨٣۔ **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر أیوب الذرعی (٦٩١۔٧٥١ھ)۔ روضة المحبين ونزهة المشتاقين۔ ریاض، السعودي العربية: مکتبة الرشد ناشرون، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٤ء۔

٨٤۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨-١٨١ھ/ ٧٣٦- ٧٩٨ء)۔ کتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٨٥۔ **ابن مفلح**، ابو عبد اللہ محمد المقدسی۔ الآداب الشرعية۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

٨٦۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

٨٧۔ **ہناد**، ابن سری کوفی (١٥٢۔٢٤٣ھ)۔ الزهد۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ١٤٠٦ھ۔

(٩) التاريخ

٨٨۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔٤٦٣ھ/ ١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨٩۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ تاريخ مدينة دمشق المعروف بہ: تاريخ ابن عساکر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔